شاہین

حصہ دوم

نسیم حجازی

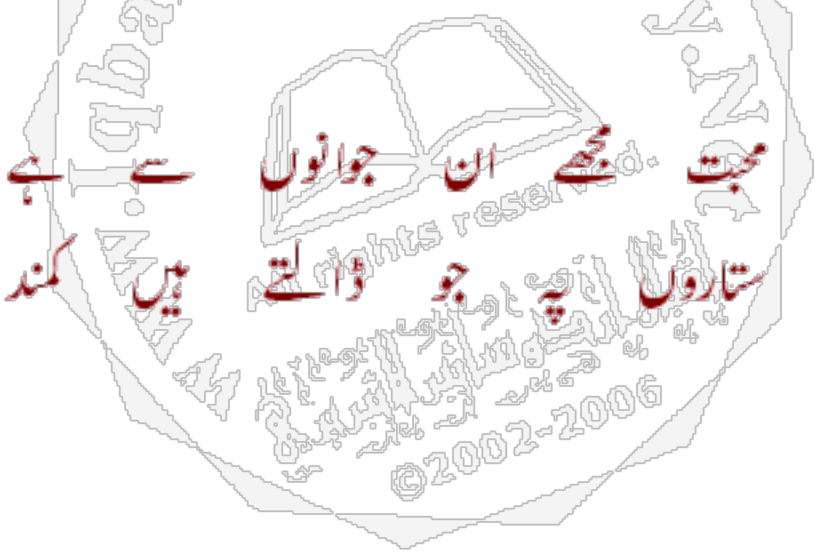

محبت مجھے ان جوانوں سے ہے
ستاروں پہ جو ڈالتے ہیں کمند

Created by Faraz AKram(farsun@gmail.com)

www.Nayaab.Net 2006 انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

ترتیب

۱۳۔	ایک کروٹ	04
۱۴۔	الزغل کی مایوسی	33
۱۵۔	طریف بن مالک	56
۱۶۔	نئے ولولے	80
۱۷۔	لوشہ کا نیا حاکم	115
۱۸۔	جرم اور اس کی سزا	149
۱۹۔	انجلا اور ربیعہ کا باپ	185
۲۰۔	آنسو اور مسکراہٹیں	209
۲۱۔	الحمر کا آخری محافظ	234
۲۲۔	قوم کے ترکش کا آخری تیر	254

Created by Faraz AKram(farsun@gmail.com)

www.Nayaab.Net 2006 انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

☆

ہسپانیہ، تو خون مسلماں کا امیں ہے
مانند حرم پاک ہے تو میری نظر میں
پوشیدہ تری خاک میں سجدوں کے نشاں ہیں
خاموش اذانیں ہیں تری باد سحر میں
اقبال

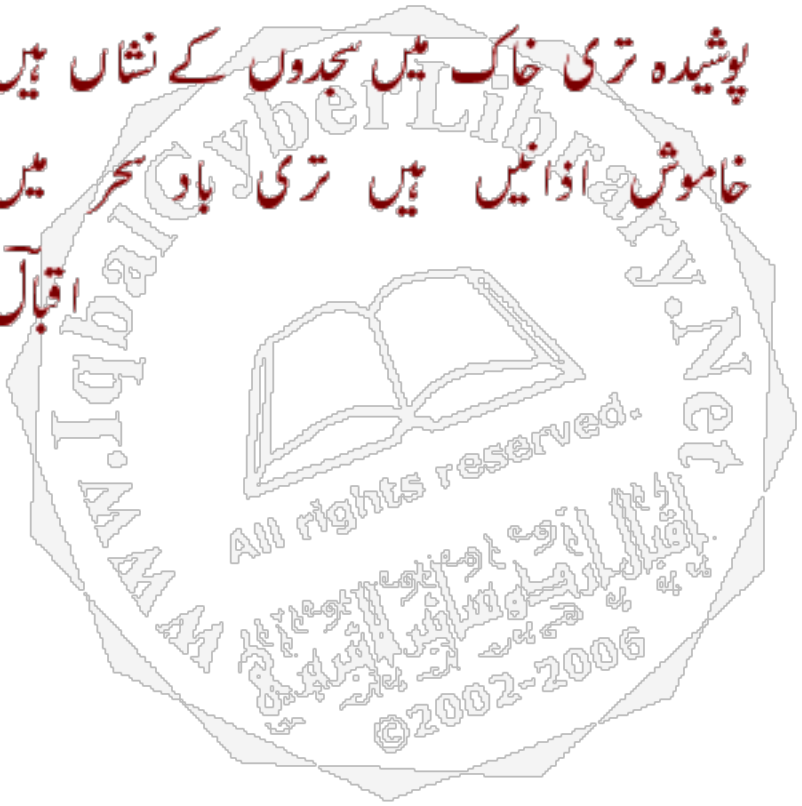

ایک کروٹ

(۱)

وزیر اعظم کو رخصت کرنے کے بعد ابو عبداللہ انتہائی پریشانی کی حالت میں حرم سرا میں داخل ہوا جب وہ اپنی بیگم کے کمرے کی طرف بڑھا تو ایک کنیز نے ادب سے سلام کرنے کے بعد کہا "ملکہ عالیہ اور حضور کی والدہ الحمراء کے بڑے دروازے کے بُرج میں تشریف فرما ہیں۔

ابو عبداللہ تذبذب کی حالت میں تھوڑی دیر کھڑا رہا اور پھر بولا۔ وہ مظاہرین کی آوازیں یہاں بیٹھ کر بھی سُن سکتی تھیں۔ ابو عبداللہ کے الفاظ میں تلخی سے زیادہ بے بسی تھی۔

کنیز نے کہا "اگر حضور کا حکم ہو تو انہیں حضور کی آمد کی اطلاع دی جائے"

ابو عبداللہ نے جواب دیا "نہیں ہم خود وہاں جاتے ہیں"۔

ابو عبداللہ سر جھکائے گہری سوچ میں حرم سرا سے باہر نکلا دروازے کے پہرے دار حسب معمول اس کے پیچھے پیچھے چل دیئے لیکن اُس نے مڑ کر ان کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ ہم تخلیہ چاہتے ہیں پہرے دار لوٹ گئے۔ ابو عبداللہ سنگ مرمر کی روش پر آہستہ آہستہ قدم اٹھاتا ہوا بڑے دروازے کی طرف بڑھا۔

باہر مظاہرین کے نعرے اُسے صاف سنائی دینے لگے۔ برج کی سیڑھیوں کے قریب پہنچ کر وہ رُکا اور تذبذب کی حالت میں دیر تک وہاں کھڑا رہا۔ وہ اپنی بیوی کو اپنی زندگی کے ایک تلخ اور اہم فیصلے سے آگاہ کرنے جا رہا تھا اور ابھی تک اُسے خود بھی یہ یقین نہ تھا کہ وہ اپنے فیصلے پر کہاں تک عمل کر سکے گا۔ اس کی زندگی کے بہت تھوڑے لمحات ایسے تھے جو اس نے الحمراء کی چار دیواری سے باہر گزارے تھے

Created by Faraz AKram(farsun@gmail.com)

۔یہی اس کی دنیا اور یہی اس کی جنت تھی اور اب حالات اُسے اس جنت کو خیرباد کہنے پر مجبور کر رہے تھے اس نے دل میں کہا کیا یہ ممکن ہے کہ میں جیتے جی الحمراء کو چھوڑ دوں؟ کیا یہ ممکن ہے کہ میرے لیے الحمراء کے دروازے ایک بار بند ہونے کے بعد پھر کھل جائیں۔ مجھے اس مقصد کے لیے فرڈی نینڈ کی مدد لینا پڑے گی۔اس کے بغیر کوئی چارہ نہیں اور وہ خوشی سے میری مدد کرے گا۔لیکن اب مجھے صرف اپنے چچا اور باپ کے خلاف ہی نہیں بلکہ اپنی رعایا کے خلاف بھی فرڈی نینڈ کی تلوار کا سہارا لینا پڑے گا۔لیکن کیا ان شکستوں کے بعد فرڈی نینڈ صرف میرے لئے ایک ایسی جنگ کے لئے آمادہ ہو جائے گا جس کے نتائج اس کے لئے بھی خطرناک ہو سکتے ہیں۔کیا اس کی آخری شکست میری اور میرے ساتھیوں کی عبرتناک تباہی کا باعث نہ ہوگی؟ اور اگر اُسے فتح حاصل ہوئی تو کیا وہ مجھے اپنی فتح کے تمام انعامات کا حق دار تسلیم کرلے گا؟

وہ خود ہی ان سوالات کا جواب دے رہا تھا۔''ابوعبداللہ! تم غرناطہ کے آسمان پر ایک منحوس ستارہ ہو۔فرڈی نینڈ کے ہاتھوں سے اپنے لئے غرناطہ کے بند دروازے کھلوانے کا یہ مطلب ہوگا کہ غرناطہ کے مسلمانوں کی تمام قوت مدافعت کچل دی جائے۔الحمرا کے دروازے پر مسلمانوں کی لاشوں کے انبار لگا دئے جائیں۔یہ لوگ جو اس وقت نعرے لگا رہے ہیں تمہارے اس تخت کا احترام نہیں کریں گے جو تمہیں فرڈی نینڈ کی مدد سے حاصل ہوگا۔وہ تخت جس کے نیچے مسلمانوں کی لاشیں تڑپ رہی ہوں گی وہ تمہیں غدار کہیں گے۔لیکن اب میرے سامنے صرف اپنی جان بچانے کا مسئلہ ہے۔میں یہاں ایک یا دو سے زیادہ نہیں رہ سکتا۔میرا چچا یقیناً غرناطہ پر حملہ کرے گا۔یہ مشتعل لوگ اس کا ساتھ دیں گے اور پھر وہ میرے مفلوج باپ کو

Created by Faraz AKram(farsun@gmail.com)
www.Nayaab.Net 2006 انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

کٹھ پتلی بنا کر غرناطہ پر حکومت کرے گا۔ کیا یہ ممکن نہیں کے اس مقصد کے حصول کے بعد وہ فرڈیننڈ سے صلح کر لے۔ کیا فرڈیننڈ صرف میرے لئے اس کی دوستی کا ہاتھ ٹھکرا دے گا۔ کیا وہ اپنے مفاد کی خاطر مجھے الزغل کے سپرد نہیں کر دے گا؟ کیا میں نے اپنی خواہشات پر اپنے باپ تک کو قربان نہیں کیا؟ مالقہ کی معمولی فوج سے شکست کھانے کے بعد فرڈیننڈ کے دل میں میری کیا وقعت ہو گی؟

اس کے قسم کے پریشان خیالات کا رُخ بدلنے کے لئے وہ ابوداود کی جادو بیانی کا سہارا لیا کرتا تھا۔ ابوداؤد کی موجودگی میں اس نے کبھی زیادہ سوچنے کی ضرورت محسوس نہ کی تھی۔ اب تک اُس نے جو غلطیاں کی تھیں وہ زیادہ تر اس لئے تھیں کہ ابوداؤد نے اسے ان غلطیوں کے بھیانک پہلوؤں پر غور کرنے کا موقع نہیں دیا تھا۔ وہ اسے سنجیدہ دیکھتا تو فوراً کہہ دیتا تاجدار اندلس کو اپنے دماغ میں ایسے خیالات کو جگہ نہیں دینی چاہیے۔ بادشاہوں کو ایسے مراحل سے گزرنا ہی پڑتا ہے۔ ایک حکمران کا دل بہت مضبوط ہونا چاہیے۔ وہ ابوداؤد ہی تھا جس نے اس کی زندگی کی پُرسکون کشتی کے ساتھ بادبان باندھ کر اسے حوادث کے سمندر کی طرف دھکیلا تھا۔ اور وہ ابوداؤد ہی تھا جو ہر نئے بھنور میں اسے تسلی دیا کرتا تھا اور اب یہ کشتی اس خطرناک چٹان کے قریب پہنچ چکی تھی جسے ابوداؤد نے آج تک اپنے شاگرد کی آنکھوں سے اوجھل کر رکھا تھا۔

ابوعبداللہ آہستہ آہستہ پیچ در پیچ سیڑھیوں میں سے گزرتا ہوا اوپر پہنچا۔ برج کی گیلری میں اس کی والدہ اور بیوی کے علاوہ چند اور خواتین کھڑی نیچے جھانک رہی تھیں۔ مظاہرین کی چیخ و پکار کے باعث کسی کو ابوعبداللہ کے پاؤں کی آہٹ سنائی نہ دی۔ وہ کچھ دیر گنبد کے نیچے خاموش کھڑا رہا۔ نیچے دروازے کے سامنے وسیع

Created by Faraz AKram(farsun@gmail.com)
www.Nayaab.Net 2006 انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

میدان میں عوام کا بے پناہ ہجوم یہ نعرے لگا رہا تھا۔ ''ابوعبداللہ غدار ہے'' ابوعبداللہ قوم فروش ہے'' ابوعبداللہ کو پھانسی پر لٹکا دو۔ الحمرا کو جلا دو۔

بعض لوگوں کے ہاتھوں میں مشعلیں تھیں اور بعض اپنے نیزے اور تلواریں بلند کر رہے تھے۔ ابوعبداللہ نے اپنے دل سے سوال کیا۔ ''کیا فرڈی نینڈ کی مدد سے میں ان لوگوں پر حکومت کر سکوں گا'' نہیں نہیں'' اُس نے خود ہی جواب دیا'' یہ ممکن ہے کہ فرڈی نینڈ میرے لئے غرناطہ کی اینٹ سے اینٹ بجا دے اور غرناطہ کے ہر چوراہے پر ان لوگوں کی لاشوں کے انبار لگا دے لیکن یہ ممکن نہیں کہ وہ انہیں میری اطاعت پر مجبور کر دے۔ کیا میرے ہاتھوں غرناطہ کی تباہی مقدر ہو چکی ہے''۔ وہ اس خیال سے کپکپا اُٹھا۔ وہ اپنے آپ سے کہہ رہا تھا'' ابوعبداللہ! تمہارے لئے اب ایک ہی راستہ ہے اور وہ یہ کہ تم اس تخت و تاج سے ہمیشہ کے لئے دست بردار ہو جاؤ۔ تم اُندلس کی سرزمین سے روپوش ہو جاؤ لیکن تم کہاں جاؤ گے؟ فرڈی نینڈ کے پاس؟ نہیں وہاں جانے کا مطلب یہ ہوگا کہ تم اس کے ہاتھوں غرناطہ کو تباہ کروانے کا عزم کر چکے ہو۔ وہ تمہیں ہمیشہ اپنے مقاصد کے لئے استعمال کرتا رہے گا۔ تم اس کی خواہشات کی تکمیل سے انکار نہیں کر سکو گے اور اس کی سب سے بڑی خواہش یہ ہے کہ اُندلس کو مسلمانوں کے وجود سے پاک کیا جائے۔ تم بھیڑوں کی گلہ بانی کے لئے ایک بھیڑیے کی مدد چاہتے ہو تم فرڈی نینڈ کے پاس نہیں جاؤ گے۔ آج تک تم اُس کے آلہ کار تھے اور وہ ابوداؤد بھی شاید اس کا آلہ کار تھا اور تم نے شاید اس شخص کے اشاروں پر ناچنے کی حماقت کی جو فرڈی نینڈ کا معمولی نوکر تھا۔ تمہیں اس پر بھروسا تھا لیکن جب وقت آیا وہ تمہارا ساتھ چھوڑ کر بھاگ گیا تم اس کے ہاتھ میں ایک کھلونا تھے۔ اُس نے تمہیں ابوموسیٰ کو گرفتار کرنے کا مشورہ دیا اور تم نے اپنے بہترین

Created by Faraz AKram(farsun@gmail.com)
www.Nayaab.Net 2006 انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

دوست کو قید میں ڈال دیا۔ اُس نے تمہیں سرحدی عقاب کے قتل کا مشورہ دیا اور تم اندلس کے مسلمانوں کے ان کے بہترین دوست سے محروم کرنے پر آمادہ ہو گئے۔ اس نے تمہارے ہاتھ میں مشعل دی اور تم اپنے خرمن میں آگ لگانے پر تیار ہو گئے۔ اُس نے تم سے وہ جرم کروائے جو تمہارے وہم و گمان میں بھی نہ تھے اور جب سزا کا وقت آیا تو وہ تمہیں غرناطہ کے عوام کی عدالت کے سامنے چھوڑ کر بھاگ گیا۔

ابو عبداللہ کے دل میں پہلی بار ابو داؤد کے خلاف نفرت کا جذبہ بیدا ہوا۔ وہ تصور میں دیکھ رہا تھا کہ اس کا اتالیق فرڈی نینڈ کے قریب بیٹھا ہوا اُس کی ہنسی اُڑا رہا ہے۔ وہ کہہ رہا ہے کہ ابوالحسن کا بیٹا میری اور آپ کی توقع سے زیادہ بیوقوف تھا۔ میں اس لئے چلا آیا کہ اب اس سے کوئی اور کام نہیں لیا جا سکتا تھا"۔

"کمینہ، دغا باز، ملعون ۔۔۔۔ کاش میرے ہاتھ میں اس کی گردن تک پہنچ سکتے" ابو عبداللہ نے محویت کے عالم میں یہ الفاظ اس قدر بلند آواز میں کہے کہ وہ خواتین جو گیلری میں اُس کی آمد سے بے خبر کھڑی تھیں چونک پڑیں"

کچھ دیر تذبذب کے بعد ابو عبداللہ کی والدہ آگے بڑھی اور اُس سے دو تین قدم کے فاصلے پر کھڑی ہو گئی۔ کچھ دیر ماں اور بیٹا چاند کی دھندلی روشنی میں ایک دوسرے کی طرف دیکھتے رہے۔

ابو عبداللہ نے نحیف آواز میں کہا "اگر اجازت ہو تو یہ مجلس برخاست کر دوں مجھے آپ سے کچھ کہنا ہے"

ابو عبداللہ کی ماں نے مڑ کر خواتین کی طرف دیکھا اور وہ اس کا مقصد سمجھ کر نیچے اُتر گئیں۔ ابو عبداللہ کی بیوی بھی اُن کے پیچھے چل پڑی لیکن ابو عبداللہ نے کہا "بیگم ٹھہرو تم بھی"

Created by Faraz AKram(farsun@gmail.com)

www.Nayaab.Net 2006 انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

وہ رک گئی اور گنبد کے ایک سرے پر کھڑی ہوگئی۔ چاند کی دھندلی روشنی میں ماں اور بیوی تینوں خاموشی سے ایک دوسرے کی طرف دیکھ رہے تھے اور نیچے ہجوم کے نعرے بتدریج بلند ہو رہے تھے۔ ابو عبداللہ غدار، ابو عبداللہ اسلام کا دشمن ہے۔ لیکن الفاظ کی نسبت ابو عبداللہ کے لئے اپنی بیوی اور ماں کی خاموش نگاہیں کہیں زیادہ ناقابل برداشت تھیں۔

ابو عبداللہ نے اس خاموشی کو ناقابلِ برداشت محسوس کرتے ہوئے کہا" غرناطہ کا غدار اپنی والدی اور اپنی بیگم کے سامنے کھڑا ہے اور یہ پوچھتا ہے کہ کیا انہوں نے بھی غرناطہ کے عوام کی طرح اس کے لئے کوئی سزا تجویز کی ہے"

ابو عبداللہ کی ماں نے جواب دیا"غرناطہ کے غدار کی ماں صرف یہ سوچ رہی تھی کہ اس نے اپنے بیٹے کو ہمیشہ اپنی چھاتی سے دودھ پلایا تھا اور وہ یہ بھی سوچ رہی تھی کہ کاش وہ عوام کے ہجوم کے سامنے جا کر انہیں یہ بتا سکتی کہ وہ ایک ایسی ماں کا بیٹا ہے جس کے بھائی اور جس کا شوہر اس کی عصمت کی قسم کھا سکتے ہیں"۔

اگر بُرج کا گنبد ٹوٹ کر اس کے سر پر آ گرتا تو بھی شاید عبداللہ اس قدر بوجھ محسوس نہ کرتا۔ اس نے انتہائی بے بسی کی حالت میں اپنی ماں کی طرف دیکھا اور کہا"امی! آج میں اپنا مقدمہ آپ کی عدالت میں پیش کرتا ہوں میرے لئے سزا تجویز کیجئے مجھے کہئے کہ میں اس برج سے چھلانگ لگا دوں۔ مجھے کہیئے کہ میں اپنے ہاتھوں سے اپنا گلا گھونٹ ڈالوں"۔

اولوالعزم ماں کو بیٹے کے یہ الفاظ متاثر نہ کر سکے۔ اس نے کہا" یہ تم صرف اس لئے کہہ رہے ہو کہ مائیں صرف رحم کی التجائیں سن سکتی ہیں انصاف کے تقاضے پورے نہیں کر سکتیں۔ ابو عبداللہ تم نے جس درخت کی آبیاری کی تھی وہ خاردار تھا۔

Created by Faraz AKram(farsun@gmail.com)
www.Nayaab.Net 2006 انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

کاش! تمہاری ماں اس کے کانٹوں سے تمہارا دامن چھڑا سکتی۔ تم اپنی غلطیوں سے نادم نہیں ان کے نتائج سے بدحواس ہو۔ تم چاہتے ہو کہ میں تمہیں تسلی دوں لیکن آج تمہاری ماں کو تمہیں تسلی دینے کے لئے الفاظ نہیں ملتے۔ یہاں تک کہہ کر ابوعبداللہ کی ماں کی آواز بیٹھ گئی اور اس کی آنکھوں میں آنسو جمع ہونے لگے۔

ابوعبداللہ نے آبدیدہ ہو کر کہا "امی اب میرے لئے نجات کا کوئی راستہ نہیں۔ میں کل تک یہاں سے چلا جاؤں گا اور پھر کوئی میری صورت نہیں دیکھے گا! اس نے بیگم سے پوچھنا چاہتا ہوں عائشہ! کیا تم میرا ساتھ دینا چاہتی ہو؟"

عائشہ ایک لمحے کے لئے خاموش رہی اور پھر ایک قدم آگے بڑھ کر بولی "آپ ہماری قوم کے دشمن کے پاس پناہ لینا چاہتے ہیں لیکن میں فرڈی نینڈ کے محل میں رہنے کی بجائے غرناطہ کے قبرستان میں دفن ہونے کو ترجیح دوں گی۔"

ابوعبداللہ کے ہونٹوں پر ایک دردناک مسکراہٹ نمودار ہوئی اور اُس نے اپنے آنسو چھپانے کے لئے منہ پھیر لیا۔ نیچے سے اب نعروں کی بجائے کسی کی تقریر سُنائی دے رہی تھی۔ ابوعبداللہ آہستہ آہستہ قدم اُٹھاتا گیلری کی طرف بڑھا اور جھک کر نیچے دیکھنے لگا چند مشعل برداروں کے درمیان ایک قدآور نوجوان کھڑا تقریر کر رہا تھا اور لوگ اس کے ہاتھ کے اشاروں پر اپنی اپنی جگہ بیٹھ رہے تھے اُس کی آواز میں رعب اور کشش تھی۔ ابوعبداللہ نے غور سے دیکھنے پر اسے پہچان لیا۔ یہ وہ ناظم سرحد تھا جو تھوڑی دیر قبل اس کے دربار سے مایوس ہو کر نکلا تھا۔

(۲)

سرحد کا ناظم بلند آواز میں تقریر کر رہا تھا:۔

"تم جس عبداللہ کے خلاف نعرے لگا رہے

Created by Faraz AKram(farsun@gmail.com)
www.Nayaab.Net 2006 انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

ہو وہ مر چکا ہے ۔وہ اس دن مر چکا تھا جب اس نے اپنے باپ سے غداری کر کے غرناطہ کے تخت وتاج پر قبضہ کیا تھا۔میں اس کی لاش دیکھ آیا ہوں۔ تمہارے نعرے اُس کی زندگی میں حرارت پیدا نہیں کر سکتے ۔ایک مردہ لاش کو چابک رسید کرنے سے کوئی فائدہ نہیں ۔ کاش تم اُس وقت آنکھیں کھولتے جب تمہارے بعض سرداروں نے اس لاش کو غرناطہ کے تخت پر بٹھا دیا تھا۔آج وہ نصرانی جنہیں خوش کرنے کے لئے ابو عبداللہ نے مالقہ پر حملہ کیا تھا ہماری سرحدی بستیوں کو تباہ و برباد کر رہے ہیں اور تم یہ محسوس کر رہے ہو کہ ابو عبداللہ بے حس ہے لیکن تمہیں اس وقت اس کی بے حسی کا احساس نہ ہوا جب اُس نے اپنے باپ کے خلاف بغاوت کی تھی ۔تم نے ایک نااہل کو غرناطہ کے تخت پر قابض ہوتے دیکھا اور خاموش رہے ۔ابو عبداللہ نے اپنا مستقبل ہماری قوم کے دشمنوں کے ساتھ وابستہ کر دیا تھا لیکن میں یہ کہتا ہوں کہ اسی قومی گناہ میں تم بھی اس کے ساتھ شریک ہو۔تمہاری بے حسی اور تمہاری مجرمانہ غفلت کے باعث غرناطہ کی حکومت ایسے شخص کے ہاتھ میں آ گئی جو فرڈی نینڈ

Created by Faraz AKram(farsun@gmail.com)
www.Nayaab.Net 2006 انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

کے ہاتھوں میں ایک کھلونا ہے۔ اگر تم ابوعبداللہ کو یہ احساس دلا سکتے کہ تم زندہ ہو اور تم اپنے مستقبل کے متعلق آنکھیں بند نہیں کرو گے تو وہ یقیناً ایسی غلطیاں کرنے کی جرات نہ کرتا۔ لیکن مجھے افسوس ہے کہ تم اس جگہ جمع ہو کر ابوعبداللہ کی بے حسی کا ماتم کر رہے ہو اور تمہاری اپنی بے حسی کا یہ عالم ہے کہ اس وقت سرحد پر عیسائی حملہ آور ہیں ہماری بستیاں تباہ کر رہے ہیں وہاں عورتوں، بچوں اور بوڑھوں کا قتل عام جاری ہے۔ ہزاروں گھر جلائے گئے ہیں اور سینکڑوں عورتوں کی عصمت لوٹی گئی ہے۔ میں تمہارے پاس اُن کی فریاد لے کر آیا ہوں اور تم سے پوچھتا ہوں کہ میں تمہاری طرف سے اُن کے پاس کیا جواب لے کر جاؤں؟ کیا میں واپس جا کر تمہاری بے کس بہنوں کو تمہاری طرف سے یہ جواب دوں کہ تمہاری عصمت کے رکھوالے اس وقت الحمراء کے دروازے پر کھڑے ابوعبداللہ کو گالیاں دینے کا مقدس فریضہ ادا کر رہے ہیں؟ میں تمہیں ابوعبداللہ کو بُرا بھلا کہنے سے منع نہیں کرتا شاید فرصت کے وقت میں اس کے خلاف تم سے زیادہ بلند آواز میں نعرے لگاؤں لیکن اب نعروں کا

Created by Faraz AKram(farsun@gmail.com)
www.Nayaab.Net 2006 انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

وقت نہیں عمل کا وقت ہے۔" میرے دوستو! قوم کا راہنما قوم کے کردار کا آئینہ ہوا کرتا ہے۔ اگر تم یہ کہتے ہو کہ ابو عبداللہ بے حس ہے تو اس قوم کے متعلق کیا کہو گا جس نے اُسے اپنا حکمران تسلیم کرلیا تھا۔ ابو عبداللہ بزدل ہے اور اس پر نصرانیوں کے خوف کا بھوت سوار ہے لیکن یہ درست نہیں کہ جب تک سرحد کے جانبازوں اور الزغل کے مجاہدین نے تم پر یہ ثابت نہیں کیا کہ مسلمان کا لوہا آج بھی ہر لوہے کو کاٹ سکتا ہے۔ تم بھی ابو عبداللہ کی طرح نصرانیوں سے خائف تھے اور اس سے قبل جب تک ابو الحسن نے زبردستی تمہیں میدانِ جنگ کی طرف نہیں گھسیٹا تھا تم نصرانیوں کے باجگزار رہ کر ذلت کی زندگی گزارنے پر مطمئن تھے؟

یاد رکھو جب مستقبل کا مورخ یہ لکھے گا کہ ابو عبداللہ ایک غلط اندیش اور پست ہمت انسان تھا تو اُسے یہ بھی لکھنا پڑے گا کہ ابو عبداللہ کی قوم میں ذلیل انسانوں کا ایک بہت بڑا گروہ ایسا تھا جس نے اپنے مخلص، بہادر اور دانشمند حکمران سے غداری کر کے اس کے نالائق اور بزدل بیٹے کو اپنا راہنما تسلیم کرلیا ہے۔ میرے دوستو! ابو عبداللہ

Created by Faraz AKram(farsun@gmail.com)
www.Nayaab.Net 2006 انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

سزا ہے تمہاری بداعمالیوں کی ۔ابوعبداللہ تمہارے ان اکابرین کے ہاتھوں میں کھلونا ہے جو فرڈیننڈ کی غلامی کے طوق لعنت کو اپنا زیور سمجھتے ہیں۔

ابوعبداللہ تمہارے جسم میں ایک ناسور ہے اور ناسور ہمیشہ اس جسم میں پیدا ہوتا ہے جس کا خون گندہ ہو چکا ہو جس درخت میں قوت نمو باقی نہ ہو اس جنگل کی بیلیں قبضہ جما لیتی ہیں ۔ جب تک تم اپنے جسم میں صالح خون پیدا نہیں کرتے تمہارے جسم پر ایسے ناسور ظاہر ہوتے رہیں گے۔

یاد رکھو! اگر تمہارے دلوں میں زندہ رہنے کی خواہش ہے اور تم اپنی عزت اور آزادی کی قیمت ادا کرنا جانتے ہو تو ابوعبداللہ کی زندگی کی سرگزشت ایک انفرادی حادثہ بن جائے گی ۔ مورخ لکھیں گے کہ ایک آوارہ مزاج اور بدطینت شہزادے نے ایک قوم کو اس کے دشمن کے ہاتھ فروخت کرنے کی کوشش کی لیکن اُسے ذلت کے سوا کچھ نصیب نہ ہوا لیکن اگر تم اپنی آزادی کی قیمت ادا کرنا نہیں جانتے تو مستقبل کے مورخ لکھیں گے کہ وہ قوم ہی ذلیل تھی اور اس کا انجام وہی ہو جو کسی ذلیل قوم کا ہونا چاہیے تھا ۔ مٹنے والی قوموں

Created by Faraz AKram(farsun@gmail.com)
www.Nayaab.Net 2006 انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

کی سب سے بڑی افسوسناک خصوصیت یہ ہوا کرتی ہے کہ وہ حقائق کی تلخیوں کو کھوکھلے نعروں میں چھپایا کرتی ہیں۔ اپنی اجتماعی ذمہ داریوں کا سارا بوجھ کسی نا اہل فرد پر ڈال دیتی ہیں۔ ذرا غور کرو تم یہ سمجھتے ہو کہ دشمن کے قلعوں کے دروازے توڑنے کی بجائے الحمراء کا دروازہ توڑنا آسان ہے تم یہاں اس لئے جمع نہیں ہوئے کہ تمہارا اس جگہ جمع ہونا ضروری تھا۔ نہیں بلکہ تم یہاں اس لئے جمع ہو کہ دشمن کے مقابلہ میں جنگ کی تکلیفیں اُٹھانے کی بجائے یہاں کھڑے ہو کر شور مچانا آسان ہے اور یہ بات ابو عبداللہ کو بھی معلوم ہے کہ یہاں چند نعرے لگانے کے بعد تمہارا جوش و خروش ٹھنڈا ہو جائے گا اور تم اپنے گھروں کو واپس چلے جاؤ گے۔ وہ جانتا ہے کہ تم وہ سیلاب نہیں جو اپنے سامنے آنے والی رکاوٹوں کو خس و خاشاک کر طرح بہا لے جاتا ہے۔ وہ یہ بھی سمجھتا ہے کہ تمہاری مثال جوہڑ کے پانی کی سی ہے جس میں پتھر پھینکنے سے ایک ہلکا سا موج پیدا ہوتا ہے اور تھوڑی دیر کے بعد وہی موت کا سکوت طاری ہو جاتا ہے۔

میں یہ نہیں کہتا کہ ابو عبداللہ کے خلاف

Created by Faraz AKram(farsun@gmail.com)
www.Nayaab.Net 2006 انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

نعرے نہ لگاؤ لیکن یہ بھی تو دیکھو اس وقت تمہارے گھر جل رہے ہیں ۔تمہاری بہنوں اور بیٹیوں کی عصمتیں لٹ رہی ہیں اور وہ یہ پوچھ رہی ہیں کیا تم اسی قوم کے بیٹے ہو جو انسانیت کے محافظ بن کر اُٹھتی تھی۔ کیا تم ہی وہ غیرت مند ہو جن کی تلواریں ظلم کے ہاتھ کاٹنے کے لیے بلند ہوتی تھیں؟ تمہاری مائیں یہ سوال کرتی ہیں کہ جوانمرد بیٹے کہاں ہیں؟ تمہاری بہنیں یہ سوال کرتی ہیں کہ اس وقت جب ظلم کے ہاتھ ہماری عصمت کی طرف بڑھ رہے ہیں ہمارے غیور بھائی کہاں ہیں؟ اور تمہارے بوڑھے یہ پوچھتے ہیں کہ ہماری سفید داڑھیوں کی لاج رکھنے والوں کو کیا ہو گیا؟

کیا میں ان کے پاس تمہاری طرف طرف سے یہ جواب لے جاؤں کہ تمہاری عزت، آزادی اور عصمت کے نگہبان اس وقت تمہارے نالائق حکمران کے خلاف نعرے لگانے میں مصروف ہیں اور انہیں تمہاری طرف توجہ دینے کی فرصت نہیں؟ خاموش کیوں ہو گئے؟ بولو "جواب دو"۔

ایک نوجوان جذبات سے مغلوب ہو کر آگے بڑھا اور اس نے مقرر کے قریب پہنچ کر بلند آواز میں کہا "آپ میدان کی طرف راہنمائی کریں ہم میں سے کوئی ایسا

Created by Faraz AKram(farsun@gmail.com)
www.Nayaab.Net 2006 انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

بے غیرت نہیں جو آپ کا ساتھ دینے کے لیے تیار نہ ہو'' دوسروں نے اس کی تقلید کی ۔تھوڑی دیر میں چاروں طرف سے آوازیں آنے لگیں ۔''ہم سب تیار ہیں''! ہم دشمن سے انتقام لیں گے!

سرحد کے ناظم کا نام ابو محسن تھا۔اس سے قبل اُسے کبھی اس بات کا احساس نہ ہوا تھا کہ اُس کی زبان میں اس قدر تاثیر ہے۔لوگوں کا جوش وخروش دیکھ کر اُس نے ہاتھ اُٹھائے اور آسمان کی طرف دیکھنے لگا۔لوگوں کو اپنے الفاظ سے مسحور کرنے والا مقرر تھوڑی دیر خاموش کھڑا رہا۔اس کی آنکھوں میں تشکر کے آنسو جمع ہو رہے تھے۔ اُس کے ہونٹ کانپ رہے تھے۔وہ انتہائی کوشش کے بعد فقط یہ کہہ سکا ''میرے اللہ میری قوم کو فتح دے''۔

تھوڑی دیر بعد ابو محسن پھر سنبھل چکا تھا۔اس نے عوام سے مخاطب ہو کر کہا ''تم میں سے جو مسلح ہیں وہ قطاریں باندھ کر کھڑے ہو جائیں۔جو مسلح نہیں وہ فوراً اپنے ہتھیار لے کر یہاں پہنچ جائیں۔سرِ دست میں صرف نوجوانوں کو ترجیح دوں گا۔جو بڑی عمر کے ہیں انہیں ضرورت کے وقت بُلا لیا جائے گا۔آپ وقت ضائع نہ کریں ہمیں بہت جلد کوچ کرنا ہے۔

(۳)

تیسرے پہلے الحمراء کے دروازے کے سامنے پانچ ہزار مسلح رضا کار قطاریں باندھے کھڑے تھے اور ابو محسن گھوڑے پر سوار ان کی صفوں کا معائنہ کر رہا تھا۔ دروازے کے اوپر ابو عبداللہ اس کی بیوی اور والدہ بُرج میں کھڑے یہ تمام واقعات دیکھ رہے تھے ابو عبداللہ کی نگاہیں ایک تکلیف دہ احساس کی ترجمانی کر رہی تھیں۔ جب ابو محسن کی تقریر کے اختتام پر اس کی ماں نے یہ کہا ''بیٹا! تم تھکے ہوئے ہو جاؤ

Created by Faraz AKram(farsun@gmail.com)
www.Nayaab.Net 2006 انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

آرام کرو"۔تو ابوعبداللہ ضبط نہ کرسکا۔اس نے سراپا التجا بن کر کہا"امی! مجھے معاف کردیجئے اوراب بتایئے مجھے کیا کرنا چاہیے۔

بہادر ماں نے بیٹے کی طرف متوجہ ہونے کی بجائے اپنی بہو کی طرف دیکھا اور"عائشہ اپنے کنگن اُتار کر اپنے شوہر کو پیش کردو۔تم غرناطہ کی ملکہ ہو جب سلطان غیر حاضر ہوتو ملکہ سلطنت کا بوجھ اُٹھایا کرتی ہے۔الحمراء کا دروازہ کھول دو اور اپنی رعایا سے کہو کہ میرے شوہر کی ماں نے اُسے دودھ پلانے میں بخل سے کام لیا ہے اور اس کے باپ نے بھی اُسے مردوں کے کھیل نہیں سکھائے لیکن غرناطہ کی ملکہ تیروں کی بارش میں تمہارا ساتھ دے گی۔

عائشہ نے اپنے شوہر کی طرف دیکھا اور پھر اپنی ساس سے مخاطب ہوکر کہا میں اپنے شوہر کو کنگن پیش نہیں کرسکتی لیکن اگر یہ مجھے اپنی تلوار پیش کرنا چاہیں تو میں حاضر ہوں۔

ابوعبداللہ کی قوتِ برداشت جواب دے چکی تھی۔اُس نے بلند آواز میں کہا" عائشہ! خدا کے لئے خاموش رہو"۔

ابوعبداللہ کی والدہ نے کہا"ہاں عائشہ! میرا بیٹا بہت حساس ہے اسے پریشان نہ کرو"۔

ابوعبداللہ نے انتہائی کرب کی حالت میں اپنی ماں اور عائشہ کی طرف دیکھا اور کچھ کہے بغیر تیزی سے قدم اُٹھاتا ہوا سیڑھیوں کی طرف بڑھا جب تک سیڑھیوں سے اُترنے کی آہٹ سنائی دیتی رہی ساس اور بہو خاموشی سے ایک دوسرے کی طرف دیکھتی رہیں۔تھوڑی دیر کے بعد عائشہ نے کہا"امی! اگر واقعی آپ کی اجازت ہوتو میں ان مجاہدوں کا ساتھ دینے کے لیے تیار ہوں"۔

Created by Faraz AKram(farsun@gmail.com)

www.Nayaab.Net 2006 انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

ابوعبداللہ کی ماں نے کہا ''بیٹی! ان باتوں کے بعد میرا دل گواہی دیتا ہے کہ ابو عبداللہ ہمیں مایوس نہیں کرے گا لیکن قدرت نے ہماری قسمت میں ذلت کے سوا کچھ نہیں لکھا تو میں عزت میں تمہارا ساتھ دوں گی۔ دعا کرو کہ خدا! ابوعبداللہ کے بھٹکے ہوئے پاؤں کو صحیح راستے پر ڈال دے''۔

ساس اور بہو کچھ دیر باتیں کرنے بعد گیلری میں کھڑی ہو کر دروازے کے سامنے قطار در قطار کھڑے ہونے والے مجاہدین کی طرف دیکھنے لگیں۔ ابومحسن نے رضا کاروں کی صفوں کا معائنہ کرنے بعد محل کے دروازے کے سامنے گھوڑا روکا اور کچھ دیر سوچنے کے بعد بلند آواز میں کہا۔

''مجاہدو! کچھ دن قبل میں یہ خیال کر رہا تھا کہ ہم اپنے زوال کی اس منزل تک پہنچ چکے ہیں جہاں سے کوئی قوم دوبارہ نہیں اُٹھا کرتی لیکن الزغل اور سرحد کے مجاہدین کی شاندار فتوحات نے میری مایوسی کو اُمید میں بدل دیا ہے۔ تھوڑی دیر قبل جب میں آپ کے سامنے کھڑا تھا تو مجھے معلوم نہ تھا کہ مجھے کیا کہنا چاہیے۔ تاہم میں نے آپ سے کچھ کہنا ضروری سمجھا اور خدا معلوم میں کیا کچھ کہہ چکا ہوں۔ مجھے اس بات کا اعتراف ہے کہ میں تقریر کے فن سے نا آشنا ہوں لیکن آپ کا یہ جذبہ اس بات کا ثبوت ہے کہ آپ زندہ ہیں اور کوچ کرنے سے پہلے میں الحمراء کے آہنی دروازوں کے پیچھے آرام کی نیند سونے والے ابوعبداللہ تک یہ پیغام پہنچانا چاہتا ہو کہ اے ابوعبداللہ میری قوم زندہ ہے تم اسے فرڈی نینڈ کا غلام نہیں بنا سکتے۔ تم وہ بدنصیب ہو جس نے اپنی غیور قوم کا ساتھ چھوڑ کر اپنا مستقبل ایک ذلیل دشمن کے ساتھ وابستہ کر دیا۔ ابوعبداللہ! تمہاری قوم بہت فیاض ہے۔ اگر اب بھی تم راہ راست پر آجاؤ تو وہ تمہاری گزشتہ خطائیں معاف کر دے گی۔! آؤ اور بیشتر اس کے

Created by Faraz AKram(farsun@gmail.com)
www.Nayaab.Net 2006 انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

کہ تمہارے لئے بخشائش کے تمام دروازے بند ہو جائیں اپنی قوم سے معافی مانگ لو ورنہ یاد رکھو تم زیادہ دیر اس محل میں آرام کی نیند نہیں سو سکو گے جس کی تعمیر میں قوم کے نوجوانوں کا خون اور ہڈیاں صرف ہوئی ہیں۔ تم اپنے جھوٹے وقار کی خاطر قوم کی عزت اور آزادی فروخت نہ کرو۔ خدا کی قسم جو عزت قوم دے سکتی ہے وہ کوئی اور نہیں دے سکتا اور جسے قوم گرا دے گی اُسے کوئی نہیں اُٹھا سکتا۔ غرناطہ کے لوگو! تم گواہ رہنا کہ ہم ابو عبداللہ کے محل کے آہنی دروازوں پر دستک دے کر جا رہے ہیں۔

ابو محسن کچھ اور کہنا چاہتا تھا کہ اچانک الحمراء کا دروازہ کھلا اور چند سپاہی ہاتھوں میں مشعلیں اُٹھائے نمودار ہوئے۔ اُن کے پیچھے پیادہ سپاہیوں کا ایک دستہ تھا اور ان کے پیچھے بیس سوار تھے۔ سب سے آخر میں سفید گھوڑے پر ایک سوار نمودار ہوا۔ اس کے سر پر سفید عمامہ تھا اور اس کے ہاتھ میں غرناطہ کا شاہی جھنڈا تھا۔ قلعہ سے باہر نکلنے والے باقی سوار اور سپاہی اس کے دائیں اور بائیں دو قطاریں بنا کر کھڑے ہو گئے۔ اس نے دروازے سے باہر نکل کر گھوڑا روکا۔ تھوڑی دیر کے لئے جھجکا اور بالآخر ایک فیصلہ کن انداز میں اپنے گھوڑے کو ایڑ لگا کر ابو محسن کی طرف بڑھا۔ یہ ابو عبداللہ تھا! اس نے کہا "ابو محسن! میرے متعلق تم نے جو کچھ کہا سب درست تھا لیکن ایک بات غلط تھی۔ اپنے محل کے آہنی دروازے بند کر کے کوئی حکمران آرام کی نیند نہیں سو سکتا۔ میں قوم کی عدالت کے سامنے حاضر ہوں۔ میں قوم سے رحم کی درخواست نہیں کرتا صرف یہ چاہتا ہوں کہ مجھے اپنی غلطیوں کی تلافی کا موقع دیا جائے۔ تم اس فوج کے سالار رہو۔ اگر تمہیں اعتراض نہ ہو تو میں بھی ان رضا کاروں کی جماعت میں شامل ہونا چاہتا ہوں۔ میں آج سے غرناطہ کے تخت کا دعویدار نہیں میرا چچا اور میرا والد غرناطہ پہنچ کر میرے لئے جو سزا تجویز کریں گے میں خوشی کے

Created by Faraz AKram(farsun@gmail.com)
www.Nayaab.Net 2006 انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

ساتھ قبول کروں گا۔ایک لمحہ کے لئے مجمع پر سکوت طاری ہوگیا اور پھر حاضرین دبی آوازوں میں ایک دوسرے سے کچھ کہہ رہے تھے۔ابو محسن سکتے کے عالم میں ابو عبداللہ کی طرف دیکھ رہا تھا۔ابو عبداللہ نے نحیف آواز میں کہا ابو محسن میں جانتا ہوں میرا جرم نا قابل تلافی ہے۔میں قوم کی عدالت کے سامنے کھڑا ہوں۔قوم سے کہو کہ میری بوٹیاں نوچ ڈالے۔میں قوم سے رحم کی التجا نہیں کرتا لیکن تم مجھے اگر ساتھ لے چلو تو ممکن ہے کہ میرے خون کے چند قطرے میرے دامن کی سیاہی دھو سکیں۔

ابو محسن نے حاضرین کی طرف دیکھا اور ابو عبداللہ کی طرف متوجہ ہو کر کہا آپ کی قوم تشکر کے آنسوؤں سے آپ کے دامن کی سیاہی دھو رہی ہے۔

تھوڑی دیر بعد پانچ ہزار سپاہی شہر کے مغربی دروازے سے باہر نکل رہے تھے۔ابو عبداللہ اور ابو محسن سب سے آگے تھے۔شہر سے تھوڑی دور باہر اس فوج نے صبح کی نماز ادا کی۔دوبارہ کوچ کرنے سے پہلے ابو محسن نے ابو عبداللہ کو ایک طرف لے جا کر کہا۔میں نے سنا ہے کہ ابو موسیٰ آپ کی قید میں ہے۔اگر یہ درست ہے تو اس فوج کی قیادت کے لئے اس سے زیادہ موزوں اور کوئی نہیں ہو سکتا۔اگر آپ کو ابھی تک خیال نہیں آیا تو اب بھی ہم زیادہ دور نہیں آئے۔

ابو عبداللہ نے انتہائی پریشانی کی حالت میں ابو محسن کی طرف دیکھا اور کہا۔ابو موسیٰ الحمراء میں نہیں۔۔۔اور میں جنگ سے واپس آنے سے قبل اس کے متعلق شاید کسی سوال کا جواب نہ دے سکوں۔۔۔۔بہر حال تم تسلی رکھو کہ ابو موسیٰ زندہ ہے اور میں وقت آنے پر اس کے سامنے پیش ہو کر کہوں گا کہ ابو موسیٰ! تمہارا مجرم تمہارے سامنے کھڑا ہے۔میرے لیے سزا تجویز کرو اور مجھے یقین ہے کہ اس وقت میرا نامہ اعمال اس قدر سیاہ نہیں ہوگا۔اس وقت اگر وہ مجھ سے دور نہ بھی ہوتا تو بھی

Created by Faraz AKram(farsun@gmail.com)
www.Nayaab.Net 2006 انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

مجھے اُس کے سامنے جانے کی ہمت نہ پڑتی۔ میں چاہتا ہوں کہ جب میں اُس کے سامنے جاؤں تو میرا دامن میرے خون سے تر اور میرا چہرہ زخموں سے داغدار ہو اور مجھ میں فقط یہ آخری الفاظ کہنے کی ہمت ہو۔ ابو موسیٰ! تمہارا مجرم اب ایک بڑی عدالت کے سامنے جا رہا ہے کیا تم اس کا گناہ معاف نہیں کرو گے؟۔

ابو محسن! ابو عبداللہ کے الفاظ سے زیادہ اُس کی آواز سے متاثر ہو رہا تھا۔ تھوڑی دیر سر جھکا کر سوچنے کے بعد ابو عبداللہ نے ابو محسن کی طرف دیکھا اور کہا تم میرے دل کا حال سمجھ سکتے ہو لیکن مجھے ڈر ہے کہ اگر ان لوگوں نے مجھ سے ابو موسیٰ کے متعلق پوچھا تو شاید میرا کوئی بیان ان کو تسلی نہ کر سکے۔

ابو محسن نے کہا آپ تسلی رکھیں۔ اس وقت یہ لوگ فقط اتنا جانتے ہیں کہ آپ ان کے ساتھ ہیں۔ وہ اس سے زیادہ سوچنے کی ضرورت محسوس نہیں کرتے"۔

(۴)

الزغل نے اپنی شاندار فتوحات کے بعد مالقہ میں پڑاؤ ڈال کر اپنی فوج کو ازسرِ نو منظم کیا۔ اور غرناطہ کا رُخ کرنے سے پہلے اپنے بھتیجے ابو عبداللہ کو پیغام بھیجا کہ ابھی تک تمہارے لئے توبہ کا دروازہ بند نہیں ہوا ہے۔ اب تمہیں یقین ہو گیا ہو گا کہ تم نے عیسائیوں کے ساتھ جو امیدیں وابستہ کی تھیں وہ پوری نہیں ہو سکتیں۔ ہم کھلے دروازوں غرناطہ میں داخل ہونا چاہتے ہیں۔ لیکن اگر تم نے مزاحمت کی تو یقین رکھو کہ الحمراء کے آہنی دروازے ہمارے راستے میں حائل نہیں ہو سکتے۔"

الزغل کے ایلچی نے واپس آ کر بتایا کہ غرناطہ میں اُن کے استقبال کی تیاریاں ہو رہی ہیں۔ اور ابو عبداللہ سرحد پر حملہ آوروں کے مقابلے کے لئے روانہ ہو چکا ہے۔ ایلچی نے الزغل کو ابو الحسن کی بیوی کا خط پیش کیا اور کہا۔ "ملکہ عالیہ نے یہ خط سلطان

Created by Faraz AKram(farsun@gmail.com)
www.Nayaab.Net 2006 انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

معظم کی خدمت میں بھیجا ہے۔الزغل ایلچی سے چند سوالات پوچھنے کے بعد اٹھا اور ابوالحسن کے پاس پہنچا۔بوڑھا سلطان بسترِ علالت پر زندگی کی آخری گھڑیاں گزار رہا تھا۔اس کی بینائی جواب دے چکی تھی۔اپنے بیٹے کے متعلق غیر متوقع خبر سُن کر وہ بستر سے اٹھ بیٹھا۔کیا یہ درست ہے؟ کیا یہ ممکن ہے؟وہ اپنے بھائی سے بار بار پوچھ رہا تھا۔''نہیں۔نہیں۔تم ایلچی کو بلاؤ مجھے یقین نہیں آتا۔''

الزغل نے کہا ملکہ نے یہ خط بھیجا ہے۔''

ابوالحسن نے بیقرار ہو کر کہا کیا لکھا ہے ملکہ نے مجھے پڑھ کر سناؤ۔الزغل نے خط کھول کر پڑھا۔مختصر سی تحریر کا مفہوم یہ تھا۔

میرے آقا!میری مامتا نے مجھے ابوعبداللہ سے مایوس نہ ہونے دیا اور میں نے الحمراء میں ٹھہرنا ضروری سمجھا قدرت نے میری دعاؤں کو اس وقت شرف قبولیت بخشا جب میں چاروں طرف سے مایوس ہو چکی تھی۔ابوعبداللہ دشمن کے مقابلہ کے لئے روانہ ہو چکا ہے۔اور میری مامتا مجھے دھوکا نہیں دیتی تو اس کا مقصد اپنی غلطیوں کی تلافی کے سوا اور کچھ نہیں۔غرناطہ آپ کے لئے چشم براہ ہے۔اگر آپ فوراً پہنچ سکیں تو الزغل کو بھیج دیں۔مجھے ڈر ہے کہ سرفروشوں کے علاوہ ابوعبداللہ کے ساتھ وہ لوگ بھی جا چکے ہیں جن کی غداریوں کے باعث ہمیں یہ دن دیکھنے نصیب ہوئے۔منافقین کا یہ گروہ آخری وقت تک ابوعبداللہ کو بہکانے کی کوشش کرے گا اس لئے ابو عبداللہ کی آمد سے قبل غرناطہ پر قبضہ کر لینا ضروری ہے۔

اگلی صبح الزغل نے فوج کو کوچ کی تیاری کا حکم دیا۔بدر بن مغیرہ اور اس کے جانباز سپاہی عیسائیوں کو شکست دینے کے بعد اُنہیں شمال اور مشرق کی سرحدوں سے دور رکھنے کے لئے عقابوں کے مسکن میں پہنچ چکے تھے۔بشیر بن حسن کو ابوالحسن کے

Created by Faraz AKram(farsun@gmail.com)
www.Nayaab.Net 2006 انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

علاج کے لئے مالقہ ٹھہرنا پڑا۔

اپنی علالت کے باوجود ابوالحسن غرناطہ پہنچنے پر مُصر تھا۔ الزغل کو مجبوراً بگھی پر اس کے سفر کا انتظام کرنا پڑا۔ مالقہ کی حفاظت الزیغری کے سپرد کی گئی۔

الزغل کی فوج فتح اور کامرانی کے پرچم لہراتی ہوئی غرناطہ میں داخل ہوئی۔ شہر کے دروازے سے لے کر الحمراء کے دروازے تک الزغل کے گھوڑے کے سامنے پھولوں کی سیج بچھی ہوئی تھی۔ ابوالحسن کی علالت کے باعث معمولی رفتار سے ایک بگھی پر سفر کرنے کی وجہ سے ابھی غرناطہ سے کئی منزل دور تھا تاہم لوگ ''الزغل زندہ باد'' کے ساتھ ساتھ سلطان ابوالحسن زندہ باد کے نعرے بھی لگا رہے تھے۔

لوگوں کے جوش وخروش کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ وہ شمال مغربی سرحد سے ابو عبداللہ کی شاندار فتوحات کی خبریں سُن چکے تھے۔ محاذ جنگ سے غرناطہ میں خبریں لانے والے لوگ انہیں یہ بتا چکے تھے کہ ابوعبداللہ سرحد کو حملہ آوروں سے پاک کرنے کے بعد دشمن کے علاقے میں داخل ہو چکا ہے اور چند قلعوں پر قبضہ کر چکا ہے۔

الزغل کو یقین تھا کہ تازہ شکست کے بعد فرڈی نینڈ کی فوج ایک لمبی تیاری کے بغیر کسی وسیع پیمانہ پر نقل وحرکت نہیں کر سکتی اس لئے اُس نے ابوعبداللہ کے پاس پیغام بھیجا کہ میں چند دنوں تک فوج کو ازسرِ نو منظم کر کے تمہاری مدد کے لئے پہنچ جاؤں گا۔ فی الحال تم دشمن کے علاقہ میں پیش قدمی کرنے کی بجائے سرحد کے کسی محفوظ مقام پر پڑاؤ ڈال کر دشمن کے ساتھ معمولی چھیڑ چھاڑ جاری رکھو۔ فیاض چچا نے اپنے بھتیجے کو یہ لکھا کہ تم اپنی گزشتہ خطاؤں کا کفارہ ادا کر چکے ہو اور جب تم واپس آؤ گے تو اپنے والد اور چچا کو غرناطہ کے عوام سے کم فیاض نہیں پاؤ گے۔ ابوموسیٰ لاپتہ

Created by Faraz AKram(farsun@gmail.com)
www.Nayaab.Net 2006 انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

ہے۔ ہمارا خیال تھا کہ وہ تمہارے ساتھ ہوگا لیکن محاذ سے آنے والے لوگوں نے ہمارے اس خیال کی تصدیق نہیں کہ۔ وہ کہاں ہے؟ ۔غرناطہ کے لوگ اُس کے متعلق بہت بے چین ہیں۔

(۵)

چار دن کے بعد غرناطہ میں کہرام مچا ہوا تھا۔ طلوع آفتاب کے ساتھ ہی غرناطہ کے لوگوں کو یہ الم ناک خبر ملی کہ ابوعبداللہ دشمن کے ہاتھوں شکست کھا کر گرفتار ہو چکا ہے اور غروبِ آفتاب تک غرناطہ کے لوگوں کو اس خبر کی بہت سی تفصیلات معلوم ہو چکی تھیں۔

غرناطہ میں الزغل کی آمد سے خوفزدہ ہو کر چند غدار سردار اور ان کے ساتھی ابوعبداللہ کے ساتھ روانہ ہو چکے تھے۔ باقی غداروں نے بھی جب یہ دیکھا کہ غرناطہ کے لوگوں پر اُن کی اس تبدیلی کا ایک خوشگوار ردعمل ہوا ہے تو وہ بھی غرناطہ چھوڑ کر ابو عبداللہ کو ساتھ لے کر فرڈی نینڈ کی پناہ میں چلے جائیں۔ لیکن انہوں نے جب یہ دیکھا کہ تازہ فتوحات نے ابوعبداللہ کی ذہنیت میں ایک غیر متوقع تبدیلی پیدا کر دی ہے تو انہوں ایک سازش کی۔ ایک شام ابوعبداللہ فرڈی نینڈ کے ایک قلعے پر قبضہ کر چکا تھا۔ اس کے فوج کے دو جاسوس جو اُن غداروں کے آلہ کار تھے یکے بعد دیگرے اس کے پاس پہنچے۔ ایک نے اُسے اطلاع دی کہ کوئی ہزار نصرانیوں کی ایک فوج مغرب کی طرف سے اس قلعے کا رُخ کر رہی ہے۔ دوسرے نے یہ خبر دی کہ اس نے شمال کی طرف نصرانیوں کے دو ہزار سپاہیوں کو دیکھا اور ان کا رخ بھی اس قلعے کی جانب ہے۔ یہ اطلاعات سننے کے بعد جب ابوعبداللہ نے مجلس شوریٰ بلائی تو منافقین نے یک زبان ہو کر یہ کہا کہ ہمیں ان لوگوں کو قلعے کا محاصرہ کرنے کا موقع

Created by Faraz AKram(farsun@gmail.com)

www.Nayaab.Net 2006 انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

دینا چاہیے۔ ممکن ہے کہ فوج آگے بڑھ کر ہمارے رسد و کمک کے راستے کاٹ دے اور ایک دو دن کے بعد ایک بڑی فوج آ کر قلعے پر حملہ کر دے۔

ابو محسن نے رات کے وقت قلعے سے نکل کر دشمن پر حملہ کرنے کی مخالفت کی۔ اُس نے کہا۔ اگر بفرض محال دشمن ہمیں نرغے میں لے بھی لے تو بھی ہم کم از کم تین ہفتے قلعہ بند ہو کر دشمن کا مقابلہ کر سکتے ہیں۔ اس دوران میں غرناطہ سے ہمیں کمک پہنچ جائے گی۔ لیکن غداروں نے عبداللہ کے جذبات کو اُکسایا اور اُس نے رات ہوتے ہی فوج کو تیاری کا حکم دیا۔ فوج کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا گیا۔ ایک حصہ ابو محسن کی قیادت میں مغرب کی طرف روانہ ہوا۔ اور دوسرا ابو عبداللہ کی قیادت میں شمال کی طرف چل پڑا۔ غداروں کی بہت بڑی اکثریت ابو عبداللہ کے ہمراہ تھی۔

ابو محسن نے اپنے جاسوس کی راہنمائی میں رات کے وقت مغرب کی طرف کوئی بیس کوس علاقہ چھان مارا لیکن دشمن کا کوئی سراغ نہ ملا۔ تنگ آ کر اُس نے جاسوس کو کوسنا شروع کر دیا۔ تیسرے پہر اُس نے تھکے ہوئے گھوڑے کی باگ موڑ لی۔ اور واپس قلعے کا رُخ کیا۔ صبح کے وقت جب ابو محسن قلعے سے چار کوس دور تھا اُسے سپاہیوں کا ایک گروہ دکھائی دیا جو ابو عبداللہ کے ساتھ رات کے وقت گئے تھے۔

ابو محسن کا ماتھا ٹھنکا وہ فوج کو رُکنے کا حکم دے کر اپنا گھوڑا بھگاتا ہوا آگے بڑھا۔ جب وہ اس گروہ کے قریب پہنچا تو ایک نوجوان نے جس کی قبا پر خون کے نشان تھے، اس کے سوالات کا انتظار کئے بغیر کہا "ہمیں شکست ہوئی۔ یہ ایک سازش تھی۔ ہماری فوج میں غدار ہم سے زیادہ تھے۔ جاسوس نے ہمیں ایک ایسے مقام پر پہنچا دیا جو چاروں طرف سے دشمن کے تیروں کی زد میں تھا اور منافقین نے دشمن کا نعرہ سنتے ہی ابو عبداللہ سے کہا ہم نرغے میں آ چکے ہیں۔ اب لڑائی بے سود ہے۔ جب ہم نے

Created by Faraz AKram(farsun@gmail.com)
www.Nayaab.Net 2006 انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

ہتھیار ڈالنے سے انکار کیا تو وہ ایک طرف ہو گئے جب دشمن نے گھات سے نکل کر ہم پر حملہ کیا تو کچھ دیر وہ خاموش کھڑے رہے اور پھر دشمن کے ساتھ شامل ہو کر ہم پر ٹوٹ پڑے۔ آن کی آن میں ہمارے آٹھ سو نوجوان قتل ہو گئے اور ہمارے لئے بھاگنے کے سوا کوئی راستہ نہ تھا۔

ابو محسن نے کہا۔ اور ابو عبداللہ۔۔۔۔۔۔۔؟

نوجوان نے جواب دیا۔ لڑائی کے وقت وہ ہمارے ساتھ تھا۔ چند آدمیوں نے اُسے گھوڑے سے گرتا ہوا دیکھا تھا۔ میرے خیال میں اُسے گرفتار کر لیا گیا ہے۔ یہ ایک سازش تھی۔ کاش ہمیں معلوم ہوتا کہ ہمارے ساتھ منافقین کی اتنی بڑی تعداد شامل ہو چکی ہے۔

ابو محسن نے کہا۔ ہمیں بھی دھوکا دیا گیا۔ ٹھہرو میں اس جاسوس سے پوچھتا ہوں

۔

ابو محسن نے فوج کے قریب واپس پہنچ کر ادھر اُدھر دیکھنے کے بعد پوچھا۔ وہ جاسوس کہاں گیا؟

سپاہیوں نے ادھر اُدھر دیکھنے اور ایک دوسرے سے سوال کرنے کے بعد جواب دیا اُسے صبح کی نماز کے بعد کسی نے نہیں دیکھا۔

ابو محسن نے مایوس ہو کر کہا۔ اب ہمارے لئے اپنی سرحد کا رُخ کرنے کا سوا کوئی چارہ نہیں۔

فوج کی شکست اور ابو عبداللہ کے لاپتہ ہو جانے کی خبر ابوالحسن کی زندگی کے ٹمٹماتے ہوئے چراغ کے لئے ہوا کا جھونکا ثابت ہوئی۔ غرناطہ پر ایک بار ادبار کے بادل چھا گئے۔ اگلے دن ایک دردمند نے ابوالحسن کا جنازہ دیکھ کر کہا۔ غرناطہ کے

Created by Faraz AKram(farsun@gmail.com)

www.Nayaab.Net 2006 انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

آسمان نے کئی بادشاہوں اور کئی شہنشاہوں کے جنازے دیکھے ہیں لیکن اس مجاہد کی لحد میں غرناطہ کے مستقبل کی ہزاروں امیدیں بھی سو جائیں گی۔

ان واقعات کے بعد اندلس میں ہلال وصلیب کی جنگ کچھ عرصہ کے لئے سرد پڑ گئی۔ ربیع الثانی ۸۹۰ھ میں فرڈی نینڈ نے ایک لشکر جرار کے ساتھ صوبہ مالقہ پر یورش کر دی۔ اس کی پیش قدمی اس قدر اچانک تھی الزغل اپنی پوری قوت مدافعت بروئے کار نہ لا سکا۔ تاہم بقوان اور رُندہ کے قلعوں پر قبضہ کرنے کی کوشش میں عیسائیوں کو بھاری نقصانات اُٹھانا پڑے اور انہیں آگے بڑھنے کی ہمت نہ ہوئی۔ فرڈی نینڈ کی فوج پسپا ہوتے ہوئے سرحد کے اہم قلعہ مشینل پر حملہ کیا لیکن انہیں ناکامی ہوئی۔ الزغل نے دشمن کو شکست دینے کے بعد جوابی حملہ کیا اور ان کے بہت سے ساز و سامان پر قبضہ کر لیا۔

الزغل کو اس بات کا احساس تھا کہ جب تک وہ خود فرڈی نینڈ کی مملکت میں داخل ہو کر اُسے ایک فیصلہ کن شکست نہیں دیتا عیسائیوں کے حملے جاری رہیں گے۔ لیکن ایک بڑی جنگ کی تیاری کے لئے وقت کی ضرورت تھی۔ جنوب مشرقی اور شمال مشرق کی سرحدوں پر سرحدی عقاب کا پہرا تھا اور اس طرف سے اُسے پوری تسلی تھی۔ جنوب میں مالقہ کی حفاظت کے لئے الزیغری جیسا تجربہ کار جرنیل موجود تھا۔ ایک بڑی مہم کے لئے تمام وسائل بروئے کار لانے لئے الزغل کا مرکز میں رہنا ضروری تھا۔ اس لئے شمال مغربی سرحد کی حفاظت کے لئے ابو محسن کو منتخب کیا اور خود غرناطہ پہنچ کر تیاریوں میں مصروف ہو گیا۔

(۶)

ابو عبداللہ دشمن کے قیدی کی حیثیت میں قسطلہ پہنچا۔ اُسے یقین تھا کہ فرڈی نینڈ

Created by Faraz AKram(farsun@gmail.com)
www.Nayaab.Net 2006 انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

اس کے لئے بدترین سزا تجویز کرے گا لیکن جب پہریدار اسے محل کے سامنے لائے تو فرڈ نینڈ، اس کا ولی عہد اور امرائے سلطنت محل کے دروازے پر کھڑے تھے۔ فرڈی نینڈ نے چند قدم آگے بڑھ کر ابوعبداللہ کی طرف اپنا ہاتھ بڑھایا۔ ابوعبداللہ نے اضطراری حالت میں اس کے ہاتھ میں ہاتھ دے دیا۔

فرڈی نینڈ نے اپنے اُمراء کی طرف دیکھا اور کہا۔ ''تم کیا دیکھ رہے ہو غرناطہ کے بادشاہ کی تعظیم کرو۔ یہ ہمارے مہمان ہیں''۔ اور امراء نے ابوعبداللہ کی تعظیم میں سر جھکا دئے۔

فرڈی نینڈ ابوعبداللہ کی بغل میں اپنا ہاتھ دئے محل کے اندر داخل ہوا۔ ملاقات کے کمرے کے دروازے کے سامنے چند خواتین کے درمیان ملکہ ازابیلا کھڑی تھی۔ فرڈی نیڈ نے اُس کے قریب پہنچ کر کہا۔ ''ملکہ! یہ میرا وہ بیٹا ہے جسے دیکھنے کے لئے تم مدت سے بے قرار تھیں۔ ابوعبداللہ کا چہرہ ابھی تک یہ ظاہر کر رہا ہے کہ یہ اپنے آپ کو ہمارا قیدی سمجھتا ہے۔ تم اسے یقین دلاؤ کہ یہ ہمارا مہمان ہے جس کا راستہ ہم ایک مدت سے دیکھ رہے تھے۔''

ملکہ ازابیلا نے کہا ہمارے سپاہیوں نے انہیں راستے میں تکلیف تو نہیں۔ فرڈی نیڈ نے جواب دیا۔ ہماری طرف سے انہیں ہدایت تھی کہ ہمارے دوست کا بال بیکا نہ ہو۔ لیکن اگر ہمیں پتہ چلا کہ راستے میں انہیں کوئی تکلف ہوئی ہے تو ہم انہیں بدترین سزا دیں گے۔

امراء دروازے سے کچھ دور کھڑے رہے۔ اور فرڈی نیڈ، ازابیلا اور ولی عہد، ابوعبداللہ کے ساتھ کمرے میں داخل ہوئے۔ جب وہ چاروں ایک نصف دائرے میں کرسیوں پر بیٹھ گئے تو فرڈی نیڈ نے کہا۔ آپ کے تمام ساتھیوں کو شاہی مہمان

Created by Faraz AKram(farsun@gmail.com)
www.Nayaab.Net 2006 انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

خانے میں جگہ دی گئی ہے۔اور آپ کے لئے ہم نے اپنے محل کے بہترین کمرے منتخب کئے ہیں

ابو عبداللہ نے بیتاب سا ہو کر کہا۔ایسی دل لگی شاید فرڈی نینڈ کی شان کے شایان نہ ہو۔میں اپنی سزا کا حکم سننے کے لئے تیار ہوں۔

فرڈی نینڈ نے کہا۔ہم ایک بار دوستی کا ہاتھ بڑھا کر واپس نہیں کھینچا کرتے اور ہم یہ بھی جانتے ہیں کہ آپ نے جو کچھ کیا مجبوری کی حالت میں کیا۔ہماری بات پر یقین کیجئے کہ آپ کے علاقے پر ہمارے سپاہیوں کا حملہ ہمارے احکام کی خلاف ورزی تھی۔وہ اپنی شکست سے بوکھلائے ہوئے تھیا اور آپ یہ سمجھتے ہوں گے کہ ہم نے آپ کے ساتھ بدعہدی کی ہے۔اس صورت میں آپ ان کے ساتھ لڑنے بلکہ ایک انتقامی جذبے کے ماتحت ہمارے علاقہ پر حملہ کرنے میں حق بجانب تھے۔ ہمیں اگر کوئی افسوس ہے تو اس بات کا ہے کہ ہمارے چند بے وقوف آدمیوں کی افسوس ناک حرکت نے ہمارے اس حلیف کو ہم سے بدظن کر دیا ہے جسے ہم اپنا بیٹا سمجھتے تھے۔ہم ان لوگوں کے لئے بدترین سزائیں تجویز کر چکے ہیں

ابو عبداللہ پھٹی پھٹی نگاہوں سے اپنے میزبانوں کی طرف دیکھ رہا تھا۔

فرڈی نینڈ نے کہا۔آپ کو ابھی تک ہماری باتوں پر یقین نہیں آیا۔شاید ایک شخص آپکی تسلی کر سکے۔

فرڈی نینڈ ولی عہد کی طرف متوجہ ہو۔شہزادے! کسی کو حکم دو کہ ابو داؤد کو بلا لائے۔

ابو داؤد! ابو عبداللہ نے چونک کر کہا۔

فرڈی نینڈ نے جواب دیا۔ہاں وہ ہمارے پاس پہنچ چکا ہے اور اُس کا یہ مطالبہ

Created by Faraz AKram(farsun@gmail.com)
www.Nayaab.Net 2006 انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

ہے کہ ہم آپ کو آپ کی کھوئی ہوئی سلطنت واپس دلانے کے لئے فوراً کوئی قدم اُٹھائیں لیکن اب اس مقصد کے لئے ایک لمبی تیاری کی ضرورت ہے۔

ابوعبداللہ کے دل میں ابوداؤد کے متعلق بہت سے شکوک پیدا ہو چکے تھے لیکن ایک کمزور انسان ہر طاقت ور انسان کو اپنا آخری سہارا فرض کر لیتا ہے۔ ابوعبداللہ نے ابوداؤد کو اپنی کشتی کا ملاح منتخب کیا تھا۔ اُس کے روپوش ہو جانے کے بعد وہ ابو محسن کی تقریر سے مرعوب ہوا اور اب پھر وہ زندگی کے نئے موڑ پر کھڑا تھا۔ اس احساس کے باوجود کہ اُس کی زندگی کی تمام تلخیاں ابو داؤد کی پیدا کردہ تھیں۔ ابوعبداللہ کو یہ یقین تھا کہ ابوداؤد سے ہم کلام ہوتے ہی اُسے ذہنی کوفت سے نجات مل جائے گی۔ فرڈی نینڈ کی مسکراہٹوں نے اُس کے دل میں وہ خطرناک عزائم جنہیں وہ غرناطہ سے نکلتے وقت ہمیشہ کے لئے خیرباد کہہ چکا تھا پھر ایک بار بیدار کر دئے تھے۔ وہ فرڈی نینڈ کا آلہ کار بننے سے گھبراتا تھا لیکن اس کے ساتھ ہی اُسے یہ بھی احساس تھا کہ فرڈی نینڈ کی مسکراہٹیں کسی نہ کسی دن اُسے پھر ان ٹھکراتی ہوئی راہوں پر دھکیل دیں گی۔ ابوداؤد کے الفاظ اس کے ضمیر کی آواز کو دبا لیں گے۔ الغرض ایک کمزور آدمی میں منافقت کے سوئے ہوئے جذبات پھر بیدار ہو رہے تھے اور وہ اپنے ضمیر کو لوریاں دینے کے لئے ایک بڑے منافق کے سہارے کی ضرورت محسوس کر رہا تھا۔ ابوعبداللہ اپنے دل میں کہہ رہا تھا۔ میں اس بے ایمان سے کہوں گا کہ تم نے مجھے رسوا کیا، تم نے مجھے اپنی ہی قوم کا غدار بنایا۔ میں بیوقوف تھا لیکن اب میری آنکھیں کھل گئی ہیں۔ اب مجھے دھوکا نہیں دے سکتا۔ تم مجھے تباہی کے راستے کی طرف مت دھکیلو۔ مجھے غرناطہ کے تخت کی ضرورت نہیں۔ لیکن نہیں شاید میں اپنے مقدر کے خلاف جنگ نہ کر سکو۔ شاید میری تقدیر کے ستارے میری مرضی

Created by Faraz AKram(farsun@gmail.com)
www.Nayaab.Net 2006 انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

کے خلاف مجھے غرناطہ لے جائیں اور میں فرڈی نینڈ کا آلہ کار بننے پر مجبور ہو جاؤں۔ نہیں نہیں میں ابو داؤد سے کہوں گا کہ خدا کے لئے مجھ پر رحم کرو۔ مجھے غلط راستہ نہ بتاؤ۔ میں قوم فروشوں کی جماعت میں نام نہیں لکھوانا چاہتا۔ لیکن فرڈی نینڈ نے یہ کہا کہ وہ مجھے اپنی قوم کا آزاد حکمران دیکھنا چاہتے ہیں۔ یہ جھوٹ ہے میں ابو داؤد سے کہوں گا کہ وہ میرے سامنے فرڈی نینڈ کے جھوٹ کو سچ ثابت کرنے کی کوشش نہ کرے لیکن یہ ضروری نہیں کہ میں ان لوگوں کے سامنے اپنے جذبات کا اظہار کروں۔ میں انہیں غلط فہمیوں میں مبتلا رکھوں گا اور یہاں سے موقع ملتے ہی فرار ہو جاؤں گا۔ ابو داؤد کمرے میں داخل ہوا اور ابو عبداللہ نے محسوس کیا کہ وہ کسی بھیانک خواب سے بیدار ہوا ہے۔ ابو عبداللہ غیر ارادی طور پر اُٹھ کھڑا ہو گیا۔ ابو داؤد نے مصحافہ کے لئے ہاتھ بڑھایا۔ اُس کے چہرے کی مسکراہٹ اپنے شاگرد سے یہ کہہ تھی۔ مجھ سے چھپ کر کہاں جاؤ گے بیٹا! میں تمہارے دل کا حال جانتا ہوں۔

Created by Faraz AKram(farsun@gmail.com)

www.Nayaab.Net 2006 انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

الزغل کی مایوسی

(۱)

بدر بن مغیرہ ایک پہاڑی قلعہ میں مقیم تھا۔ ایک شام وہ قلعے کے صحن میں کھڑا اپنے گرد جمع ہونے والے سپاہیوں اور افسروں کو رات کے لئے ہدایات دے رہا تھا کہ ایک سرپٹ سوار قلعے کے اندر داخل ہوا۔ بدر بن مغیرہ سے چند قدم کے فاصلے پر اس نے باگیں کھینچ کر گھوڑا روکا۔ بدر بن مغیرہ نے دو تین قدم آگے بڑھ کر کہا۔ بشیر! معلوم ہوتا ہے کہ تم کوئی اچھی خبر نہیں لائے۔

بشیر بن حسن نے گھوڑے سے اُتر کر بدر بن مغیرہ سے مصافحہ کیا اور بولا میں ایک ایسی خبر لایا ہوں جسے غرناطہ کے لوگ اچھی سمجھتے ہیں لیکن میں اس کے متعلق بہت پریشان ہوں۔ منصور کہاں ہے؟

وہ ابھی نماز پڑھ کر اپنے کمرے میں گیا ہے۔ آج اُس کی باری ہے۔ وہ تیاری کر رہا ہوگا۔ چلو اُس کے پاس چلتے ہیں۔ یہ کہہ کر بدر بن مغیرہ سپاہیوں کی طرف متوجہ ہوا۔ تمہیں عشاء کی نماز کے بعد ہدایات مل جائیں گی۔

بدر اور بشیر سیڑھیوں پر چڑھنے کے بعد دوسری منزل کے ایک کمرے میں داخل ہوئے کمرے میں شمع جل رہی تھی اور منصور زرہ بکتر پہنے ایک کرسی پر پاؤں رکھ کر موزے کے تسمے باندھ رہا تھا۔ بشیر بن حسن کو دیکھ کر آگے بڑھ کر مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا۔ بشیر یہ بہت اچھا ہوا کہ تم آگئے۔ میں ابھی یہ سوچ رہا تھا کہ اگر آج رات میں زخمی ہو جاؤں تو میرا علاج کون کرے گا؟

بشیر بن حسن نے کہا۔ قسطلہ کے اسلحہ خانہ میں ابھی تک وہ تلوار نہیں بنی جو منصور کو زخمی کر سکے۔

Created by Faraz AKram(farsun@gmail.com)

www.Nayaab.Net 2006 انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

تینوں کرسیوں پر بیٹھ گئے۔ منصور نے بشیر بن حسن سے سوال کیا۔ اہل غرناطہ ہمارے نقاب پوش کے متعلق بہت پریشان ہوں گے۔

ہاں اب غرناطہ کی ہر محفل میں سرحدی عقاب کی جگہ سرحدی نقاب پوش نے لے لی ہے۔

تو انہیں ابھی تک بدر کی موت کا یقین ہے۔

فوج کے بعض افسروں کو شک ہے کہ یہ زندہ ہیں۔ اور بھی بہت سے لوگ مجھ سے کرید کرید کر پوچھتے تھے اور میں یہ جواب دے کر خاموش ہو جاتا تھا کہ مجاہد ہمیشہ زندہ رہتا ہے۔

بدر نے کہا اچھا اب وہ خبر سناؤ جس کے متعلق غرناطہ کے لوگ خوش تھے اور تم پریشان ہو۔

بشیر نے کہا۔ ابو عبداللہ فرڈی نینڈ کی قید سے فرار ہو کر غرناطہ پہنچ چکا ہے اور الزغل نے یہ اعلان کیا ہے کہ وہ بیرونی خطرات سے نجات حاصل کرتے ہی غرناطہ کا تخت اپنے بھتیجے کے حوالے کر دے گا۔ سردست اسے لوشہ کا حاکم مقرر کیا گیا ہے۔

بدر بن مغیرہ نے کہا۔ کیا یہ صحیح ہے؟ الزغل ایسی غلطی نہیں کر سکتا۔

بشیر نے جواب دیا۔ اگر یہ غلطی ہے تو الزغل اس کا ارتکاب کر چکا ہے۔ میں ابو محسن سے ملا تھا وہ یہ کہتا تھا کہ سرحد پر حملہ کرنے سے پہلے وہ فرڈی نینڈ کی پناہ لینے کے لئے تیاریاں کر رہا تھا۔ حالات کی مجبوری نے اُسے رضا کاروں کی صف میں لا کھڑا کیا تھا۔ اُس کی نیت پر میں شک نہیں کرتا لیکن وہ ایک متلون مزاج نوجوان ہے۔ موجودہ حالات میں اُسے کوئی ذمہ داری سونپنا خطرے سے خالی نہیں۔ اس کے علاوہ ابوداؤد کے متعلق یہ خیال کیا جاتا ہے کہ وہ فرڈی نینڈ کے پاس پہنچ چکا ہے

Created by Faraz AKram(farsun@gmail.com)

www.Nayaab.Net 2006 انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

اور وہ ایک ایسا آدمی ہے جو ابو عبداللہ کو ہر بُرے سے بُرے کام پر آمادہ کر سکتا ہے۔

بدر بن مغیرہ نے پوچھا۔ اور غرناطہ کے لوگ اس پر خوش ہیں؟

ہاں! اُن کی نگاہوں میں ابو عبداللہ کے دامن کی سیاہی دُھل چکی ہے بہت سے لوگ ایسے بھی ہیں جو بے چین ہیں لیکن وہ بھی کسی عملی مخالفت کے لئے تیار نہیں ۔

کیا موسیٰ کے متعلق ان کی بے چینی دور ہو چکی ہے؟

ابو عبداللہ نے اس کے متعلق یہ مشہور کر دیا ہے کہ وہ اس کی قید سے فرار ہو گیا تھا۔

الزغل کے سامنے اُس نے چند گواہ پیش کر دئے تھے۔

اور الزغل نے اس بات پر یقین کر لیا۔

میں نے انہیں کہا تھا کہ اگر وہ فرار ہوتا تو یقیناً آپ کے پاس آتا لیکن الزغل نے کہا۔ ابو موسیٰ بے حد غیور تھا اور ابو عبداللہ اس کا بچپن کا دوست تھا۔ یہ ممکن ہے کہ ابو عبداللہ کی بد سلوکی کے بعد اس نے غرناطہ میں کسی کو منہ دکھانا گوارا نہ کیا ہو۔ شاید وہ مراکش چلا گیا ہو قرطبہ سے اس کے خاندان کے بہت سے افراد مراکش ہجرت کر چکے ہیں۔ میں اُس کی تلاش کر رہا ہوں اور اگر مجھے یہ معلوم ہوا کہ ابو عبداللہ نے مجھ سے جھوٹ بولا ہے تو میں اُسے نیک سلوک کا مستحق نہیں سمجھوں گا۔

بدر بن مغیرہ نے کچھ دیر سوچنے کے بعد کہا۔ منصور! تم غرناطہ جانے کے لئے تیار ہو جاؤ۔

منصور نے جواب دیا۔ لیکن میں تو حملے کی تیاری کر چکا ہوں اور سرحد پر سپاہی میرا انتظار کر رہے ہوں گے۔

Created by Faraz AKram(farsun@gmail.com)

www.Nayaab.Net 2006 انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

تمہاری جگہ میں چلا جاؤں گا۔

لیکن آپ کو آرام کی ضرورت ہے۔آپ کل ساری رات گھوڑے پر تھے۔

تمہارا فوراً غرناطہ پہنچنا ضروری ہے۔الزغل کے پاس میرا خط لے جاؤ۔اسے ہماری طرف سے غیر مبہم الفاظ میں کہہ دو کہ ہماری جنگ کسی سلطان، امیر یا بادشاہ کے لئے نہ تھی۔ہماری قربانیوں کا مقصد صرف یہ تھا کہ ہم غرناطہ کو اپنا دفاعی مورچہ بنا کر اپنے منتشر شیرازے کو اکٹھا کریں اور باقی اندلس کے مظلوم اور بے کس مسلمانوں کو نصرانیوں کی غلامی سے نجات دلائیں۔ابوالحسن اور اس کے بعد ہم نے الزغل کو اپنا امیر اسی مقصد کے لئے تسلیم کا تھا۔لیکن ابو عبداللہ کو آزمایا جا چکا ہے۔ایک چچا کی حیثیت میں الزغل کو یہ حق ہے کہ وہ اپنے نالائق بھتیجے کی ہر خطا معاف کر دے لیکن اُسے یہ حق نہیں دیا جا سکتا کہ وہ قوم سے یہ کہے کہ یہ ملت فروش توبہ کر چکا ہے اس لئے تم اسے اپنا حاکم تسلیم کر لو۔الزغل سے کہو اگر ابو عبداللہ خلوص دل سے تائب ہو چکا ہے تو بھی وہ ایک بے جان لاشہ ہے اور وہ اس لاشے کو اس قوم کے کندھوں پر نہ لادے جو موت و حیات کی کش مکش میں مبتلا ہے۔وہ اپنی زندگی میں اپنا فرض پورا کرے اور اپنے بعد امیر کا انتخاب ان لوگوں پر چھوڑ دے جو غرناطہ کی آزادی اور مسلمانوں کے ناموس کے لئے اپنی جانیں پیش کر چکے ہیں۔مجھے ابو عبداللہ سے پرخاش نہیں۔اس نے مجھے دھوکا دے کر قتل کرنے کی کوشش کی تھی۔میں اُسے معاف کر سکتا ہوں لیکن میں قوم کی امانت اس شخص کے سپرد کرنے کے خلاف ہوں اُسے ایک بار دھوکا دے چکا ہوں۔اگر ابو عبداللہ نے سرحد سے چند حملہ آوروں کو نکال کر تبدیلی قلب کا ثبوت دیا ہے تو اس کا زیادہ سے زیادہ صلہ یہ ہو سکتا تھا کہ اسے اس کی گزشتہ خطاؤں کی سزا نہ دی جائے لیکن اسے لوشہ کا حاکم اور غرناطہ

Created by Faraz AKram(farsun@gmail.com)
www.Nayaab.Net 2006 انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

کے تخت کا وارث تسلیم کر لینا ایک ایسا انعام ہے جس کا وہ کسی صورت مستحق نہیں۔

منصور نے کہا۔ میں جانتا ہوں الزغل کیا جواب دے گا۔ وہ یہ کہے گا اگر میں ابو عبداللہ کے ساتھ فیاضانہ برتاؤ نہ کرتا تو لوگ یہ کہتے کہ میری جدوجہد ذاتی اقتدار کے لئے تھی۔ اس کے علاوہ میں انتشار سے ڈرتا ہوں۔ ابو عبداللہ کے حامی غرناطہ میں خانہ جنگی شروع کروا دیں گے۔

بدر بن مغیرہ نے کہا۔ ابو عبداللہ کے ساتھ اس سے زیادہ فیاضانہ برتاؤ کیا ہو سکتا تھا کہ اُس کے گلے میں پھندا ڈال کر اُسے غرناطہ کے بازاروں میں نہیں گھسیٹا گیا۔ الزغل سے کہو کہ وہ ایسے لوگوں کی رائے کو کوئی وقعت نہ دے جن کی خود فریبی کا یہ عالم ہے کہ وہ ایک آزمائے ہوئے غدار سے تعمیر ملت کا کام لینا چاہتے ہیں۔ اور اتحاد کا یہ مطلب نہیں کہ گھوڑے اور گدھے کو ایک ہی بگھی میں جوت دیا جائے۔ اگر پچاس سپاہی اپنے کندھوں پر پچاس لاشیں اُٹھا لیں تو وہ سو سپاہی نہیں بن جاتے۔ خانہ جنگی کو روکنے کا یہ طریقہ نہیں کہ نا اہل آدمیوں کے ہاتھوں میں اقتدار سونپ دیا جائے بلکہ اس کا علاج یہ ہے کہ ایسی رائے عامہ پیدا کی جائے کہ نا اہل لوگ اقتدار کی کرسیوں کی طرف دیکھنے کی جرات نہ کریں۔ وہ قوم جو زندہ رہنا چاہتی ہو، غداروں کی سرکوبی کرتی ہے۔ انہیں رشوتیں دے کر خوش نہیں کرتی۔

منصور نے کہا۔ آپ خط لکھیں میں غرناطہ جانے کے لئے تیار ہوں۔

(۲)

چند دن منصور الزغل کی طرف سے بدر بن مغیرہ کے خط کا یہ جواب لایا

میرے عزیز! تمہارا خط مجھے اُس وقت ملا۔

جب ابو عبداللہ ہم پر آخری ضرب لگا چکا تھا۔ ابو

Created by Faraz AKram(farsun@gmail.com)
www.Nayaab.Net 2006 انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

عبداللہ نے لوشہ دشمن کے حوالے کر دیا ہے۔ فرڈی نینڈ کے آٹھ ہزار سپاہی اس شہر میں داخل ہو چکے ہیں۔ میری نیت بری نہ تھی لیکن شاید قدرت سیاسی غلطیاں معاف نہیں کرتی۔ تمہارے سامنے اور قوم کے سامنے میرے پاس ندامت کے آنسوؤں کے سوا کچھ نہیں۔

لوشہ پر نصرانیوں کا قبضہ ہمارے سینے پر خنجر سے کم نہیں۔ شاید غرناطہ کے دن گنے جا چکے ہیں۔ اگر تم میرے پاس ہوتے تو میں شاید اتنی بڑی غلطی نہ کرتا اور اب ایک دل شکستہ بوڑھا تمہاری اعانت کا محتاج ہے۔ اپنے لئے نہیں غرناطہ کے لئے غرناطہ کے تخت و تاج کی حفاظت کے لئے نہیں مسلمانوں کی عزت اور ناموس کی حفاظت کے لئے۔

اپنی اعانت کے لئے میں تمہیں ابھی غرناطہ نہیں بلاتا۔ تم غرناطہ کی آخری امید ہو۔ تم اس ڈوبتی کشتی کا آخری سہارا ہو اور میں تمہیں شر سے محفوظ دیکھنا چاہتا ہوں۔ عقاب کی وادی ہمارا آخری حصار ہے۔ تم اگر سرحد پر اپنے حملے تیز کر دو تو دشمن کی توجہ دو محاذوں پر مبذول ہو جائے گی اور میں لوشہ پر دوبارہ قبضہ کرنے کی کوشش کرونگا۔

Created by Faraz AKram(farsun@gmail.com)
www.Nayaab.Net 2006 انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

میرے خیال میں فرڈی نینڈ کے نزدیک عقاب کی وادی کی اہمیت غرناطہ سے کم نہیں بہت ممکن ہے کہ وہ غرناطہ پر حملہ کرنے سے پہلے تمہارے علاقے پر حملہ کرے۔اس لئے اپنی تیاریوں کو تیز کردو میرے بیٹے! ہماری کوتاہیوں سے بددل ہوکر کہیں ہمت نہ ہار بیٹھنا۔اگر تم مایوس ہوگئے تو مجھے ڈر ہے کہ اندلس میں مسلمانوں کی امید کے چراغ طلوع سحر سے پہلے گل ہوجائیں گے۔

بدر بن مغیرہ، بشیر اور منصور ایک انتہائی مغموم فضاء میں کچھ دیر الزغل کے مکتوب کی روشنی میں غرناطہ اور اُندلس کے مسلمانوں کے مستقبل پر تبصرہ کرتے رہے ۔اس کے بعد منصور بن احمد نے اپنی جیب سے ایک اور خط نکال کر بدر بن مغیرہ کو پیش کرتے ہوئے کہا یہ خط مجھے ابوعبداللہ کی بیوی نے دیا تھا اور اس نے مجھ سے درخواست کی تھی کہ جب تک آپ کے دل سے لوشہ کے نکل جانے کا اضطراب دور نہ ہوجائے میں خط پیش نہ کروں۔انہوں نے خدشہ بھی ظاہر کیا تھا کہ آپ اس غلط فہمی میں آکر میں نے اپنے شوہر کی وکالت کی ہوگی اس خط کو پڑھنے سے پہلے نہ پھاڑ ڈالیں۔

بدر بن مغیرہ نے منصور کے ہاتھ سے خط لے کر بشیر کے ہاتھ میں دیتے ہوئے کہا۔تم پڑھو۔

بشیر نے خط کھول کر پڑھنا شروع کیا:

میرے قابل فخر بھائی! میں نے چچا کی اجازت سے آپ کا مکتوب پڑھ لیا تھا اور چچا آپ کے مکتوب کا جواب بھی دکھا چکے ہیں۔اُنہوں نے سارا گناہ اپنے سر لے لیا ہے۔حقیقت یہ ہے کہ

Created by Faraz AKram(farsun@gmail.com)
www.Nayaab.Net 2006 انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

اس قومی گناہ میں زیادہ حصہ میرا ہے اگر میں چچا کو یہ یقین نہ دلاتی کہ میرا شوہر خلوص دل سے تائب ہو چکا ہے تو وہ یقیناً اس پر اعتماد کرنے سے قبل اُسے اچھی طرح آزما کر دیکھتے ۔ ملکہ نے اپنے کی سفارش کی اور میں نے اُن کی تائید کی اور اب آپ کی خدمت میں میں یہ مکتوب اس لئے لکھ رہی ہوں کہ کہیں آپ کو چچا کی نیت پر شبہ نہ ہو جائے۔

میں اُندلس میں آپ کی ان لاکھوں بہنوں میں سے ایک ہوں جن کے ناموس کی حفاظت کے لئے آپ نے تلوار اٹھائی ہے اور یقین کیجئے کہ مجھے الحمراء کی چار دیواری کی نسبت آپ کی تلوار پر زیادہ بھروسہ ہے ۔ کیا آپ کی ایک بہن ندامت کے آنسو بہانے کے بعد آپ سے یہ توقع رکھ سکتی ہے کہ آپ اس کی پہلی اور آخری غلطی معاف کر دیں گے اور خدا شاہد ہے کہ جب میں آپ کو بھائی کہتی ہوں تو میں یہ محسوس کرتی ہوں کہ میرا اور آپ کا رشتہ خون کے رشتے سے مضبوط ہے۔

آپ کی بہن عائشہ

بدر بن مغیرہ نے منصور کی طرف متوجہ ہو کر سوال کیا تو اس کا مطلب یہ ہے کہ ابو عبداللہ کی بیوی ابھی تک غرناطہ میں ہے۔

Created by Faraz AKram(farsun@gmail.com)

www.Nayaab.Net 2006 انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

ہاں ابوعبداللہ اسے اپنے ساتھ لے جانے پر مصر تھا لیکن اُس نے ماں سے کہا کہ جب تک جنگ کا خطرہ باقی ہے میری بہو کو الحمراء سے باہر نہیں جانا چاہیے۔

(۳)

لوشہ میں عیسائیوں کی پندرہ ہزار فوج جمع ہو چکی تھی۔ ابوعبداللہ نے غرناطہ کے مختلف شہروں میں اپنے جاسوس بھیج دیئے اور فرڈی نینڈ کی عطا کردہ دولت سے منافقین کے ضمیر خریدنے کی مہم شروع کر دی۔ وہ لوگ جو پہلے ہی اپنی توقعات فرڈی نینڈ کے ساتھ وابستہ کر چکے تھے اب زیادہ پر امید ہو گئے اور ابوعبداللہ کی قوت میں آئے دن اضافہ ہونے لگا۔

اس کے علاوہ عافیت پسندوں کی وہ جماعت جو ہر قیمت پر امن چاہتی تھی عوام میں یہ تبلیغ کرنے لگی کہ اگر غرناطہ کے مسلمانوں نے عیسائیوں کے ساتھ جنگ جاری رکھی تو اس کی سزا وہ اندلس کے باقی مسلمانوں کے دیتے رہیں گے۔ اندلس عیسائیوں اور مسلمانوں کا مشترکہ وطن ہے اور عیسائی چونکہ قوت اور تعداد میں زیادہ ہیں اس لئے ہمیں اُن کی سرپرستی تسلیم کر لینی چاہیے۔ وہ یقیناً اپنے ہم وطنوں پر ظلم نہیں کریں گے۔ یہ مسلمانوں کا وہم ہے کہ انہوں نے عیسائیوں کی حکومت تسلیم کر لی تو انہیں نگل جائیں گے۔ اگر مسلمان کے دل میں ایمان ہے تو اُسے کسی سے خطرہ نہیں۔

ابوعبداللہ کے متعلق یہ لوگ عوام کو یہ سمجھاتے تھے کہ وہ فرڈی نینڈ کے ساتھ مصالحت کر کے اندلس کے باقی مسلمانوں کو تباہی سے بچانا چاہتا ہے۔ فرڈی نینڈ نے ہماری طرف دوستی کا ہاتھ بڑھایا ہے اور ابوعبداللہ جانتا ہے کہ اگر ہم نے اس وقت اس کی دوستی کا ہاتھ ٹھکرا دیا تو کل وہ ایک فاتح کی حیثیت میں ہمارے ساتھ

Created by Faraz AKram(farsun@gmail.com)
www.Nayaab.Net 2006 انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

نیک سلوک نہیں کرے گا۔

عیسائیوں کی فوج کے ساتھ ابو داؤد بھی لوشہ پہنچ چکا تھا۔ اس نے چند دن حالات کا مطالعہ کرنے کے بعد فرڈیننڈ کو لکھا کہ اب غرناطہ پر فیصلہ کن ضرب لگانے کا موقع ہے۔ فرڈی نینڈ نے بذات خود لوشہ پہنچ کر فوج کی قیادت سنبھال لی اور اچانک البیرہ اور مشینل کے قلعے فتح کرنے کے بعد صخرہ کا محاصرہ کرلیا۔ الزغل اپنی ایک تہائی فوج غرناطہ میں چھوڑ کر صخرہ کی طرف بڑھا اور شہر سے چند میل دور پڑاؤ ڈال دیا۔ چند دن فریقین میں معمولی جھڑپیں ہوتی رہیں۔ اہل شہر قلعہ بند ہو کر لڑتے رہے اور الزغل دشمن کے عقب سے معمولی حملوں پر اکتفا کرتا رہا۔ شمال مشرق میں بدر بن مغیرہ نے اچانک ایک وسیع پیش قدمی شروع کردی ہے۔ فرڈی نینڈ نے مجبوراً صخرہ کا محاصرہ اُٹھالیا اور اس کے ساتھ ہی فرڈی نینڈ کو اطلاع ملی کہ شاہِ فرانس نے زبردست لشکر کے ساتھ پیرسنیز کی طرف پیش قدمی شروع کردی ہے۔ فرڈی نینڈ نے مجبوراً صخرہ کا محاصرہ اٹھالیا اور دس ہزار فوج کو شمال کی طرف پیش قدمی کرنے والے مجاہدین روکنے کے لیے بھیج دیا۔ لوشہ البیرہ اور مشینل کی حفاظت کے لئے جس قدر فوج کی ضرورت تھی وہ اس نے ابو عبداللہ کے پاس چھوڑ دی اور خود شاہ فرانس کے حملہ کے خطرے کی روک تھام کے لئے واپس چلا گیا۔

(۴)

شاہ فرانس کے ساتھ صلح کرنے کے لئے فرڈی نینڈ نے پادریوں کا ایک وفد اس کے پاس بھیجا اور اُسے اس بات کا احساس دلایا کہ غرناطہ اور ہسپانیہ کی جنگ ہلال وصلیب کی جنگ ہے اور اس نازک موقع پر صلیب کے دو علم برداروں کی لڑائی سے مسلمان فائدہ اٹھائیں گے۔ قسطلہ اور فرانس کے بشپ نے ایک دوسرے کی

Created by Faraz AKram(farsun@gmail.com)
www.Nayaab.Net 2006 انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

بغل گیر ہو کر دو بادشاہوں کو مصافحہ کرنے پر مجبور کر دیا۔ فرانس کے بادشاہ نے مسلمانوں کے خلاف جنگ کے ثواب میں حصہ دار بننے کے لیے دو ہزار سوار اور بیس بحری جہاز فرڈی نینڈ کے سپرد کر دئے۔

فرڈی نینڈ کو مدت سے اس بات کا احساس تھا کہ جب تک وہ مالقہ پر قبضہ نہیں کر لیتا غرناطہ کی قوت نہیں ٹوٹے گی۔ مالقہ غرناطہ کی اہم ترین بندرگاہ تھی اور اس پر قبضہ کرنے کے بعد وہ غرناطہ کے تمام ساحلی علاقہ پر قابض ہو سکتا تھا۔ اس صورت میں المیریہ کی بندرگاہ کے سوا وہ اندلس اور مراکش کے درمیان تمام راستے کاٹ سکتا تھا اور مسلمانوں کی اس اُمید کو خاک میں ملا سکتا تھا کہ اسلامی دنیا اُن کی پشت پر ہے۔ اُسے یقین تھا کہ مالقہ چھن جانے کے بعد غرناطہ کے مسلمان یہ محسوس کریں گے کہ وہ عیسائیوں کے رحم و کرم پر ہیں۔ مالقہ سے وہ سیرا نویدا کے سرکش قبائل کی سرکوبی کر سکتا تھا۔ فرانس سے بیس جہاز مل جانے کے باعث اس کا بحری بیڑہ مضبوط ہو چکا تھا۔ اس نے ابو عبداللہ کو لکھا کہ میری فوج اچانک مالقہ پر حملہ کرے گی اور مالقہ کی اہمیت کے پیش نظر الزغل فوراً غرناطہ چھوڑ کر وہاں پہنچنے کی کوشش کرے گا۔ تم کسی مزاحمت کے بغیر غرناطہ پر قبضہ کر سکو گے۔

چند دنوں کے فرڈی نینڈ کا بحری بیڑہ مالقہ کی طرف روانہ ہو چکا تھا اور وہ خود بھی فوج کے ساتھ جنوب مغرب سے ایک لمبا چکر کاٹنے کے بعد مالقہ کا رُخ کر رہا تھا۔ مالقہ پر بحری حملہ اس قدر غیر متوقع تھا کہ نصرانی فوج نے معمولی مزاحمت کے بغیر ساحل پر اُتر کر شہر کا محاصرہ کر لیا۔

الزغل کی ساری توجہ لوشہ کی طرف تھی۔ اُسے اچانک مالقہ کے محاصرے کی خبر ملی تو اسن نے غرناطہ کو مٹھی بھر سپاہیوں کی حفاظت میں چھوڑ کر مالقہ کا رُخ کیا لیکن وہ

Created by Faraz AKram(farsun@gmail.com)
www.Nayaab.Net 2006 انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

ابھی مالقہ سے ایک منزل دور ہی تھا کہ اُسے یہ اطلاع ملی کہ ابوعبداللہ آٹھ ہزار فوج کے ساتھ غرناطہ کا رُخ کر رہا ہے۔ وہ مایوسی کی حالت میں اپنی فوج کا بیشتر حصہ مالقہ کی طرف روانہ کر کے غرناطہ لوٹ آیا۔ لیکن اس کے پہنچنے سے پہلے غداروں کی جماعت ابوعبداللہ کے لئے شہر کے دروازے کھول چکی تھی اور الحمرا پر ابوعبداللہ کا جھنڈا لہرا رہا تھا۔ الزغل نے شکستہ دل ہو کر پھر مالقہ کا رخ کیا لیکن دغاباز بھتیجے نے اُس کی فوج کی معمولی تعداد سے باخبر ہوتے ہی اس پر عقب سے حملہ کر دیا۔ الزغل کے سپاہی بہادری سے لڑے لیکن جب انہوں نے دیکھا کہ ان کی تلواریں فقط نصرانیوں کے ساتھ ہی نہیں بلکہ اپنے بھائیوں کی تلواروں کے ساتھ بھی ٹکرا رہی ہیں تو وہ دیر تک ثابت قدم نہ رہ سکے۔ الزغل نے شکست کھا کر الپکسر اکے علاقہ میں پناہ لی۔ اگلے دن اُسے خبر ملی کہ مالقہ کے راستے میں اس کی باقی فوج فرڈیننڈ کے ہاتھوں شکست کھا چکی ہے اور مالقہ اور اس کے درمیان خشکی اور سمندر کے تمام راستے بند ہو چکے ہیں۔ الپکسر اکے جنگجو قبائل کی ایک مختصر سی فوج منظم کرنے کے بعد الزغل نے بسط کو اپنا مستقر بنالیا۔ مالقہ میں الزیغری نے ڈٹ کر مقابلہ کیا لیکن ایک ماہ تک رسد اور کمک نہ ملنے کے باعث لوگ بے بس ہو گئے۔ الزغل نے چند بار پہاڑوں سے نکل کر مالقہ کی طرف پیش قدمی کی لیکن میدان میں فرڈیننڈ کے لشکر جرا کے سامنے اس کی پیش نہ گئی۔

بدر بن مغیرہ نے بھی اپنے حملوں کا رُخ شمال مشرق کی بجائے جنوب مشرق کی طرف پھیر دیا لیکن فرڈیننڈ کی ٹڈی دل فوج کو معمولی نقصانات بدحواس نہ کر سکے اور فرڈیننڈ نے اپنے گزشتہ تلخ تجربات کے پیش نظر اپنی فوج کو آگے بڑھ کر اس کے حملوں کا جواب دینے کی اجازت نہ دی۔

Created by Faraz AKram(farsun@gmail.com)
www.Nayaab.Net 2006 انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

(۵)

اہل مالقہ کی حالت نازک ہو چکی تھی۔ بھوک سے مرتے ہوئے لوگ ہتھیار ڈالنے کے حق میں ہو رہے تھے لیکن الزیغری نے ہمت نہ ہاری۔ صلح پسندوں کے سامنے اس کا ایک ہی جواب تھا۔ دشمن میری لاش کو روندے بغیر شہر میں داخل نہیں ہو سکتا۔ جب سپاہی حوصلہ ہار دیتے تو اُس کی تقریریں اُن کی روح تازہ کر دیتیں۔ لیکن جب مالقہ کے ہر اُفق پر تاریکی کے سوا کچھ نظر نہیں آتا تھا تو شہری آبادی کی طرح فوج میں بھی پھوٹ پڑ گئی۔ چند غداروں نے فرڈیننڈ سے ساز باز کر کے شہر کے دروازے کھول دیئے اور الزیغری کو گرفتار کر کے دشمن کے حوالے کر دیا۔

فرڈیننڈ کے حکم سے الزیغری کو بدترین اذیتیں دے کر قتل کیا گیا۔ اس کے بعد اہل مالقہ نے وحشت اور بربریت وہ دور دورہ دیکھا جو اُن کے وہم و گمان میں بھی نہ تھا۔ فرڈیننڈ کی فوج کے سپاہیوں نے فتح کے نشہ کے بعد شراب کے نشے میں مدہوش ہو کر مالقہ میں قیامت برپا کر دی۔ عورتوں کو گھروں سے گھسیٹ کر بازار میں لایا گیا۔ اُنہیں سور کا گوشت کھانے اور شراب پینے پر مجبور کیا اور بنوک شمشیر یہ سمجھایا گیا کہ فاتح کے ہر حکم کی تعمیل مفتوح پر فرض ہے۔ جن مردوں نے اپنی غیرت کا مظاہرہ کیا اُنہیں زندہ جلانے کی سزا دی گئی اور جب وہ لوگ جنہوں نے الزیغری سے غداری کر کے دشمن کے لئے شہر کے دروازے کھولے تھے۔ فرڈی نینڈ کے پاس شکایت لے کر گئے تو اس نے جواب دیا۔ مالقہ اندلس کا دروازہ ہے۔ میں اُسے دشمن کے وجود سے پاک دیکھنا چاہتا ہوں۔ اگر تمہارے لئے میری فوج کا سلوک نا قابل برداشت ہے تو تم شہر کو چھوڑ کر جا سکتے ہو۔ اگر تم سے کوئی مراکش جانا چاہے تو میرے جہاز موجود ہیں۔

Created by Faraz AKram(farsun@gmail.com)

www.Nayaab.Net 2006 انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

مالقہ چھن جانے کے بعد غرناطہ کی سلطنت کا تمام حصہ عیسائیوں کے قبضہ میں آ گیا اور جنوب میں مالقہ کے آس پاس ساحلی علاقوں کے شہر بھی ان کے قبضے میں چلے گئے۔

الزغل کی مختصر سی سلطنت شمال میں جیان سے لے کر جنوب میں المیریہ تک تھی ۔مالقہ کی بندرگاہ چھن جانے کے بعد المیریہ کی بندرگاہ مسلمانوں کے لئے شاہ رگ کی حیثیت رکھتی تھی اس کے علاوہ گاؤز اور بیغہ الزغل کے قبضہ میں تھے ۔اپنے وسائل کے لحاظ سے یہ مختصر سی سلطنت کافی خوشحال تھی ۔البکسر اکی وادیاں کو سیرا نویدا کی برفانی چوٹیوں کی ندیوں سے سیراب ہوتی تھیں ۔اس علاقہ میں میوہ جات کی پیداوار سارے اندلس سے زیادہ تھی ۔اور باقی علاقے میں جو زیادہ تر پہاڑی تھا ۔لوگ اپنی ضرورت سے زیادہ مویشی پالتے تھے اور دفاعی اعتبار سے اس علاقے کے جنگل اور پہاڑ کافی محفوظ تھے۔

فرڈی نینڈ نے چند دنوں کی تیاری کے بعد بیغہ پر حملہ کیا اور شہر کو محاصرے میں لے لیا۔لیکن پہاڑی قبائل نے نیچے اُتر کر چاروں اطراف سے جنگ چاول شروع کر دی۔بیغہ کی اہمیت محسوس کرتے ہوئے بدر بن مغیرہ اپنی سرحد کی حفاظت منصور بن احمد کے سپرد کر کے دو ہزار جانبازوں کے ساتھ یلغار کرتا ہوا بیغہ پہنچا اور پہلے شب خون میں اُس نے فرڈی نینڈ کے پانچ ہزار سپاہیوں کو تہ تیغ کر دیا۔اگلی رات اس نے دوبارہ عقب سے حملہ کیا اور الزغل نے شہر سے نکل کر دشمن پر دھاوا بول دیا۔ صبح کے وقت فرڈی نینڈ نے محاصرہ اُٹھا لیا اور مالقہ واپس چلا آیا۔

مالقہ میں ایک سال کی تیاری کے بعد فرڈی نینڈ نے پھر بیغہ پر چڑھائی کی لیکن اس دفعہ نے شہر پر حملہ کرنے کی بجائے اردگرد کے تمام علاقے میں تباہی مچادی،

Created by Faraz AKram(farsun@gmail.com)
www.Nayaab.Net 2006 انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

کسانوں کے مویشی چھین لئے اور اُن کی فصلیں اور باغات برباد کردئے۔قبائلیوں کے غیر متوقع حملے کی روک تھام کے لئے اس نے بیغہ کے ہر راستے پر مورچے بنا دئے ۔بدر بن مغیرہ کے جانبازوں اور قبائلیوں کے اچانک حملے فرڈی نینڈ کو کافی نقصان پہنچاتے رہے لیکن وہ اہل بیغہ کی کوئی مدد نہ کر سکے ۔چھ ماہ کے طویل محاصرہ کے بعد اہل بیغہ نے سخت قحط میں مبتلا ہو کر اطاعت قبول کر لی ۔

فرڈی نینڈ نے بیغہ کو اپنا مستقر بنا کر الپکسر کے تمام قلعے ایک ایک کر کے الزغل سے چھین لئے۔

(۶)

بشیر بن حسن، بدر بن مغیرہ کے زخمی بازو پر پٹی باندھ رہا تھا۔منصور کمرے میں داخل ہوا۔

بدر بن مغیرہ نے سوال کیا۔منصور تم ابھی تک گئے نہیں؟۔

منصور نے جواب دیا۔میں قلعے سے نکلا ہی تھا کہ وہ مل گئے۔

الزغل خود یہاں آ گیا ہے۔

ہاں میں انہیں نیچے ملاقات کے کمرے میں بٹھا آیا ہوں ۔

ان کے ساتھ اور کون ہے؟

ان کے ساتھ ابو محسن ہے وہ اپنے ساتھ چند سپاہی بھی لائے تھے لیکن ہمارے آدمیوں نے اُنہیں پل کے پار روک لیا ہے۔

انہوں نے شکایت تو نہیں کی

وہ اس بات پر پریشان تھے لیکن میں نے یہ کہہ کر اُن کو تسلی کر دی ہے کہ یہ ایک عام حکم تھا اور چونکہ آپ کی آمد غیر متوقع تھی اس لئے سپاہیوں کو اس بارے میں کوئی

Created by Faraz AKram(farsun@gmail.com)
www.Nayaab.Net 2006 انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

خاص ہدایت نہیں دی گئی تھی۔

بدر بن مغیرہ نے کہا۔تم نے انہیں بتایا کہ تم میرا خط لے کر اُن کے پاس جارہے تھے۔ہاں میں نے خط پیش بھی کر دیا تھا لیکن انہوں نے پڑھے بغیر مجھے واپس دے دیا۔وہ یہ کہتے تھے کہ اتنی دور آنے کے بعد میں زبانی بات کرنا مناسب سمجھتا ہوں۔

تم نے انہیں بتایا نہیں کہ ملاقات کی صورت میں میرا جواب وہی ہوگا جو میں نے خط میں لکھ دیا ہے۔

وہ اس قدر مغموم اور پریشان ہیں کہ میں نے ایسی بات کرنا مناسب نہیں سمجھا۔بدر نے کہا۔میں اس ملاقات سے بچنا چاہتا تھا۔بہر حال اب یہ ایک مجبوری ہے۔لیکن تم دونوں میرے ساتھ رہو۔اگر میں اپنے فرض سے کوتاہی کروں تو میری اصلاح کر دینا۔تھوڑی دیر بعد بدر بن مغیرہ بشیر اور منصور اس پہاڑی قلعے کے ایک کشادہ کمرے میں گئے تو الزغل نے تھوڑی دیر سر جھکا کر سوچنے کے بعد کہا۔آپ کو معلوم ہو گیا ہوگا کہ میں کیوں آیا ہوں۔میں آپ کے جواب کا انتظار نہ کر سکا۔آپ کی صورتیں بتا رہی ہیں کہ آپ مجھ سے خفاء ہیں میں اپنی صفائی پیش کرنے کی نیت سے یہاں نہیں آیا۔مجھے افسوس ہے کہ حالات نے مجھے آپ سے مشورہ لینے کا موقع نہ دیا۔آپ سمجھتے ہوں گے کہ میں نے بزدلی کی لیکن خدا شاہد ہے مجھے اپنی جان بچانے کی فکر نہ تھی۔میں اس وقت بھی اپنے آپ کو زندوں میں شمار نہیں کرتا۔میں آپ کو یہ بتانے آیا ہوں کہ میں تلوار اس وقت پھینکی ہے جب کہ میرے بازو کٹ چکے تھے۔کاش! مجھے چند برس پہلے یہ احساس ہوتا کہ دریا کا پانی روکنے کے لئے ریت کا بند کام نہیں دیتے۔میرے اندازے غلط تھے اور مجھ جیسے غلط اندیش آدمی کو

Created by Faraz AKram(farsun@gmail.com)
www.Nayaab.Net 2006 انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

قوم کی قیادت کا حق نہ تھا اور تمہارے سامنے میرے پاس ندامت کے آنسوؤں کے سوا کچھ نہیں۔ میں جانتا ہوں کہ تم مجھے معاف نہ کرو گے۔ ابوعبداللہ پر اعتماد کرنا ایک ایسا گناہ تھا جس کے لئے میں خود اپنے آپ کو معاف کرنے کے لئے تیار نہیں۔ میرا ضمیر ہمیشہ مجھے ملامت کرتا رہے گا میں نے فرڈی نینڈ کی اطاعت اس وقت قبول کی ہے جب مجھے اس بات کا یقین ہو گیا ہے کہ اب مزید قربانیاں بے سود ہیں۔ ہماری ہوا اکھڑ چکی ہے اور دشمن ہمیں چاروں طرف سے گھیر چکا ہے۔ قوم کا ایک حصہ دشمن کی غلامی پر قانع ہو چکا ہے اور جو حریت پسند تھے وہ بھی محسوس کر رہے ہیں کہ اب اُن کی قوتِ مدافعت جواب دے چکی ہے۔ میرے لئے دو ہی راستے تھے ایک یہ کہ فرڈیننڈ کی غلامی قبول کر کے رہے سہے مسلمانوں کو تباہی سے بچاؤں دوسرا یہ کہ میں ایک ایسی جنگ جاری رکھوں جس کا انجام شکست کے سوا کچھ نہیں ہو گا۔ اس صورت میں مر کر بھی اپنے نام کو داغدار ہونے سے بچا لیتا۔ لیکن میں نے یہ محسوس کیا کہ میرا یہ فعل اندلس اور غرناطہ کے مفتوحہ علاقوں کے مسلمانوں کے حال اور مستقبل سے آنکھیں بند کرنے کے مترادف ہو گا۔ میرا ساتھ دینے والے مسلمانوں کی ایک مٹھی بھر جماعت فقط چند برس آزاد رہ سکے گی لیکن باقی لاکھوں مسلمان جن کی آزادی چھن چکی ہے دشمن کے انتقام کی آگ میں بھسم ہو جائیں گے ممکن ہے کہ امن قائم ہو جانے کے بعد وہ پھر کبھی اُٹھ کھڑے ہوں اور قدرت ان کی راہنمائی کے لئے کسی بہتر انسان کو بھیج دے۔ بہر حال اپنے متعلق مجھے یقین ہو چکا تھا کہ میں اگر اس انتشار کی حالت میں انہیں لڑاتا رہا تو اُن کی تباہی کے دن قریب تر آتے جائیں گے تو اُن کے پاس بھی میری طرح ندامت کے آنسوؤں کے سوا کچھ نہیں ہو گا۔

یہاں تک کہ الزغل نے بدر بن مغیرہ کی طرف دیکھا۔ وہ خاموش تھا۔ تھوڑی

Created by Faraz AKram(farsun@gmail.com)
www.Nayaab.Net 2006 انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

دیر سوچنے کے بعد الزغل نے کہا لیکن کہیں یہ نہ سمجھئے کہ میں آپ سے اور آپ کے جانبازوں سے مایوس ہو چکا ہوں ۔آپ غرناطہ اور اندلس کے مسلمانوں کی آخری امید ہیں ۔ مجھے یقین ہے کہ کسی دن یہ وادی ہماری قوم کا آخری قلعہ ہوگی لیکن اس وقت یہ ضروری ہے کہ آپ کو تیاری کو موقع دینے کے لئے نصرانیوں کے سیلاب کو اس وادی سے دور رکھا جائے اور اس مقصد کے لئے میں ۔۔۔۔۔۔

الزغل یہاں تک کہہ کر خاموش ہو گیا۔

بدر نے کہا ہاں ہاں کہئے آپ خاموش کیوں ہو گئے؟

الزغل نے جھجکتے ہوئے کہا۔ میں فرڈی نینڈ کو یقین دلا چکا ہوں کہ آپ کو صرف میں نے میدان میں گھسیٹا تھا ۔اب اگر وہ آپ کے اس علاقے کی آزادی تسلیم کر لے تو آپ غرناطہ کے لوگوں کے ساتھ کوئی سروکار نہیں رکھیں گے ۔

بدر نے پوچھا آپ نے اُسے یہ تو نہیں بتایا کہ میں زندہ ہوں۔

نہیں میں نے اُسے یقین دلا دیا تھا کہ آپ کا جانشین میری ہدایات پر عمل کرے گا۔

تو آپ ہمارے پاس فرڈی نینڈ کی دوستی کا پیغام لے کر آئے ہیں ۔

خدا کے لئے اس بارے میں آپ میری نیت کے متعلق کسی غلط فہمی میں مبتلا نہ ہوں ۔میرا مقصد صرف یہ ہے کہ آپ کو تیاری کا موقع دیا جائے ۔ میں آپ کے پاس فرڈی نینڈ کا خط لے کر آیا ہوں۔

الزغل نے یہ کہتے ہوئے اپنی قبا کی جیب میں ہاتھ ڈالا اور ایک کاغذ نکال کر بدر بن مغیرہ کو پیش کیا۔

بدر بن مغیرہ نے کاغذ بشیر کے ہاتھ میں دیتے ہوئے کہا تم پڑھو۔ بشیر نے گھٹی

Created by Faraz AKram(farsun@gmail.com)
www.Nayaab.Net 2006 انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

ہوئی آواز میں فرڈی نینڈ کا مکتوب پڑھنا شروع کیا۔

سلطان الزغل کی سفارش پر ہم منصور بن احمد اور اس کے ساتھیوں کی طرف دوستی کا ہاتھ بڑھاتے ہیں ایک طویل جنگ کے بعد ہم اندلس کے عوام کی فلاح کے لئے عیسائیوں اور مسلمانوں میں صلح اور امن کی ضرورت محسوس کرتے ہیں اور ہم یہ امید کرتے ہیں کہ ہمارا ایک بہادر دشمن ہماری طرف سے ایک فیاضانہ پیش کش کے بعد قیام امن کے لئے ہمارا ساتھ دے گا۔ سمجھوتہ کے لئے ہماری پیش کش یہ ہے۔

(۱) کوہ تدمیر اور جبل الشلیر کے درمیان وہ علاقہ جسے عقاب کی وادی کے نام سے پکارا جاتا ہے آزاد اور خودمختار ہوگا اور اس علاقے کے باشندوں کو یہ حق ہوگا کہ وہ منصور بن احمد یا جسے وہ چاہیں اپنا حکمران بنالیں۔

(۲) بیرونی حملے کی مدافعت کے لئے ہم اس علاقے کے حکمران کی مدد کریں گے۔

اس انتہائی فیاضانہ پیش کش کے بعد ہم صرف یہ مطالبہ کرتے ہیں۔

ہماری شمالی اور مشرقی سرحدات کے وہ قلعے

Created by Faraz AKram(farsun@gmail.com)
www.Nayaab.Net 2006 انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

جن پر اب تک منصور بن احمد کا قبضہ ہے ہمیں واپس
کر دئے جائیں اور آئندہ کے لئے ہمیں اس بات
کا یقین دلایا جائے کہ منصور بن احمد یا اس کے
جانشین ہماری سلطنت کی سرحدوں پر حملے نہیں
کریں گے۔ اس کے علاوہ وہ غرناطہ اور اندلس کی
سلطنتوں کے معاملات میں جن کے حکمران اب
ہمارے حلیف بن چکے ہیں مداخلت نہیں کریں
گے اور ہمارے خلاف کسی باغی کو مدد نہیں دیں گے
خواہ وہ عیسائی ہو یا مسلمان۔

فرڈی نینڈ کا مکتوب ختم کرنے کے بعد بشیر نے بدر کی طرف دیکھا اور باقی تمام کی نگاہیں اس کے چہرے پر مرکوز ہو گئیں۔ بدر بن مغیرہ نے گردن اٹھا کر اپنے ساتھیوں کی طرف دیکھا اور کہا منصور! تم اس کے متعلق کچھ کہنا چاہتے ہو؟"

منصور نے بشیر کی طرف دیکھا اور پھر بدر کی طرف متوجہ ہو کر جواب دیا۔ اگر آپ کا مطلب یہ ہے کہ میں مسلمانان اندلس کی امیدوں کے جنازے کو کندھا دینے کے لئے تیار ہوں یا نہیں تو میرا جواب نفی میں ہے۔

بدر نے کہا اور بشیر تم؟

بشیر نے جواب دیا۔ اگر مجھے اس بات کا یقین بھی ہو جائے کہ میری قوم کا سفینہ ڈوب رہا ہے تو بھی اُسے چھوڑ کر تنکوں کا سہارا لینا گوارا نہیں کروں گا۔

بدر بن مغیرہ نے الزغل کی طرف دیکھا اور کہا فرڈی نینڈ کو یقین ہے کہ ہم تھک چکے ہیں اور ہم پر نیند کا غلبہ ہو رہا ہے۔ ہمارا گلا گھونٹنے سے پہلے وہ ہمیں سُلانا

Created by Faraz AKram(farsun@gmail.com)
www.Nayaab.Net 2006 انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

ضروری سمجھتا ہے اور ہمیں لوریاں دینے کے لئے اُس نے اُس شخص کو منتخب کیا ہے جس نے غرناطہ کو جھنجھوڑ جھنجھوڑ کر خواب غفلت سے جگایا تھا۔ اُس کی فیاضانہ پیش کش ایک خواب آور دوا ہے اور اس دوا کو ہماری حلق میں اتارنے کے لئے اس نے اس شخص کے ہاتھ منتخب کئے ہیں جو کل تک غرناطہ کا بازوئے شمشیر زن تھا۔ آج غرناطہ کی آخری امید ہمیں مایوسی کے گڑھے کی طرف دھکیل رہی ہے۔ ہمارے بزرگ، ہمارے محسن اور ہمارے راہنما کی نگاہ میں ہماری جانیں بہت قیمتی ہیں۔ اس لئے آپ ہمیں یہ مشورہ دینے کے لئے آئے ہیں کہ ہمیں ذلیل رہ کر بھی زندگی کا ساتھ نہیں چھوڑنا چاہیے۔

سلطان الزغل! آپ کہتے ہیں کہ دشمن کے ساتھ مصالحت کر کے ہمیں تیاری کا موقع مل جائے گا۔ لیکن آپ یہ کیوں نہیں سوچتے کہ دشمن ہم پر آخری ضرب لگانے کی خود تیاری کی ضرورت محسوس کرتا ہے۔ عمل کی دنیا میں طاقتور اور کمزور کے معاہدوں کے کوئی معنی نہیں۔ ایسے معاہدے کمزور کو پابند سلاسل بنا دیتے ہیں اور طاقتور کو اپنی تلوار تیز کرنے کا موقع دیتے ہیں۔

اگر ہم طاقتور ہیں تو دشمن کی بری خواہشات کے باوجود بھی زندہ رہ سکتے ہیں اور اگر ہم کمزور ہیں تو دشمن کی طرف سے نیک خواہشات کا اظہار ہماری بقا کے لئے کافی نہیں۔ ہماری عزت، ہماری آزادی اور ہماری بقا کی ضامن فقط ہماری تلوار ہے اور ہماری تلوار ہماری فتح یا موت سے پہلے نیام میں نہیں جائے گی۔ کیا ہم اس دشمن کا اعتبار کریں جس نے ماقلہ کی فتح کے بعد مسلمانوں کو حکم دیا ہے کہ وہ ساحل کا علاقہ خالی کر دیں۔ کیا آپ ہمیں اس شخص کی تحریر پر اعتبار کرنے کا مشورہ دیتے ہیں جس کے ہاتھ ہماری قوم کے بچوں اور عورتوں کے خون سے رنگے ہوئے ہیں۔ میں

Created by Faraz AKram(farsun@gmail.com)
www.Nayaab.Net 2006 انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

پوچھتا ہوں کہ جب مالقہ کی گلیوں مسلمان لڑکیوں کی عصمت دری ہو رہی تھی تو وہ فیاض اور رحم دل حکمران کہاں سو رہا تھا؟ اگر آپ خود فریبی میں مبتلا ہو چکے ہیں تو خدا کے لئے ہمیں خود فریبی میں مبتلا نہ کیجئے۔ آپ کو اس بات کی پریشانی ہے کہ ہماری قربانیاں بے مقصد ثابت ہونگی لیکن میں آپ کو بتاتا ہوں کہ قربانی بذاتِ خود ایک مقصد ہے۔ اگر ہمارے مقصد میں عزت کی زندگی نہیں تو عزت کی موت کا راستہ بند نہیں ہوا۔

بدر بن مغیرہ جوش کی حالت میں کرسی سے اُٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ کسی قوم کی رگوں کا خون بہنے سے ختم نہیں ہوتا۔ یہ صرف اس صورت میں خشک ہوتا ہے جب وہ ذلت کی زندگی قبول کر لیتی ہے۔ فرڈی نینڈ سے کہہ دیجئے کہ ہم اپنی آزادی کی قیمت ادا کرنا جانتے ہیں۔ اب تک فرڈی نینڈ کی فتوحات کے سیلاب نے فقط ریت کے بند توڑے ہیں لیکن اس وادی کا رُخ کرنے کے بعد اسے چٹانوں سے واسطہ پڑے گا جو گذشتہ صدیوں میں کئی طوفانوں کا مقابلہ کر چکی ہیں۔ میں جانتا ہوں کہ آپ کو ہماری ہمدردی کا جذبہ یہاں تک کھینچ لایا ہے۔ آپ یہ نہیں چاہتے کہ ہم اس راستے پر بڑھتے چلے جائیں جس میں کانٹوں کے سوا کچھ نہیں لیکن یہ پاؤں ان کانٹوں کے عادی ہو چکے ہیں۔ یہ جسم پھولوں کی سیجوں سے آشنا نہیں۔ اگر آپ کو اس بات کا افسوس ہے کہ آپ کی راہنمائی میں ہماری قربانیاں رائیگاں گئیں تو ہمیں بھی اس بات کا افسوس ہے کہ وہ شخص جو الحمراء میں سنگ مرمر کے مکانوں میں اور مخملیں بستروں پر سونے کا عادی تھا۔ بڑھاپے کے ایام میں ہمارے ساتھ جنگ کی صعوبتیں جھیلتا رہا۔ ابو عبداللہ کو غرناطہ کا تخت اور آپ کو اندلس کی سلطنت مبارک ہو۔ آپ ہماری فکر نہ کریں۔ ہم نے تلواروں کے سائے میں آنکھ کھولی ہے اور تیروں

Created by Faraz AKram(farsun@gmail.com)
www.Nayaab.Net 2006 انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

کی بارش میں سو جائیں گے۔

وہ آنسو جنہیں الزغل روکنے کی کوشش کر رہا تھا بے اختیار اُبل پڑے۔ اس کے کانپتے ہوئے ہونٹوں سے درد میں ڈوبی ہوئی آواز نکلی۔ بدر! بدر!! اپنے گرے ہوئے رفیق کو غیر ضروری ٹھوکریں نہ لگاؤ تم مجھے اس شرم و خجالت کی زمین میں دوبارہ نہیں دیکھو گے۔ میں افریقا جا رہا ہوں۔ آپ کو مجھ جیسے کمزور انسان کی ضرورت نہیں اور باقی قوم عبداللہ پر قناعت کر چکی ہے۔ اندلس میں اگر مسلمانوں کا کوئی مستقبل ہے تو اس کے امین آپ ہیں۔ اندلس کے وہ لوگ جو آپ کے نقش قدم چلنا چاہتے ہیں آپ کے پاس پہنچ جائیں گے۔ میرے پاس کچھ سونا اور جواہرات ہیں۔ میں قوم کی امانت آپ کے پاس بھیج دوں گا۔ رخصت ہونے سے پہلے میں یہ کہوں گا کہ آپ کو میرے آنسوؤں سے غلط فہمی نہ ہو۔ یہ ندامت کے آنسو تھے اور ابو محسن تمہارا مقام بھی یہ وادی ہے۔

الزغل یہاں تک کہہ کر اُٹھ کھڑا ہو۔ اب میں جانا چاہتا ہوں۔

بدر نے کہا۔ آپ تھکے ہوئے ہیں کل تک آرام کیجئے۔

نہیں میں آج ہی جانا چاہتا ہوں

شام کے وقت بدر اور اس کے چند ساتھی ایک ندی کے پل پر الزغل کو "خدا حافظ کہہ رہے تھے"۔

Created by Faraz AKram(farsun@gmail.com)

www.Nayaab.Net 2006 انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

طریف بن مالک

(۱)

ابو عبداللہ کو جب اپنے چچا کے متعلق یہ اطلاع ملی کہ وہ انڈرکس چھوڑ کر افریقا چلا گیا ہے تو اس نے فرڈی نینڈ کو مالقہ میں مبارکباد کا پیغام بھیجا اور غرناطہ میں جشن منانے کا حکم دیا۔

رات کے وقت الحمراء کے در و دیوار ریلوں کی روشنی میں جگمگا رہے تھے۔ محل کے ایک کشادہ کمرے میں ابو عبداللہ کی طرف سے اپنے وفادار سرداروں اور ارکان سلطنت کی دعوت کا اہتمام تھا۔ طعام کے بعد ناچ اور راگ شروع ہوا۔ شراب کے دور چلے اور جب یہ محفل اپنے شباب پر تھی تو ابو عبداللہ شراب کے نشے میں جھومتا ہوا اٹھا اور بولا تم میں سے بعض یہ کہا کرتے تھے کہ میں بدنصیب ہوں۔ آج سے مجھے کوئی بدنصیب نہ کہے۔ میں غرناطہ کا بادشاہ ہوں۔ فرڈی نینڈ کے وعدے سچے ہیں۔ مجھے غرناطہ کے تمام علاقے واپس مل جائیں گے۔ تم خاموش کیوں ہو گئے؟ ہنسو، گاؤ اور شراب جی بھر کر پیو۔ میں تمہارے لئے الحمراء کے محل میں شراب کی ایک نہر بنواؤں گا۔ البکسر اکے باغات کے تمام انگوروں سے شراب بنائی جائے گی۔ ہم نے اہل شہر کو بھی جشن منانے کا حکم دیا تھا۔ لیکن ہم نے سُنا ہے کہ بعض شر پسندوں نے گلیوں اور بازاروں کے چراغ بجھا دئے ہیں۔ یہ اُن لوگوں کی وجہ سے ہو رہا ہے جو باہر سے آ کر غرناطہ میں یہ مشہور کر رہے ہیں کہ عیسائیوں نے اُن پر بہت مظالم کئے ہیں۔ میں کہتا ہوں یہ جھوٹ ہے۔ آئندہ ایسے لوگوں کو شہر میں داخل ہونے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ فرڈی نینڈ اعظم کے خلاف کو نعرہ برداشت نہیں کیا جائے گا۔ وہ ہمارا محسن ہے۔ آج الحمراء میں جو کچھ تم دیکھ رہے ہو وہ سب اُسی کی بدولت

Created by Faraz AKram(farsun@gmail.com)

ہے"۔

لیکن شہر کی حالت الحمراء سے بہت مختلف تھی۔شام کے وقت سرکاری حکم سے شہر کے کوچوں اور گلیوں میں جو چراغ جلائے گئے تھے وہ ابو عبداللہ کے خلاف مظاہرہ کرنے والوں نے زبردستی بجھا دئے تھے۔مظاہرین رات بھر گلیوں، کوچوں اور چوراہوں میں جمع ہو کر غداران قوم کے خلاف نعرے لگاتے رہے۔شہر میں ابو عبداللہ کے جن حامیوں نے اپنے گھروں میں چراغاں کیا اُن کے مکانوں پر خشت باری کی گئی۔علماء کا ایک بااثر گروہ مظاہرین کے ساتھ تھا اور جن نامنہاد علماء نے اپنی مسجدوں میں جلسے کر کے ابو عبداللہ کی درازی عمر کے لئے دعائیں مانگیں انہیں نوجوان طلباء نے مساجد کے باہر گھسیٹ کر بھی زدوکوب کرنے سے دریغ نہ کیا۔ مردوں کی طرح خواتین کا ایک جلوس بھی رات بھر شہر میں چکر لگاتا رہا اور اس جلوس میں غرناطہ کی خواتین کے علاوہ پناہ گزین عورتیں بھی شریک تھیں جن کے آنسو اہل غرناطہ کے مالقہ اور ربیغہ میں عیسائیوں کے مظالم کی داستانیں سُنا چکے تھے۔

ابو عبداللہ نے تین دن جشن منایا۔تین دن الحمراء کی دیواریں حکومت کے عشرت پسند اہل کاروں کے قہقہوں اور رعایا کی آہوں کے درمیان حدِ فاصل کا کام دیتی رہیں۔تین دن الحمراء میں ارغوانی شراب کے جام چھلکتے اور غرناطہ کے عوام کے آنکھوں سے خون کے آنسو بہتے رہے اور چوتھے دن ابو عبداللہ فرڈی نینڈ کا یہ مکتوب پڑھ رہا تھا۔

"ہمیں معلوم ہوا کہ غرناطہ میں ہماری رعایا تم سے خوش نہیں اور شہر میں ہمارے باغی جمع ہو رہے ہیں۔ہم مسلمانوں اور عیسائیوں کے درمیان آئندہ کسی جنگ کے امکانات ختم کرنے کے لئے یہ ضروری سمجھتے ہیں کہ تم غرناطہ ہمارے

Created by Faraz AKram(farsun@gmail.com)
www.Nayaab.Net 2006 انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

حوالے کردو۔اس خط کے جواب میں ہم صرف یہ سننا چاہتے ہیں کہ ہماری فوج کے لئے غرناطہ کے دروازے بند نہیں کئے جائیں گے۔ بصورت دیگر ہم قوت کے استعمال پر مجبور ہوں گے۔غرناطہ پہنچ کر ہم تمہارے مستقبل کے متعلق کوئی فیصلہ کریں گے۔اگر تمہیں ہماری طرف سے فیاضانہ برتاؤ کی خواہش ہے تو غیر مشروط اطاعت ضروری ہے"

ابو عبداللہ کی طرح ارکان سلطنت کی آنکھوں سے شراب کا خمار اُتر چکا تھا۔ سب پھٹی پھٹی آنکھوں سے ایک دوسرے کی طرف دیکھ رہے تھے۔ الحمراء کے در و دیوار پر مایوسی کی گھٹائیں چھا رہی تھیں۔

ابو عبداللہ نے فرڈی نینڈ کے ایلچی کی طرف دیکھا اور نحیف آواز میں کہا۔ دو دن تک شہنشاہ فرڈنینڈ کو ہماری طرف سے جواب مل جائے گا۔

ابو عبداللہ کا نیا وزیر طریف بن مالک بربری قبائل کا سب سے بڑا سردار تھا۔ اُس نے اٹھ کر جواب دیا۔فرڈی نینڈ کو یقیناً ہمارے متعلق کوئی غلط فہمی ہوئی ہے اور ہمیں یقین ہے کہ غلط فہمی دور ہو جائے گی۔اگر آپ کا مشورہ ہو تو میں خود اُس کے پاس جانے کے لئے تیار ہوں۔

دوسرے سردار نے اٹھ کر کہا۔فرڈی نینڈ نے ہمارے لئے صرف دو ہی راستے چھوڑے ہیں۔ایک یہ کہ ہم اس کے حکم کی تعمیل کریں اور اپنے گھروں میں ان وحشیوں کا استقبال کرنے کے لئے تیار ہو جائیں جن کا اولین مقصد ہماری بہو بیٹیوں کے بے حرمتی کرنا ہے۔دوسرا یہ کہ ہم ایک باعزت موت کے لئے تیار ہو جائیں۔

ایک اور سردار نے اُٹھ کر کہا۔جنگ ہمارے لئے موت کے مترادف ہے۔

Created by Faraz AKram(farsun@gmail.com)

www.Nayaab.Net 2006 انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

ابو عبداللہ کو اچانک خیال آیا اور اس نے قدرے پر امید ہو کر کہا۔ ”طریف! تم ابو داؤد کے پاس جاؤ۔ اس وقت اس کے سوا ہمیں کوئی صحیح راستہ نہیں بتا سکتا۔ اگر فرڈی نینڈ کو ہمارے متعلق کوئی غلط فہمی ہوگئی ہے تو وہ یقیناً دور کر سکے گا۔ فرڈی نینڈ اُسے لوشہ کا حاکم بنا چکا ہے۔ تم فوراً اُس کے پاس پہنچ جاؤ۔

تھوڑی دیر بعد طریف لوشہ کا رُخ کر چکا تھا۔

(۲)

ابو داؤد نے طریف بن مالک کو دیکھتے ہی پہچان لیا لیکن طریف کی توقع کے خلاف اس نے کسی گرم جوشی سے خیر مقدم کرنے کی بجائے اُسے اپنی کرسی سے اُٹھ کر مصافحہ تک بھی نہ کیا فقط اپنے سامنے خالی کرسی کی طرف اشارہ کر دیا۔

طریف نے کرسی پر بیٹھ کر جھجکتے ہوئے کہا۔ مجھے ابو عبداللہ نے آپ کے پاس بھیجا ہے۔

ابو داؤد نے جواب دیا۔ مجھے معلوم ہے آپ مجھ سے مشورہ لینے آئے ہیں۔

تو۔۔۔۔ تو آپ کو معلوم ہے کہ فرڈی نینڈ نے ہمارے ساتھ عہد شکنی کی ہے۔

ابو داؤد نے جواب دیا۔ میں ایک گورنر کی حیثیت میں اپنے بادشاہ کے خلاف کوئی بات سننے کے لئے تیار نہیں اور میں ابو عبداللہ کو بھی یہ مشورہ نہیں دے سکتا کہ وہ اپنے شہنشاہ کے حکم سے سرتابی کرے۔

لیکن میں یہ سمجھ کر آیا ہوں کہ آپ ایک مسلمان ہیں۔ آپ غرناطہ کے خیر خواہ ہیں اور لوشہ کے گورنر ہونے کی حیثیت میں بھی آپ کو غرناطہ کی حکومت کے ایک رکن ہیں۔ یہ شہر ہمارا ہے میں آپ سے پوچھنے آیا ہوں کہ ہمیں کیا کرنا چاہیے۔

ابو داؤد نے جواب دیا۔ طاقتور کے سامنے کمزور کی اطاعت ہمیشہ غیر مشروط

Created by Faraz AKram(farsun@gmail.com)
www.Nayaab.Net 2006 انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

ہوتی ہے ابو عبداللہ کو میرا یہی مشورہ ہے کہ وہ اپنے آپ کو فرڈی نینڈ کے رحم و کرم پر چھوڑ دے"۔

لیکن آپ نے میرے سامنے ابو عبداللہ کو کئی بار یقین دلایا تھا کہ فرڈی نینڈ ہمارے ساتھ دھوکا نہیں کرے گا۔ وہ ہمارا خیر خواہ ہے۔ اُسے اپنی سلطنت وسیع کرنے کا لالچ نہیں۔ وہ الزنل کو شکست دینے کے بعد غرناطہ کی تمام سلطنت ابو عبداللہ کے حوالے کردے گا۔ اب وہ وعدے کیا ہوئے۔ افسوس آپ لوشہ کی گورنری کے شوق میں یہ بھول گئے کہ آپ مسلمان قوم کے ایک فرد ہیں اور اگر غرناطہ میں عیسائی فوجیں داخل ہوگئیں تو ہمارا انجام مالقہ کے لوگوں سے بھی بُرا ہوگا۔

ابو داؤد نے پھر اُسی لاپروائی سے جواب دیا۔ میں نے ابو عبداللہ اور فرڈی نینڈ کے درمیان ایک ایلچی کے فرائض انجام دیئے تھے۔

نہیں۔ آپ نے ابو عبداللہ کو فرڈی نینڈ کے جھوٹے وعدوں پر اعتماد کرنے کی ترغیب دی تھی۔

ابو داؤد نے جواب دیا۔ کیا ابو عبداللہ کی طرح میں بھی غلطی نہیں کرسکتا۔ کیا اس وقت آپ سب میرے ہمنوا نہ تھے۔؟ اگر آپ تباہی سے بچنا چاہتے ہیں تو کیا ضروری نہیں کہ ابو عبداللہ کی جگہ کوئی زیادہ دور اندیش آدمی اہل غرناطہ کی قیادت سنبھال لے؟ نصرانیوں کے انتقام سے بچنے کا واحد طریقہ یہ ہے کہ آپ کا کوئی راہنما اُنہیں غرناطہ کے لوگوں کی طرف سے کامل وفاداری کا یقین دلائے۔

طریف نے کہا۔ اگر آپ غرناطہ کے لوگ راہنمائی کے لئے بلائیں تو آپ اس خدمت کے لئے تیار ہوں گے؟

جب میں یہ محسوس کروں گا کہ میں اُن کی کوئی خدمت کرسکتا ہوں تو میں بن

Created by Faraz AKram(farsun@gmail.com)
www.Nayaab.Net 2006 انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

بلائے بھی چلا آؤں گا۔

لیکن میں نے سنا ہے کہ آپ کے زیر سایہ لوشہ کے مسلمان بھی اپنے آپ کو زندگی کی بجائے موت سے زیادہ قریب محسوس کرتے ہیں۔

اس کی وجہ بھی یہی ہے کہ انہوں نے ابھی تک خلوص دل سے مجھے اپنا راہنما تسلیم نہیں کیا اور میں پوری تسلی کے ساتھ اُن کی طرف سے فرڈی نینڈ کے ساتھ کوئی بات نہیں کرسکتا۔

طریف نے اٹھ کر کہا۔تو اس کا مطلب یہ ہے کہ جب تک غرناطہ کے تمام شہروں کے مسلمان متفق ہر کر فرڈی نینڈ کے کسی ادنیٰ جاسوس کو اپنا قائد نہیں بنا لیتے اس وقت تک اُن کی نجات ممکن نہیں۔

طریف کی توقع کے خلاف ابوداؤد نے اطمینان سے جواب دیا۔ایسے موقعوں پر جذباتی باتوں سے کچھ حاصل نہیں ہوتا۔میں فرڈی نینڈ کا جاسوس سہی لیکن تم نے بھی اس کی خدمت میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کیا۔اپنے دل کو ٹٹول کر دیکھو۔کیا تم یہ محسوس نہیں کرتے کہ تم ابوعبداللہ کی جگہ ہوتے تو اہل غرناطہ کے لئے بہتر ہوتا۔

نہیں میں ابوعبداللہ کے ساتھ غداری نہیں کرسکتا۔

بہت اچھا یونہی سہی لیکن اس کی وجہ یہ نہیں کہ آپ ابوعبداللہ کو غرناطہ کا بہترین راہنما سمجھتے ہیں۔بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ آپ وزیراعظم کے منصب تک پہنچنے کے لئے ایسے آدمی کو سلطان بنانا ضروری سمجھتے تھے۔اگر آپ کو یہ اطمینان ہوتا کہ آپ ابوالحسن اور الزغل جیسے حکمرانوں کی موجودگی میں بھی اس منصب تک پہنچ سکتے ہیں تو آپ ان کے ساتھ غداری نہ کرتے اور اپنے دعویٰ کے ثبوت کے لئے میں صرف یہ کہنا کافی سمجھتا ہوں کہ موسیٰ جیسے آدمی کو آپ نے صرف اس لئے قتل کروایا کہ اس کی

Created by Faraz AKram(farsun@gmail.com)
www.Nayaab.Net 2006 انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

موجودگی میں آپ کسی معمولی عہدے تک پہنچنا بھی محال تھا ورنہ یہ کون نہیں جانتا کہ وہ غرناطہ کا بہترین راہنما بن سکتا تھا۔ میرے دوست ہم دونوں کے سامنے اپنے اپنے مقاصد تھے۔ تم اپنے مقاصد کی تکمیل کے لئے ابو عبداللہ کے آلہ کار بنے اور میں اپنے مقصد کے لئے فرڈی نینڈ کا آلہ کار بنا اور اب بھی آپ کو اہل غرناطہ کی تباہی کا خطرہ نہیں، آپ کو صرف اس بات کا اندیشہ ہے کہ اگر ابو عبداللہ کا تخت چھن گیا تو آپ کی وزارت کی کرسی بھی چھن جائے گی۔

طریف نے کھسیانا ہو کر کہا۔ تم شیطان ہو۔

ابو داؤد کے چہرے پر پہلی بار مسکراہٹ نمودار ہوئی۔ ایک چھوٹا شیطان بڑے شیطان کی عظمت کی اعتراف کر رہا ہے۔ اور پھر اُسے سنجیدہ ہو کر کہا۔ طریف تمہیں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔ تمہاری منزل مقصود غرناطہ کی وزارت ہے لیکن اگر تم یہ سمجھتے ہو کہ اس کے لئے ابو عبداللہ کا بادشاہ رہنا ضروری ہے تو یہ تمہاری غلطی ہے۔ ابھی مجھے یہ معلوم نہیں کہ فرڈی نینڈ نے غرناطہ کی مسند کے لئے کس کو منتخب کیا ہے لیکن وقت آنے پر میں اُسے بتا سکوں گا کہ وزارت کے عہدے کے لئے تم سے زیادہ موزوں کوئی نہیں۔ تم ڈوبتی ہوئی کشتی کا سہارا لینے کی بجائے اس ملاح کا سہارا کیوں نہیں لیتے جس کے اشاروں پر ایسی کشتیاں ڈوبتی اور تیرتی رہیں گی۔ تم جانتے ہو کہ اب کسی شخص کے لئے غرناطہ کا بادشاہ یا وزیر بننے کے لئے فرڈی نینڈ کی رضامندی کی ضرورت ہے۔ اگر تم چاہو تو وزارت کے لئے اس کی رضامندی حاصل کرنا مشکل نہیں۔ میں یہ سمجھنے سے قاصر ہوں کہ جو شخص موسیٰ کے قتل پر نادم نہیں ابو عبداللہ جیسے احمق کو فرڈی نینڈ کے حوالے کر دینے پر کیوں پشیمان ہو گا۔

طریف نے کہا جب میں غدار تھا تو مجھے اس بات کا احساس نہ تھا کہ نصرانی

Created by Faraz AKram(farsun@gmail.com)
www.Nayaab.Net 2006 انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

اس قدر بدعہد اور سفاک ہیں ۔ اب اگر آپ یہ سمجھتے ہیں کہ مالقہ میں انہوں نے میری قوم کے ساتھ جو سلوک کیا ہے میں اسے فراموش نہیں کر سکتا ہوں تو یہ غلط ہے۔

تم پھر جذبات میں آ گئے ۔ مالقہ میں الغریزی اگر فوراً ہتھیار ڈال دیتا تو عیسائی مسلمانوں کے ساتھ یہ سلوک نہ کرتے۔

طریف نے کہا۔ اچھا اب میں جاتا ہوں۔

ابوداؤد نے اُٹھ کر مصافحے کے لئے ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا۔ خدا حافظ ۔ لیکن اچانک طریف کے دل میں کوئی خیال آیا اور اس کا ہاتھ ابوداؤد کے ہاتھ کی طرف بڑھتے بڑھتے رک گیا۔ اس نے کہا۔ نہیں آج سے شاید ہمارے راستے مختلف ہوں۔

ابوداؤد نے اطمینان کے ساتھ اپنی کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔ تمہاری مرضی ۔ لیکن میں جانتا ہوں کہ تم ایک لمبا چکر کاٹنے کے بعد مجھ سے آملو گے ۔ اگر تم اپنے آپ کو دھوکا نہیں دینا چاہتے تو تمہارے لئے ابوعبداللہ کے پاس جانے کی بجائے فرڈی نینڈ کے پاس جانا بہتر ہوگا۔

طریف دروازے کے قریب پہنچ کر رکا اور مڑ کا ایک ثانیہ کے لئے ابوداؤد کی طرف دیکھنے کے بعد باہر نکل گیا۔

ابوداؤد نے تھوڑی دیر سوچنے کے بعد تالی بجائی ۔ ایک نوکر کمرے میں داخل ہوا اور ادب سے سر جھکا کر اس کے حکم کا انتظار کرنے لگا۔ ابوداؤد نے کہا۔ تم کوتوال کے پاس جاؤ اور اُسے کہا کہ مجھے فوراً چار مستعد، سمجھ دار اور دلیر آدمیوں کی ضرورت ہے۔

نوکر چلا گیا اور ابوداؤد قلم اٹھا کر لکھنے میں مصروف ہو گیا۔ تھوڑی دیر بعد چار

Created by Faraz AKram(farsun@gmail.com)
www.Nayaab.Net 2006 انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

نصرانی جولباس سے فوجی افسر معلوم ہوتے تھے۔اس کے کمرے میں داخل ہوئے۔ ابو داؤد اپنی تحریر پر نظر ثانی کرنے کے بعد اُن کی طرف متوجہ ہوا۔غرناطہ کا ایلچی ہمارے مہمان خانے میں ٹھہرا ہوا ہے اور اب کوچ کی تیاری کر رہا ہوگا۔تم اُس کا اُس وقت تک پیچھا کرنا جب تک تمہیں ی معلوم نہ ہو جائے کہ اُس کا رُخ غرناطہ کی طرف ہے۔یا مالقہ کی طرف۔اگر وہ مالقہ کا رُخ کرے تو یہ سمجھ لو کہ ہمارے شہنشاہ کا دوست ہے۔اس صورت میں تم میں سے صرف ایک آدمی کو شہنشاہِ معظم کی خدمت میں میرا مکتوب پہنچانے کے لئے مالقہ جانا پڑے گا اور اگر وہ غرناطہ کا رخ کرے تو یہ سمجھ لینا کہ ہماری سلطنت کے لئے اس کا وجود خطرناک ہے۔اس صورت میں تمہارا فرض ہوگا کہ تم اپنی جان پر کھیل کر بھی اسے غرناطہ جانے سے روکو۔اُس کے ساتھ صرف پانچ آدمی ہیں۔تم دو تین اچھے تیر انداز اپنے ساتھ لیتے جاؤ۔میں یہ چاہتا ہوں کہ اس کے ساتھی اس وقت باخبر ہوں جب تیر اُس کے سینے میں پیوست ہو چکا ہو۔اگر کوئی مجبوری نہ ہو تو اس کے باقی ساتھیوں پر حملہ نہ کیا جائے۔اس کے بعد تم میں سے ایک آدمی مالقہ پہنچ جائے اور شہنشاہ کی خدمت میں میرا خط پیش کرنے کے علاوہ باقی واقعات زبانی عرض کر دے۔اب جاؤ اگر طریف روانہ ہو چکا ہے تو بھی وہ زیادہ دور نہیں گیا ہوگا۔

(۳)

لوشہ سے نکلنے کے بعد طریف نے کئی کوس تک اپنے ساتھیوں میں سے کسی کے ساتھ بات نہ کی۔رات کے وقت اس نے راستے کی ایک چھوٹی سی سرائے میں قیام کیا۔سرائے کا مالک ایک مراکشی مسلمان تھا۔طریف نے گھوڑے سے اُترتے ہی کہا۔ہم سے زیادہ ہمارے گھوڑوں کی خوراک اور آرام کی ضرورت ہے۔ہم پچھلے

Created by Faraz AKram(farsun@gmail.com)
www.Nayaab.Net 2006 انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

پھر یہاں سے روانہ ہو جائیں گے۔

سرائے کے مالک نے کہا۔ آپ معزز آدمی معلوم ہوتے ہیں۔ سرائے کے بہترین کمرے میں نصرانی فوج کے دو افسر ٹھہرے ہوئے ہیں۔ اگر آپ کو اعتراض نہ تو آپ کے لئے میں اپنے گھر کا ایک کمرہ خالی کر سکتا ہوں۔ آپ کے نوکروں کو سرائے میں جگہ مل جائے گی۔

طریف نے جواب دیا۔ میں صرف سونا چاہتا ہوں۔

سرائے کے مالک نے کہا۔ مجھے یہ ڈر ہے کہ سرائے میں آپ آرام کی نیند نہیں سو سکیں گے۔ وہ فوجی تھوڑی دیر میں بستی کے ایک عیسائی کے گھر سے شراب پی کر آجائیں گے۔ اور رات بھر نہ خود سوئیں گے اور نہ کسی کو سونے دیں گے۔ میرے گھر اور اس سرائے کے درمیان صرف ایک دیوار حائل ہے۔ شور تو آپ کو وہاں بھی سنائی دے گا لیکن وہ رات کے وقت شراب کے نشے میں آپ کا دروازہ نہیں توڑیں گے۔

طریف نے کہا۔ بہت اچھا میں تمہارا مہمان ہوں۔

کھانا کھانے کے بعد طریف بستر پر لیٹنے کا ارادہ کر رہا تھا کہ اُسے سرائے کی طرف سے شور سنائی دیا۔ غور سے سننے کے بعد اُسے کسی عورت کی چیخیں سنائی دیں۔ اس نے سرائے کے مالک کو آواز دی۔ سرائے کا مالک برابر کے کمرے سے نکل کر اس کمرے میں داخل ہوا اور اس نے طریف کے سوال کا انتظار کئے بغیر کہا۔ معلوم ہوتا ہے کہ آج وہ پھر کوئی شکار پکڑ لائے ہیں

تمہارا مطلب ہے کہ وہ زبردستی لوگوں کی لڑکیاں اُٹھا لاتے ہیں۔

سرائے کے مالک نے جواب دیا۔ ہاں ایک فاتح قوم اپنے غلاموں سے اس قسم کے حقوق منوالیا کرتی ہے۔

Created by Faraz AKram(farsun@gmail.com)

www.Nayaab.Net 2006 انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

اور وہ لوگ مزاحمت نہیں کرتے۔

اس بستی میں مسلمانوں کی آبادی بہت تھوڑی ہے اور ہر ایک اپنا گھر بچانے کی فکر میں دوسرے کا گھر جلتا دیکھ کر خاموش رہتا ہے۔

کیا ان کی غیرت جواب دے چکی ہے؟

معلوم ہوتا ہے کہ آپ کسی اور ملک سے آئے ہیں۔ جس قوم کا سلطان بزدل ہو اور امراء غدار ہوں اس کے لئے غیرت کے الفاظ کوئی معنی نہیں رکھتے۔

طریف نے اپنی تلوار اٹھاتے ہوئے کہا۔ میرے دوست! میں ایک مدت سے بھٹک رہا تھا۔ آج تم نے مجھے راستہ دکھایا ہے۔

طریف بھاگتا ہوا مکان سے باہر نکل کر سرائے میں داخل ہوا۔ عورت کی چیخیں اُوپر کی منزل کے کمرے سے آرہی تھیں۔ طریف کے ساتھ شش و پنج کی حالت میں برآمدے میں کھڑے تھے۔

بُزدلو! کیا سوچتے ہو! طریف یہ کہہ کر بھاگتا ہو سیڑھیوں پر چڑھا۔ گیلری کے آخری سرے پر کمرے کا دروازہ تھا لیکن ایک دریچہ کھلا تھا جس سے روشنی باہر آرہی تھی۔ مجھ پر رحم کرو۔۔۔ مجھے چھوڑو۔۔۔ مجھے جانے دو۔

طریف نے کھڑکی سے جھانک کر دیکھا اور وہ ایک دلخراش منظر کی تاب نہ لاسکا۔ اس نے پوری قوت کے ساتھ دھکا دے کر دروازہ توڑ دیا۔ شراب کے نشے میں مدہوش سپاہی عورت کو چھوڑ کر اس کی طرف متوجہ ہوئے۔ لیکن پلک جھپکنے کی دیر میں طریف کی تلوار ایک کی گردن اُڑانے کے بعد دوسرے کے پیٹ سے آر پار ہو چکی تھی۔ دہشت زدہ لڑکی ایک لمحہ کے لئے بے حس و حرکت زمین پر پڑی رہی۔ پھر اُس نے اپنے عریاں جسم کی طرف دیکھا اور اُٹھ کر چیخیں مارتی ہوئی کمرے سے

Created by Faraz AKram(farsun@gmail.com)

www.Nayaab.Net 2006 انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

باہر نکل گئی۔اتنی دیر میں طریف کے ساتھی تلواریں لے کر اُوپر چڑھ رہے تھے۔لڑکی نے اُنہیں دیکھتے ہی ایک جگر دوز چیخ کے ساتھ گیلری سے نیچے چھلانگ لگا دی۔ طریف بھاگتا ہوا نیچے اُترا۔سرائے کا مالک نیچے کھڑا تھا۔طریف نے قباء اُتار کر لڑکی کے عریاں جسم پر ڈال دی۔سرائے کے مالک نے جھک کر اس کی نبض پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔یہ زندگی کی قید سے آزاد ہو چکی ہے۔

طریف نے اپنے ساتھیوں سے کہا۔گھوڑوں پر زینیں ڈالو۔ہم ابھی کوچ کریں گے۔اور پھر وہ سرائے کے مالک کی طرف متوجہ ہوا۔اگر تم میں سے کوئی پوچھے کہ ان بدمعاشوں کا قاتل کون تھا تو کہہ دینا کہ غرناطہ کے غدار وزیر کو اپنی قوم کی ایک لڑکی کی مظلومیت نے بھر ایک بار مسلمان بنا دیا تھا۔

تھوڑی دیر بعد جب یہ لوگ باہر نکل رہے تھے آٹھ سوار سرائے کے سامنے رُکے۔ان میں سے ایک نے گھوڑا آگے بڑھا کر غور سے طریف کی طرف دیکھا اور کہا۔اس وقت آپ کہاں جا رہے ہیں۔؟

طریف نے ترش لہجے میں جواب دیا۔تم کون ہو؟

ہم سپاہی ہیں۔خیال تھا کہ رات یہاں قیام کریں گے لیکن معلوم ہوتا ہے کہ یہاں آپ کو جگہ نہیں ملی۔

بہت جگہ ہے اور ایک کمرہ تو ہم نے ابھی خالی کیا ہے۔

یہ کہہ کر طریف نے گھوڑے کو ایڑ لگا دی۔تھوڑی دور جا کر طریف کے ایک ساتھ نے جو دوسروں کی نسبت اس سے زیادہ بے تکلف تھا اپنا گھوڑا اس کے قریب کرتے ہوئے کہا۔

کیا آپ اس واقعہ کے بعد مالقہ جانا مناسب سمجھتے ہیں؟

Created by Faraz AKram(farsun@gmail.com)

www.Nayaab.Net 2006 انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

تمہیں مالقہ جانے کے لئے کس نے کہا؟

آپ نے کہا تھا شاید ہمیں مالقہ جانا پڑے

نہیں ہم غرناطہ جا رہے ہیں۔

تھوڑی دیر بعد طریف نے اپنے ساتھ سے کہا۔حسن!تم نے اکثر یہ سوچا ہوگا کہ میں غرناطہ کا سب سے بڑا غدار ہوں۔

حسن نے پریشان ہو کر کہا آپ میرے آقا ہیں۔

نہیں حسن میں جانتا ہوں۔تمہاری مجبوریاں تمہیں اپنے دل کی بات کہنے کی اجازت نہیں دیتیں۔تم زندگی کی تلخ راہوں میں بھی میرا ساتھ دینے پر مجبور تھے لیکن فرض کرو میں آج سے صحیح راستہ اختیار کرتا ہوں تو تم اپنے لئے کیا فرق محسوس کرو گے؟

حسن نے جھجکتے ہوئے جواب دیا۔میرے آقا!ضمیر کے بوجھ تلے دب کر اور اس کے بوجھ سے آزاد ہو کر چلنے میں بڑا فرق ہوتا ہے۔

طریف نے کہا حسن !نصرانی ہمارے بدترین دشمن ہیں۔

میرے آقا! اگر گستاخی نہ ہو تو میں یہ کہوں گا ہم نے خود اپنے ساتھ دشمنی کی ہے۔ایک شخص کو اپنا قاتل تسلیم کر لینے کے بعد اُس سے یہ مطالبہ نہیں کیا جا سکتا کہ تم مجھے اس طریقہ سے قتل نہ کرو اور ہماری حالت تو یہ ہے کہ ہم اپنے ہاتھ پاؤں باندھ کر دشمن کے سامنے کھڑے ہوئے ہیں اور ہم نے اپنا خنجر بھی اُس کے ہاتھ میں دے دیا ہے۔اب یہ اُس کی مرضی ہے کہ وہ ہمیں آہستہ آہستہ ذبح کرتا ہے یا ہماری شہ رگ فورا کاٹ ڈالتا ہے۔

طریف نے جوش میں آ کر کہا۔نہیں ہمارے خنجر ابھی تک ہمارے ہاتھوں

Created by Faraz AKram(farsun@gmail.com)

www.Nayaab.Net 2006 انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

میں ہیں۔ہم لڑیں گے اگر عزت کی زندگی نہیں تو عزت کی موت کا راستہ ہمارے لئے بند نہیں ہوا۔

خدا آپ کو ہمت دے لیکن مجھے ڈر ہے کہ ابو عبداللہ آپ کا ساتھ نہیں دے گا۔ وہ ہمارا ساتھ دینے پر مجبور ہے۔

تھوڑی دیر بعد حسن نے چونک کر کہا۔ہمارے پیچھے کوئی آ رہا ہے۔

طریف کے اشارے پر اس کے ساتھیوں نے گھوڑے روک لئے۔پیچھے کچھ فاصلے پر سرپٹ گھوڑوں کی ٹاپ سنائی دے رہی تھی۔

حسن نے کہا۔یہ وہی سپاہی ہوں گے جو ہمیں سرائے کے دروازے پر ملے تھے۔سرائے کے مالک نے اپنی جان بچانے کے لئے انہیں بتا دیا ہوگا کہ نصرانی فوج کے دو افسروں کا قاتل کون ہے اور آپ نے بھی سرائے کے مالک سے اپنا راز پوشیدہ نہیں رکھا۔وہ یقیناً تعاقب میں آ رہے ہیں۔

طریف نے کہا۔یہ دیر سے ہمارا پیچھا کر رہے ہیں۔لوشہ سے نکلتے ہی ہم نے انہیں دیکھا تھا۔راستے میں بھی میں نے انہیں دو تین بار دیکھا ہے۔تم سب ایک طرف ہٹ کر درختوں کی آڑ میں کھڑے ہو جائے۔

طریف کی قیادت میں اس کے ساتھی راستہ چھوڑ کر گھنے درختوں کی آڑ میں کھڑے ہو گئے۔

سوار گزر گئے اور طریف اور اس کے ساتھی درختوں کی آڑ سے نکل کر گھوڑوں پر سوار ہو گئے۔

(۴)

پچھلے پہر چاند کی دُھندلی روشنی میں یہ لوگ کشادہ سڑک چھوڑ کر ایک پگڈنڈی

Created by Faraz AKram(farsun@gmail.com)
www.Nayaab.Net 2006 انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

پر سے گزر رہے تھے۔طریف اپنے گھوڑے پر سر جھکائے بیٹھا تھا۔جوں جوں منزل مقصود قریب آ رہی تھی، اس کا ذہنی اضطراب بڑھ رہا تھا۔وہ اس منزل سے گزر چکا تھا جب ایک انسان یہ سوچتا ہے کہ اب مجھے کیا کرنا چاہیے۔جب ابو داؤد سے ملاقات کے بعد وہ لوشہ سے نکلا تھا تو اُس کے پاؤں ڈگمگا رہے تھے۔وہ کبھی سوچتا کہ میں غرناطہ جاؤں گا اور ابو عبداللہ سے کہوں گا کہ ہم نے اپنے آپ کو دھوکا دیا ہے۔اب ہمارے لئے جنگ کے سوا کوئی راستہ نہیں۔وہ سیلاب جس کے بند ہم نے خود توڑے تھے اب ہمارے گھروں کا رخ کر رہا ہے۔جب فرڈی نینڈ کی افواج غرناطہ میں داخل ہو جائیں گی تو نہ تم بادشاہ رہو گے اور نہ میں وزیر رہوں گا۔وہ شاید ہمیں عام انسانوں کی طرح زندہ رہنے کا بھی حق نہ دے لیکن کیا ہم اس قابل ہیں کہ دشمن کے ساتھ لڑ سکیں۔اس دشمن کے ساتھ جس کے لئے ہم نے اپنے مضبوط ترین قلعوں کے دروازے کھول دئے۔وہ ہماری تمام کمزوریوں سے واقف ہے۔اب ہم اسے دھمکی بھی نہیں دے سکتے۔

پھر وہ یہ سوچتا۔۔۔۔کیا یہ ہو سکتا ہے کہ فرڈی نینڈ اس قدر ذلیل ثابت ہو۔اگر میں اس کے پاس جاؤں اور اُسے یہ کہوں کہ ہم تمہارے لئے قوم کی نظروں میں ذلیل ہوئے۔ہم نے تم پر اعتبار کیا اور تمہارے لئے ابو محسن اور الزغل سے لڑائی کی۔ہمیں یقین تھا کہ تمہارے سائے میں ہم امن کی زندگی بسر کر سکیں گے۔ہم نے اندلس میں امن کے لئے اپنی سلطنت کا بیشتر حصہ تمہارے حوالے کر دیا اور اب تم غرناطہ بھی ہم سے چھین لینا چاہتے ہو۔تم اندلس کے شہنشاہ ہو۔یہ عہد شکنی تمہاری شان شایان نہیں دنیا کیا کہے گی۔مورخ کیا لکھیں گے۔کیا تم اس بات سے انکار کر سکتے ہو کہ اگر ہم تمہارا ساتھ نہ دیتے تو اندلس میں کوئی طاقت ایسی نہ تھی جو ابو

Created by Faraz AKram(farsun@gmail.com)
www.Nayaab.Net 2006 انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

الحسن کی فتوحات کے سیلاب کو روک سکتی۔ اگر کسی نے تمہارے خلاف آواز اٹھائی تو ہم نے اُس کا گلا گھونٹنے سے دریغ نہ کیا۔ اگر کسی نے تم سے سرکشی کی تو ہم نے اُسے ذبح کر کے تمہارے قدموں میں ڈال دیا۔ کیا ہماری خدمت کا یہی صلہ ہے کہ غرناطہ کے دروازے ان بھیڑیوں کے لئے کھول دئے جائیں جو مالقہ میں انسانیت کا دامن تار تار کر چکے ہیں؟ آخر ہم نے کیا جرم کیا ہے۔ نہیں۔۔ نہیں اب ان باتوں سے کوئی فائدہ نہ ہوگا۔ اب فرڈی نینڈ کو ہماری ضرورت نہیں۔ اب اُسے ابوالحسن اور الزغل سے کوئی خطرہ نہیں۔ اب اس کے لئے وہ قوم بے ضرر بن چکی ہے جس نے صدیوں تک اندلس کے میدانوں میں اپنے اقبال کے پرچم لہرائے ہیں۔ فرڈی نینڈ نے تیروں کی بارش میں پتھروں کی آڑ لی تھی۔ اب اس کے خلاف لڑنے والوں کی کمانیں ٹوٹ چکی ہیں اور وہ ان پتھروں کی ضرورت محسوس نہیں کرتا۔ ابوعبداللہ میں اور میرے تمام ساتھی وہ پتھر ہیں جن کے مورچے بنا کر فرڈی نینڈ نے جنگ جیتی ہے۔ اب وہ ہماری ضرورت محسوس نہیں کرتا۔ پھر اس کے دل میں خیال آیا۔ لیکن ابوداؤد بھی تو ہماری طرح اُس کے مورچے کا پتھر تھا اور اُس نے اُسے لوشہ کا گورنر بنا دیا۔ طریف نے خود ہی اس سوال کا جواب دیا نہیں وہ اُسے ابھی تک کارآمد سمجھتا ہے۔ فرڈی نینڈ اپنے ہار ماننے والے دشمن کو موت کے گھاٹ اُتارنا چاہتا ہے اور ابو داؤد پتھر کی حیثیت میں بھی اس کی تلوار تیز کرنے کے کام آسکتا ہے۔ فرڈی نینڈ چاہتا ہے کہ اس کے دشمن کی رگوں میں زندگی کے خون کے ایک قطرہ بھی باقی نہ رہے اور ابو داؤد اُسے بتا سکتا ہے کہ اُسے کون سی رگ کاٹنی چاہیے۔ شاید وہ دن بھی آجائے جب فرڈی نینڈ یہ محسوس کرے کہ اب ہماری طرح اُسے اس کی بھی ضرورت نہیں رہی۔ لیکن ابھی اُسے اس کی ضرورت ہے۔ ابو داؤد نے مجھے یقین دلایا ہے کہ میں

Created by Faraz AKram(farsun@gmail.com)
www.Nayaab.Net 2006 انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

ابوعبداللہ کے ساتھ غداری کر کے فرڈی نینڈ کو خوش کر سکتا ہوں۔لیکن یہ دھوکا ہے۔کیا یہ ممکن نہیں کہ وہ فرڈی نینڈ نے ابوعبداللہ کے خلاف جو فیصلہ کیا ہے اس میں ابوداؤد کا مشورہ شامل ہو۔۔۔۔اور اگر ابوداؤد ابوعبداللہ کو فریب دے سکتا ہے تو کیا وہ مجھے فریب نہیں دے گا۔میں مالقہ نہیں جاؤں گا۔میں غرناطہ جاؤں گا لیکن غرناطہ پہنچ کر میں کیا کر سکتا ہوں۔موسیٰ میری قید میں ہے میں اُسے رہا کرنے کا خطرہ مول لے سکتا ہوں۔میں اس کے پاؤں پر گر کر کہوں گا۔موسیٰ! قوم کو تمہاری ضرورت ہے لیکن اب موسیٰ بھی کیا کر سکتا ہے۔

اور جب طریف کے لئے یہ ذہنی کش مکش نا قابلِ برداشت ہو جاتی وہ اپنے ساتھیوں کی طرف متوجہ ہو کر کوئی بات چھیڑ دیتا۔بستی کی سرائے میں پہنچنے سے قبل اسے معلوم نہ تھا کہ اس کی منزل مقصود کیا ہے۔اس کا ایک قدم غرناطہ اور دوسرا مالقہ کی طرف اُٹھ رہا تھا۔لیکن جب وہ سرائے سے نکلا تو اُس کے سامنے صرف ایک منزل تھی۔ایک مظلوم لڑکی کی المناک موت کا حادثہ اس کے اونگھتے ہوئے ضمیر کے لئے آخری جھٹکا تھا۔اس کے ڈگمگاتے ہوئے پاؤں سنبھل چکے تھے۔قوم کی ایک بیکس لڑکی کی جگر دوز چیخوں نے غرناطہ کے وزیر اعظم کو ان لوگوں کی صف میں لا کھڑا کیا تھا جنہیں حالات فتح و شکست سے بے نیاز ہو کر لڑنے پر مجبور کر دیتے ہیں۔طریف کے سامنے اب صرف ایک ہی راستہ تھا۔

جب صبح کے آثار نمودار ہو رہے تھے اُس نے ایک ندی کے کنارے گھوڑا روکا اور اپنے ساتھیوں کی طرف دیکھ کر کہا۔اب نماز کا وقت ہے۔

ندی سے وضو کرنے کے بعد طریف اور اس کے ساتھ قبلہ رو کھڑے ہو گئے اور جب نماز کے بعد طریف نے دُعا کے لئے ہاتھ اُٹھائے تو الفاظ کی بجائے اُس

Created by Faraz AKram(farsun@gmail.com)
www.Nayaab.Net 2006 انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے۔طریف نے اپنا چہرہ ہاتھوں میں چھپالیا انتہائی کوشش کے بعد اس کے منہ سے یہ الفاظ نکلے۔

میرے مولیٰ! ہم عزت کی زندگی کے راستے سے بہت دور آ چکے ہیں۔اب شاید ہمارے آنسو ہمارے دامن کی سیاہی نہ دھوسکیں۔ہم نے تیرے احکام سے بغاوت کی اور تیری رحمت سے انکار کیا اور اب جب کہ ہمارے سامنے ذلت و رسوائی کے سوا کچھ نہیں ہم تجھ سے عزت کی موت مانگتے ہیں نہیں عزت کا لفظ ہم جیسے انسانوں کے لئے نہیں ہم اس قابل بھی نہیں کہ عزت کی موت کا تصور کرسکیں۔ہم فقط اپنے ضمیر کے عذاب سے چھٹکارا چاہتے ہیں۔ہمارے لئے زندگی کا ہر لمحہ موت سے کہیں زیادہ تلخ ہے۔اب تیری زمین کے لئے ہمارا بوجھ ناقابل برداشت ہو چکا ہے۔

یہ دعا جو آنسوؤں کے ساتھ شروع ہوئی تھی آنسوؤں کے ساتھ ختم ہوئی۔ طریف اور اُس کے ساتھ اُٹھ کر پھر گھوڑوں پر سوار ہو گئے۔

ندی عبور کرنے اور گنجان درختوں میں سے گزرنے کے بعد طریف کو غرناطہ کی مساجد کے مینار اور الحمراء کے گنبد دکھائی دے رہے تھے۔اُس نے افق کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔وہ دیکھو! غرناطہ! ہمارا غرناطہ۔حسن! یہ اندلس میں ہمارا آخری قلعہ ہے۔ہم اس کی حفاظت کریں گے۔ہمیں خدا کی رحمت سے مایوس نہیں ہونا چاہیے۔اگر غرناطہ کی دس لاکھ کی آبادی میں سے ایک لاکھ نوجوان زندہ رہنے کا عہد کرلیں تو اُنہیں کون مٹا سکتا ہے۔کیا سرحدی عقابوں کی مٹھی بھر جماعت نے بارہا فرڈی نینڈ کی ٹڈی دل فوج کے دانت کھٹے نہیں کئے؟ کیا طارق کے ایک ہزار جانبازوں نے راڈرک کی سطوت کے ایوانوں کی اینٹ سے اینٹ نہیں بجادی تھی۔

Created by Faraz AKram(farsun@gmail.com)

www.Nayaab.Net 2006 انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

جب ہم ہزاروں کی تعداد میں تھے تو ہم نے دشمن کی بڑی سے بڑی طاقت کو شکست دی اور آج ہماری تعداد لاکھوں میں ہے۔ کیا ہم ہمیشہ کے لئے فرڈی نینڈ کی غلامی کی ذلت قبول کرلیں گے۔ کیا ہمارے پاس وہ تلواریں نہیں جو ہمارے اسلاف ۔۔۔

طریف اپنا فقرہ پورا نہ کرسکا۔ درختوں کی آڑ سے ایک تیر سنسناتا ہوا آیا اور طریف کی پسلی میں پیوست ہوگیا۔ وہ اُف کہہ کر جھکا لیکن اس کے ساتھ ہی ایک اور تیر اس کی پیٹھ میں لگا۔ طریف کے ساتھیوں نے گھوڑوں کی باگیں موڑ لیں لیکن اتنی دیر میں چند تیر آئے اور طریف کا ایک ساتھ زخمی ہوگیا اور اس کے ساتھ ہی درختوں کے عقب میں گھوڑوں کی ٹاپ سنائی دی۔

طریف نے بلند آواز میں کہا۔ حسن! اُن کے تعاقب کے لئے مت جاؤ میرا بہت سا کام باقی ہے۔

طریف نے اپنے گھوڑے کو ایڑ دی اور اُس کے ساتھی جو غصے کی حالت میں ہونٹ کاٹ رہے تھے اس کے پیچھے ہولئے۔ تھوڑی دور آگے جا کر حسن نے اپنا گھوڑ اطریف کے قریب لاتے ہوئے کہا۔ ذرا گھوڑا روکئے میں یہ تیر نکال دوں۔

نہیں میرے لمحات بہت قیمتی ہیں۔ اب وقت ضائع نہ کرو۔

آپ اس حالت میں زیادہ دور نہیں جاسکتے۔ کم از کم مجھے اپنے زخم دیکھنے دیجئے۔ یہ کہتے ہوئے حسن نے ہاتھ بڑھا کر طریف کے گھوڑے کی باگ پکڑ لی اور دوسرے ہاتھ سے اپنے گھوڑے کی باگ کھینچ لی۔

طریف نے گھوڑے سے اُترے ہوئے کہا۔ تم بہت ضدی ہو حسن! وہ گھوڑے کے ساتھ اپنا سینہ لگا کر کھڑا ہوگیا اور زین کو دونوں ہاتھوں سے پکڑ کر بولا۔ جلدی کرو۔

Created by Faraz AKram(farsun@gmail.com)

www.Nayaab.Net 2006 انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

حسن نے جلدی سے اپنا عمامہ اُتار کر اپنے ایک ساتھی سے کہا۔ اسے دو حصوں میں پھاڑ ڈالو۔

دو آدمیوں نے گھوڑوں سے اُتر کر طریف کو سہارا دینے کی کوشش کی لیکن اُس نے جھنجھلا کر کہا۔ میں ٹھیک ہوں حسن جلدی کرو۔

حسن نے اچانک ایک تیر نکال کر پھینک دیا لیکن دوسرا تیر نکالتے وقت طریف بیہوش ہو چکا تھا۔ دونوں زخموں پر پٹیاں باندھنے کے بعد طریف کو اس کے ساتھیوں نے زمین پر لٹا دیا۔ تھوڑی دیر بعد طریف نے ہوش میں آ کر آنکھیں کھولیں اور پانی کے چند گھونٹ پینے کے بعد اُٹھنے کی کوشش کی۔ لیکن حسن نے کہا۔ اس حالت میں گھوڑے پر سفر کرنا ٹھیک نہ ہوگا۔ کیا یہ بہتر نہیں کہ ہم آپ کو پاس کی بستی میں چھوڑ کر غرناطہ سے کوئی جراح لے آئیں

طریف نے اُٹھ کر فیصلہ کن انداز میں جواب دیا۔ نہیں میں فقط اپنا آخری فرض پورا کرنے کے لئے زندہ ہوں۔

طریف گھوڑے پر سوار ہوا لیکن کوئی آدھ میل جانے کے بعد حسن نے محسوس کیا کہ اس کا گھوڑے کی زین پر جم کر بیٹھنا مشکل ہے۔ وہ کبھی ایک طرف اور کبھی دوسری طرف جاتا تھا۔ گھوڑی کی باگ دوڑ پر اُسکی گرفت ڈھیلی ہو رہی تھی۔ حسن اپنا گھوڑا قریب لے گیا اور اُس نے طریف کی کمر میں ہاتھ ڈال کر اُسے اپنے گھوڑے پر ڈال لیا۔

طریف نے کراہتے ہوئے کہا۔ مجھے موسیٰ کے پاس لے چلو!

(۵)

سرسبز باغات میں سے گزرنے کے بعد حسن نے ایک پرانے مکان کی چار

Created by Faraz AKram(farsun@gmail.com)
www.Nayaab.Net 2006 انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

دیواری کے آہنی پھاٹک کے سامنے گھوڑا روکا ۔ایک حبشی غلام نے پھاٹک کی سلاخوں سے جھانک کر باہر دیکھا۔

حسن نے کہا۔دروازہ کھولو۔جلدی کرو۔

حبشی نے حسن اور اس کے ساتھیوں کو پہنچانے ہی دروازہ کھول دیا۔مکان کی ڈیوڑھی عبور کرنے کے بعد حسن کشادہ صحن میں داخل ہو۔اتنی دیر میں چند غلام اور نوکر جمع ہو گئے اور وہ حسن کے اشارے پر طریف کو گھوڑے سے اُتار کر ایک کمرے میں لے گئے۔طریف بے ہوش تھا۔حسن نے نوکروں سے کہا۔یعقوب کو ذرا بلاؤ۔

ایک حبشی بھاگ کر باہر نکلا اور جلد ہی واپس آ کر بولا وہ آ رہا ہے۔

ایک اُدھیر عمر لیکن قوی ہیکل آدمی اندر داخل ہوا۔طریف کو بے ہوشی کی حالت میں بستر پر دیکھ کر اُس نے جواب طلب نگاہوں سے حسن کی طرف دیکھا۔

حسن نے کہا یعقوب آقا کا حکم ہے کہ موسیٰ کو فوراً قید سے نکال کر یہاں لے آؤ۔

یعقوب نے تذبذب اور پریشانی کی حالت میں پہلے حسن اور پھر اُس کے ساتھیوں کی طرف دیکھا۔اس کی خاموش نگاہیں اس غیر متوقع حکم کے خلاف احتجاج کر رہی تھیں

حسن نے کہا۔یعقوب!وقت ضائع نہ کرو جلدی کرو۔

یعقوب نے قدرے جرات سے کام لیتے ہوئے کہا۔لیکن آقا بے ہوش ہیں اور جب تک وہ خود مجھے حکم نہ دیں۔۔۔۔

حسن نے گرج کر کہا۔آقا کی طرف سے میں تمہیں حکم دیتا ہوں۔جلدی کرو۔

لیکن وہ مجھے زندہ نہیں چھوڑے گا۔

Created by Faraz AKram(farsun@gmail.com)

www.Nayaab.Net 2006 انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

حسن کے اشارے پر یعقوب نے ڈرتے ڈرتے دروازہ کھول دیا۔موسیٰ کوٹھڑی سے باہر نکل ایک لمحہ کے لئے خاموش کھڑا رہا۔اور پھر بولا میری سمجھ میں نہیں آتا طریف ابوعبداللہ کے لئے ہر گناہ کرسکتا تھا اس پر یہ عتاب کیسے نازل ہوا۔

حسن نے جواب دیا۔طریف کو فرڈی نینڈ کے آدمیوں نے زخمی کیا ہے۔آپ تمام معاملات سے باخبر ہونے کے بعد اُسے شاید قابلِ معافی سمجھیں لیکن اب اس کی زندگی کا چراغ ٹمٹمارہا ہے۔وہ آپ کا منتظر ہے وہ آپ سے کچھ کہنا چاہتا ہے۔

موسیٰ نے کہا چلو!

(۶)

طریف نے درد سے کراہتے ہوئے کہا،جلدی کرو مجھے موسیٰ کے پاس لے چلو

اس کے ایک ساتھی نے کہا حسن موسیٰ کو لینے گیا ہے۔وہ آ ہی رہے ہوں گے

۔

طریف نے آنکھیں کھول کر ادھر اُدھر دیکھا اور اُٹھ کر بستر پر بیٹھتے ہوئے کہا۔میں اس حالت میں اُسے دیکھنا نہیں چاہتا۔مجھے اس کی کوٹھڑی کے سامنے لے چلو۔میں اس قابل نہیں کہ وہ میرے پاس آئے جلدی کرو۔

طریف نے اپنے پاؤں بستر سے نیچے لٹکا دئے۔دو آدمیوں نے اُسے سہارا دیا جب اسے دروازے سے باہر نکالا گیا تو ایک حبشی غلام نے کہا۔وہ آرہے ہیں۔

طریف نے کہا مجھے چھوڑ دو۔مجھے سہارے کی ضرورت نہیں۔نوکروں نے اپنی مرضی کے خلاف اُس کے حکم کی تعمیل کی۔طریف نے چند قدم اُٹھائے۔برآمدے کے دوسرے سرے پر اُسے موسیٰ دکھائی دیا۔اس کی نگاہوں کے سامنے اندھیرا چھا گیا۔وہ لڑکھڑاتا ہوا آگے بڑھا اور برآمدے کے ستون کے ساتھ لپٹ کر

Created by Faraz AKram(farsun@gmail.com)

www.Nayaab.Net 2006 انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

کھڑا ہو گیا۔ موسیٰ اس کے قریب پہنچ کر رکا اور تذبذب کی حالت میں اُس کی طرف دیکھنے لگا۔ طریف کے کانپتے ہوئے ہونٹوں سے درد میں ڈوبی ہوئی آواز نکلی۔ موسیٰ تمہارا مجرم موت کے دروازے پر دستک دے رہا ہے۔ لیکن اس سے پہلے ۔۔۔۔۔

اس سے پہلے

طریف ستون کا سہارا چھوڑ کر ایک قدم آگے بڑھا اور بے اختیار موسیٰ کے پاؤں پر گر پڑا۔ موسیٰ ایک ثانیہ کے لئے بے حس و حرکت کھڑا رہا۔ پھر اس نے پیچھے ہٹنے کی کوشش کی لیکن اس کے پاؤں طریف کے بازوؤں کی گرفت میں تھے۔ بے ہوشی کی حالت میں یہ گرفت کافی مضبوط تھی۔ اچانک موسیٰ نے محسوس کیا کہ اس کے پاؤں بھیگ رہے ہیں۔ طریف اس کے پاؤں پر آنسوؤں کی پونجی لٹا رہا تھا نہیں یہ آنسو نہ تھے۔ موسیٰ کا دل پر چرکا لگا۔ وہ ماضی کی تمام تلخیوں کو بھول چکا تھا۔ اُس نے جھک کر طریف کو اُٹھایا۔ آنسوؤں کی بجائے اس کے منہ سے خون کی دھار بہہ رہی تھی۔ موسیٰ اُسے اٹھا کر اندر لے گیا۔ اُسے بستر پر لٹا کر ہوش میں لانے کی کوشش کی لیکن تھکا ہوا مسافر اپنی آخری منزل پر پہنچ کر دم توڑ چکا تھا۔

موسیٰ نے انا للہ و انا الیہ راجعون کہا اور ضبط کی کوشش کے باوجود اس کے آنکھوں سے آنسو ٹپک پڑے۔ یہ آنسو طریف کے چہرے پر گرے۔ ابو موسیٰ نے اُس کا سر اپنی گود سے اُٹھا کر تکیے پر رکھ دیا اور بھرائی ہوئی آواز میں کہا۔ طریف! تم ہمارے تھے۔

Created by Faraz AKram(farsun@gmail.com)

www.Nayaab.Net 2006 انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

نئے ولولے

(۱)

موسیٰ مدت کے بعد پھر ایک بار ندی کے اس پل کے قریب کھڑا تھا جس کے دوسرے کنارے سے سرحدی عقاب کی آزاد مملکت شروع ہوتی تھی۔ پل کے پاس اسی درخت کے ساتھ اسی طرح لکڑی کا ایک تختہ لٹک رہا تھا۔ لیکن اُس پر لکھی تحریر اس تحریر سے مختلف تھی جسے موسیٰ نے شاہین کی وادی میں پہلی بار داخل ہوتے وقت پڑھا تھا۔ اس تحریر کے الفاظ یہ تھے۔

اس ندی کے پار سرحدی عقاب کی مملکت ہے۔ کسی ایسے شخص کو جو غدار ابو عبداللہ کی بادشاہت تسلیم کر چکا ہو اس وادی میں داخل ہونے کی اجازت نہیں۔ نصرانیوں کے مظالم سے پناہ لینے والے مسلمانوں کو اس وادی میں داخل ہونے کی اجازت ہے۔ لیکن دشمن کے جاسوس کی سزا موت ہے۔

عصر کی نماز کا وقت ہو چکا تھا۔ موسیٰ نے گھوڑے سے اُتر کر اُسے ایک درخت کے ساتھ باندھ دیا اور ندی کے پانی سے وضو کرنے کے بعد سرسبز گھاس پر نماز کے لئے کھڑا ہو گیا۔ کوئی پچیس کے لگ بھگ مسلح نوجوان درختوں کی آڑ سے نمودار ہوئے اور موسیٰ کے قریب جمع ہو گئے۔ موسیٰ نماز سے فارغ ہو کر اُٹھا اور اُن کی طرف متوجہ ہو کر بولا۔ میں تمہارے امیر سے ملنا چاہتا ہوں۔ میرا نام موسیٰ ہے۔

موسیٰ! آپ؟ ایک نوجوان نے آگے بڑھ کر اُسے غور کے ساتھ دیکھتے ہوئے کہا آپ زندہ تھے! لیکن اتنی دیر آپ کہاں رہے؟ نوجوان کی پریشانی مسرت میں تبدیل ہو رہی تھی۔

موسیٰ نے کہا اپنے امیر سے کہو کہ میں ان کی خدمت میں حاضر ہونے کی

Created by Faraz AKram(farsun@gmail.com)
www.Nayaab.Net 2006 انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

اجازت چاہتا ہوں۔ میں یہاں ٹھہر کر اُن کے حکم کا انتظار کروں گا۔

نوجوان نے جواب دیا۔ غرناطہ کے شیر کو عقاب کی وادی میں داخل ہونے کے لئے اجازت کی ضرورت نہیں۔

یہ نوجوان مجاہدین کے اس گروہ کا سالار تھا۔ اُس کے اشارے پر ایک سپاہی موسیٰ کا ساتھ ہو لئے اور باقی پھر درختوں کی آڑ میں روپوش ہو گئے۔ جنگل اور پہاڑ کے تنگ و تاریک راستوں سے گزرنے کے بعد آدھی رات کے قریب وہ ایک قلعے کے دروازے کے سامنے پہنچے۔ موسیٰ کی توقع کے خلاف قلعے کا دروازہ کھلا تھا اور باہر چند آدمی کھڑے ان کا انتظار کر رہے تھے۔ اُن میں سے ایک کے ہاتھ میں مشعل تھی۔ موسیٰ دروازے کے قریب پہنچا تو ایک شخص نے آگے بڑھ کر اُس کے گھوڑے کی باگ پکڑ لی۔ موسیٰ گھوڑے سے اُترا اور مشعل کی دھندلی روشنی میں اس کی طرف دیکھتے ہوئے بولا۔ کون بشیر! بشیر بے اختیار اس کے ساتھ لپٹ گیا۔ جذبات کے ہیجان میں بشیر بار بار یہ الفاظ دہرا رہا تھا۔ آپ کہاں تھے؟

آپ نے اپنے متعلق ہمیں اتنی دیر بے خبر کیوں رکھا؟ یہ ایک خواب تو نہیں۔

بشیر کی گرفت سے علیحدہ ہونے کے بعد موسیٰ دوسرے آدمیوں کی طرف متوجہ ہوا۔ ایک سیاہ پوش نے اس کی طرف ہاتھ بڑھایا۔ موسیٰ نے اُس کے ساتھ مصافحہ کرتے ہوئے بشیر کی طرف دیکھا اور بشیر نے کہا۔ یہ منصور بن احمد ہیں۔

منصور کے ساتھ مصافحہ کرنے کے بعد موسیٰ کی نظر ابو محسن پر جا پڑی۔ ابو محسن بے حس و حرکت کھڑا اپنے سالار کی طرف دیکھ رہا تھا۔ موسیٰ نے اس کی طرف ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا۔ ابو محسن! تم مجھے نہیں پہچانتے؟

ابو محسن نے فرطِ عقیدت سے موسیٰ کا ہاتھ اپنے ہونٹوں سے لگا لیا۔

Created by Faraz AKram(farsun@gmail.com)

www.Nayaab.Net 2006 انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

وہ قلعے کے اندر داخل ہوئے۔ایک وسیع کمرے میں دستر خوان بچھا ہوا تھا۔

موسیٰ نے کہا۔

آپ نے ابھی تک کھانا نہیں کھایا۔

بشیر نے جواب دیا۔ہم آپ کا انتظار کر رہے تھے۔

تو دروازے پر بھی میرا ہی انتظار ہو رہا تھا لیکن آپ کو کیسے معلوم ہوا کہ میں آرہا ہوں۔منصور نے جواب دیا۔جب آپ ہماری سرحد سے چار کوس کے فاصلے پر تھے تو ہمیں معلوم ہو چکا تھا کہ ایک مہمان آرہا ہے اور مغرب کی نماز سے تھوڑی دیر بعد ہمیں یہ اطلاع مل گئی کہ ہمارا مہمان کون ہے؟

دستر خوان پر بیٹھنے کے بعد موسیٰ کی آنکھوں کے سامنے وہ منظر آ گیا جب وہ الزغل کے ساتھ پہلی بار عقاب کی وادی میں داخل ہوا تھا۔وہ جنگل کی اس دعوت کا تصور کر رہا تھا جس میں ان کا میزبان بدر بن مغیرہ تھا۔آج جب بدر بن مغیرہ کی بجائے منصور بن احمد نے اس کے ہاتھ دھلائے تو اُسے اچانک اس محفل میں اجنبیت کا احساس ہوا۔بشیر کی بے تکلفی اور منصور کے خلوص کے باوجود وہ اس محفل میں ایک تنہائی محسوس کر رہا تھا۔اس نے بدر بن مغیرہ کا ذکر چھیڑنا چاہا لیکن وہ بول نہ سکا۔میزبان اس بات کا انتظار کر رہے تھے کہ ان کا مہمان کھانے کی طرف ہاتھ بڑھائے۔

بشیر نے کہا۔شروع کیجئے۔

موسیٰ نے غیر ارادی طور پر ایک لقمہ اٹھایا لیکن اس کی بھوک مر چکی تھی۔اس کا ہاتھ منہ تک پہنچتے پہنچتے رک گیا۔اس کی آنکھوں کے سامنے آنسوؤں کے پردے حائل ہونے لگے۔اس کے منہ سے درد میں ڈوبی ہوئی آواز نکلی۔بدر!بدر!! اور اُس

Created by Faraz AKram(farsun@gmail.com)

www.Nayaab.Net 2006 انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

نے اٹھایا ہوا نوالہ پھر دستر خوان پر رکھ دیا۔

میزبان انتہائی پریشانی کی حالت میں اُس کی طرف دیکھ رہے تھے۔موسیٰ نے اپنا چہرہ آستین میں چھپالیا۔وہ مجاہد جس کے سامنے شیروں کے دل دہل جاتے تھے ۔جس نے ساری عمر طوفانوں سے لڑنا اور بجلیوں سے کھیلنا سیکھا تھا، جو موت کے بھیانک چہرے کے سامنے قہقہہ لگانے کی جرات رکھتا تھا اس بھری محفل میں رو رہا تھا۔اس معصوم بچے کی طرح جس کا عزیز ترین کھلونا ٹوٹ چکا ہو۔معاف کیجئے مجھے بھوک نہ تھی۔موسیٰ بھرائی ہوئی آواز میں یہ کہہ کر اٹھا اور کمرے سے باہر نکل گیا۔

میزبانوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔منصور نے کہا۔تھوڑی دیر انتظار کرو میں ابھی آتا ہوں۔بشیر!تم میرے ساتھ آسکتے ہو۔

موسیٰ صحن میں کھڑا آسمان کے جگمگاتے ہوئے ستاروں کی طرف دیکھ رہا تھا۔ بدر!بدر!!اس نے ہچکی لیتے ہوئے کہا۔

منصور نے آگے بڑھ کر اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔یہ مایوسی غرناطہ کے مجاہد اعظم کی شان کے شایان نہیں۔غرناطہ کا انجام بہت الم ناک ہے۔ لیکن ہمیں ہمت نہیں ہارنی چاہیے۔

ابو موسیٰ نے مڑ کر اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔میں اس وقت غرناطہ کے متعلق نہیں سوچتا منصور!تم نہیں جانتے ٹوٹی ہوئی دیواریں پھر کھڑی کی جاسکتی ہیں ۔قلعے دوبارہ تعمیر کئے جاسکتے ہیں۔اور قوم کی مردم شماری میں بھی اضافہ کیا جاسکتا ہے۔لیکن وہ مسیحا جو مردہ اقوام کی رگوں میں ایمان کی حرارت پیدا کرتے ہیں۔بار بار پیدا نہیں ہوتے۔بدر ہماری قوم کا مسیحا تھا۔لیکن ہم نے اُسے تختہ دار پر لٹکا دیا۔ وہ اس مردہ قوم کی رگوں میں زندگی کے خون کا آخری قطرہ تھا۔وہ ہماری تلوار تھا جو

Created by Faraz AKram(farsun@gmail.com)
www.Nayaab.Net 2006 انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

ٹوٹ گئی، وہ ہمارا بازو تھا جو کٹ گیا، وہ ایک آفتاب تھا جو غروب ہو چکا ہے اور ہم تاریکی میں بھٹک چکے ہیں۔

(۲)

قلعے سے باہر گھوڑوں کی ٹاپوں کی آواز سنائی دی۔ منصور نے بشیر کی طرف دیکھا اور بشیر اس کا اشارہ سمجھ کر قلعے کے دروازہ کی طرف چل دیا۔

منصور نے موسیٰ سے کہا۔ آپ تھکے ہوئے ہیں چلئے اندر بیٹھیں۔

ابو موسیٰ کچھ کہے بغیر منصور کے ساتھ چل دیا۔ پتھر کی سیڑھیاں چڑھنے کے بعد وہ بالائی منزل کے ایک کمرے میں داخل ہوئے۔ اندر شمعیں جل رہی تھیں۔ منصور کے اشارے پر ابو موسیٰ ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔ منصور اس کے قریب دوسری کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔ اگر قدرت ایک معجزہ کر سکتی ہے تو وہ دوسرا معجزہ بھی کر سکتی ہے۔ ہم آپ کے متعلق نا اُمید ہو چکے تھے۔ آج ہمیں آپ کی آمد کی اطلاع ملی تو ہم یہ سمجھتے تھے کہ ہمارے آدمیوں کا دھوکا ہوا ہے۔ لیکن یہ ممکن نہیں کہ جس طرح ہمیں موسیٰ مل گیا ہے اُسی طرح آپ کو بدر مل جائے؟ کیا آپ کی طرح وہ بھی روپوش نہیں ہو سکتا۔

موسیٰ نے قدرے پُر امید ہو کر منصور کی طرف دیکھا لیکن پھر مایوس ہو کر کہنے لگا۔ حالات نے تمہیں بھی میری طرح شاعر بنا دیا ہے۔ مایوسی ہر شخص کو شاعر بنا دیتی ہے۔ میں سارا راستہ دل کو یہ جھوٹی تسلی دیتا آیا تھا کہ بدر بن مغیرہ زندہ ہے ممکن ہے کہ وہ شخص جسے ابو عبداللہ نے قتل کیا ہو کوئی اور ہو یہ بھی ممکن ہے کہ وہ قتل ہونے کی بجائے میری طرح قید میں ہو اور تمہارے دسترخوان پر بیٹھتے وقت بھی میری نگاہیں دروازے پر لگی ہوئی تھیں۔ میں قدرت کے معجزے کا انتظار کر رہا تھا اور جب تم نے

Created by Faraz AKram(farsun@gmail.com)

www.Nayaab.Net 2006 انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

مجھے کھانے کی طرف ہاتھ بڑھانے کے لئے کہا تو امید کا ٹمٹماتا ہوا چراغ بجھ گیا۔ یہ حقیقت میرے لئے ناقابل برداشت تھی کہ اس محفل میں بدر بن مغیرہ کی جگہ خالی ہو چکی ہے۔ اگر میں آتے ہی اس کا ذکر چھیڑ دیتا تو مجھ سے دستر خوان پر بچوں کی سی حرکت سرزد نہ ہوتی۔ لیکن میں اُسے مردہ نہیں بلکہ زندہ سمجھ کر اس کا انتظار کر رہا تھا۔ اپنے منہ سے کچھ کہنے کی بجائے میں آپ کی زبان سے سُننا چاہتا تھا۔ منصور! میں زندگی اور موت کے مفہوم سے نا آشنا نہیں۔ مرنے والوں کی یاد نے مجھے کبھی نہیں ستایا۔ خواب میں بھی میں انہیں اس دنیا کی بجائے ہمیشہ کسی اور دنیا میں دیکھا ہے۔ ہماری دوستی کا زمانہ بہت مختصر تھا لیکن اس کے باوجود میں یہ محسوس کرتا ہوں کہ اس دنیا میں وہ مجھ سے بہت زیادہ قریب تھا بلکہ وہ میرے وجود کا ایک حصہ تھا۔

دروازے سے باہر کسی کے پاؤں کی آہٹ سنائی دی۔ منصور نے اپنے چہرے پر ایک معنی خیز مسکراہٹ لاتے ہوئے کہا۔ آپ بدر بن مغیرہ سے ابھی ملنا چاہتے ہیں ۔

ایک لمحہ کے لئے موسیٰ مبہوت سا ہو کر منصور کی طرف دیکھتا رہا۔ باہر سے پاؤں کی آہٹ پا کر دروازے کی طرف متوجہ ہوا اور اچانک اس کی تمام حسیات سمٹ کر آنکھوں میں آ گئیں۔ بدر بن مغیرہ سر سے پاؤں تک لوہے میں غرق اس کے سامنے تھا۔

ایک ثانیہ کے لئے موسیٰ بے حس و حرکت کرسی پر بیٹھا رہا۔ آہستہ آہستہ اس کے دل کی دھڑکنیں تیز ہونے لگیں۔ اس کے ہونٹ کپکپانے لگے۔ وہ چلایا۔ بدر! بدر!!

بدر نے ایک قدم آگے بڑھ کر ہاتھ پھیلائے۔ موسیٰ اُٹھا اور اس کے ساتھ لپٹ گیا۔ وہ کہہ رہا تھا۔ بدر! تم زندہ ہو میرے دل نے مجھے دھوکا نہیں دیا۔ میرے

Created by Faraz AKram(farsun@gmail.com)
www.Nayaab.Net 2006 انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

دوست!میرے رفیق!!میرے بازو!!

بدر کی آنکھوں میں آنسو آ چکے تھے لیکن وہ خاموش تھا اور جب وہ ایک دوسرے کے سامنے بیٹھ گئے تو موسیٰ منصور کی طرف متوجہ ہوا۔تم دونوں بہت ظالم ہو ۔تم نے مجھے یہاں آتے ہوئے کیوں نہ بتایا۔

منصور نے جواب دیا۔کیا آپ سمجھتے ہیں کہ اتنی دیر روپوش رہنے کے بعد آپ کسی سزا کے مستحق نہ تھے۔بدر سے پوچھئے وہ آپ کے لئے کس قدر بے قرار تھا۔ تاہم ہماری نیت یہ نہ تھی کہ آپ کو پریشان کیا جائے۔بدر ابھی باہر سے آیا ہے اگر ہم آپ کو پہلے بتا دیتے تو آپ کے لئے انتظار کے چند لمحات بھی نا قابل برداشت ہوتے۔

بشیر نے کمرے میں داخل ہو کر کہا۔دسترخوان پر آپ کا انتظار ہو رہا ہے۔ آیئے!

بدر نے موسیٰ کی طرف دیکھا اور کہا۔آپ چلیں میں لباس تبدیل کر کے آتا ہوں۔

کھانا کھانے کے بعد بدر بن مغیرہ،موسیٰ،بشیر اور منصور اور ابو محسن پھر اُسی کمرے میں آ گئے۔اور دیر تک باتیں کرتے رہے۔موسیٰ طویل سفر کے بعد یہاں پہنچا تھا۔اور بدر بھی اپنی ایک دور افتادہ چوکی سے اس قلعے تک پہنچنے میں تین گھوڑے تبدیل کر چکا تھا لیکن اس غیر متوقع ملاقات کے بعد کسی کو نیند یا تھکاوٹ کا احساس نہ تھا۔دونوں نے اپنی اپنی سرگزشت سنائی۔اس کے بعد حال اور مستقبل کے متعلق بحث شروع ہوئی۔

موسیٰ نے ابو محسن سے چند سوالات پوچھنے کے بعد کہا۔میں قید سے رہا ہونے

Created by Faraz AKram(farsun@gmail.com)
www.Nayaab.Net 2006 انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

کے بعد ایک تاجر کا بھیس بدل کر غرناطہ گیا تھا۔ وہاں میں نے صرف دو دن قیام کیا اور ان دو دنوں میں اپنے عوام کے متعلق میں نے جو رائے قائم کی ہے وہ یہ ہے کہ اب وہ ذلت کی موت سے بچنے کے لئے ہمارا ساتھ دیں گے۔ فرڈی نینڈ کے متعلق اب کسی کو غلط فہمی نہیں۔ دوسرے شہروں سے قریباً چار لاکھ مہاجر غرناطہ میں داخل ہو چکے ہیں اور اُن کی مظلومیت کی داستانیں سُن کر غرناطہ کے ہر باشندے کو یہ یقین ہو چکا ہے کہ اگر ابو عبداللہ نے فرڈی نینڈ کی افواج کے لئے غرناطہ کے دروازے کھول دے تو ان کا انجام مالقہ اور دوسرے شہروں کے مسلمانوں سے مختلف نہ ہوگا۔ رضا کاروں کے دستے شہر کے دروازوں پر پہرہ دے رہے ہیں۔ الحمراء کے دروازے پر ابو عبداللہ کے خلاف شب و روز مظاہرے ہوتے ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ اگر ابو عبداللہ نے عوام کے جذبات کا احترام نہ کیا تو فوج عوام کا ساتھ دے گی اور غداروں کی جماعت بھی اب یہ محسوس کر رہی ہے کہ انہیں اپنے محل فرڈی نینڈ کے سپاہیوں کے لیے خالی کرنے پڑیں گے۔ پہلے اُنہیں یہ یقین تھا کہ وہ ابو عبداللہ کی حکومت اور فرڈی نینڈ کی سرپرستی سے فائدہ اُٹھا کر عوام کو دونوں ہاتھوں سے لوٹیں گے۔ لیکن اب اُن پر یہ خوف طاری ہو رہا ہے کہ اگر غرناطہ فرڈی نینڈ کے قبضے میں چلا گیا تو انہیں اپنے سے زیادہ خطرناک اور بے رحم ڈاکوؤں سے واسطہ پڑے گا۔ طریف کے ایک ساتھی نے ابو عبداللہ کو اس کا آخری پیغام پہنچا دیا ہے۔ اور ابو عبداللہ اور اس کے ساتھی محسوس کر رہے ہیں کہ اگر فرڈی نینڈ کے آدمی طریف جیسے آدمی کو قتل کر سکتے ہیں تو اُن میں سے کسی کو بھی اپنے متعلق خوش فہمی نہیں ہونی چاہیے۔ مجھے یقین ہے کہ فرڈی نینڈ غرناطہ پر حملہ کرنے میں تاخیر نہیں کرے گا۔ وقت تھوڑا ہے اور ہمیں ابھی بہت کچھ کرنا ہے۔

Created by Faraz AKram(farsun@gmail.com)

www.Nayaab.Net 2006 انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

بدر نے کہا۔فرڈی نینڈ کی افواج مالقہ سے روانہ ہو چکی ہیں۔مجھے آج دوپہر یہ اطلاع مل گئی تھی۔

موسیٰ نے چونک کر کہا۔اگر یہ صحیح ہے تو میرا غرناطہ فوراً پہنچنا ضروری ہے۔

بدر بن مغیرہ نے کہا۔میرا خیال ہے کہ آپ ابھی تک غرناطہ کے لوگوں کے متعلق غلط فہمی میں مبتلا ہیں

موسیٰ نے کہا۔جب میں یہ سمجھتا تھا کہ اہل غرناطہ عزت کی زندگی کے حصول کے لئے ہمارا ساتھ دیں گے تو یہ ایک خوش فہمی تھی لیکن اب وہ ذلت کی موت سے بچنا چاہتے ہیں اور مجھے یقین ہے کہ جب اُن کے سامنے موت کے سوا کوئی راستہ نہ ہوگا تو وہ ذلت کی موت پر عزت کی موت کو ترجیح دیں گے۔فرڈی نینڈ کے خلاف ہماری یہ پہلی جنگ ہوگی جس میں شاید قوم کے پرانے غدار اور عافیت پسند لوگ بھی ہمارا ساتھ دیں گے۔

بدر بن مغیرہ نے کہا۔اور اس جہاد کے لئے آپ پھر ابو عبداللہ کے مقدس ہاتھ پر بیعت کریں گے۔

موسیٰ نے پریشان ہو کر جواب دیا۔میں ابو عبداللہ کے لئے نہیں غرناطہ کے لئے آپ کے پاس آیا ہوں۔ہوسکتا ہے کہ اہل غرناطہ کے متعلق مجھے غلط فہمی ہو لیکن آپ کے متعلق مجھے غلط فہمی نہیں۔اگر میں یہاں نہ بھی آتا تو بھی آپ اہل غرناطہ کی مدد کے لئے پہنچتے۔

بدر بن مغیرہ نے ایک لمحہ کے لئے خاموش رہا اور پھر اُٹھ کر کھڑکی کے قریب جا کر باہر جھانکنے لگا۔اس کی پیٹھ موسیٰ کی طرف تھی۔

موسیٰ نے کہا۔بدر!اگر مجھے یہ یقین نہ ہوتا کہ ہم ان حالات میں بھی غرناطہ کی

Created by Faraz AKram(farsun@gmail.com)
www.Nayaab.Net 2006 انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

چار دیواری کی حفاظت کر سکتے ہیں تو میں ایک گمنام سپاہی کی حیثیت میں تمہارے مجاہدین کی جماعت میں شامل ہو جاتا لیکن مجھے یہ یقین ہے کہ ہم تمہاری مدد کے ساتھ یہ جنگ جیت سکتے ہیں غرناطہ میں اس وقت بھی ایک لاکھ سے زیادہ رضاکار بھرتی کئے جا سکتے ہیں۔

بدر بن مغیرہ نے اچانک مڑ کر موسیٰ کی طرف دیکھا اور کہا۔ موسیٰ! تم جانتے ہو کہ میں غرناطہ کو بچانے کے لئے بڑی سے بڑی قربانی سے دریغ نہیں کروں گا۔ لیکن گزشتہ واقعات نے مجھے یہ سوچنے پر مجبور کر دیا ہے کہ کیا ہم غرناطہ کو بچا سکتے ہیں۔ کیا غرناطہ کے لئے ہماری گزشتہ قربانیاں کسی کام آسکیں؟ اور اب بھی اگر ہم غرناطہ کو اپنا دفاعی مورچہ بنائیں تو کیا ہماری مزید قربانیاں رائیگاں نہ جائیں گی؟ ہم کب تک ان گرتی ہوئی دیواروں کو سہارا دیں گے جن کی بنیادیں ہل چکی ہیں اور ہمارا خون کب تک اس درخت کی آبیاری کرتا رہے گا جس کی جڑوں کو کیڑے لگے ہوئے ہیں۔ میری باتیں ذرا تلخ ہیں لیکن اب حقیقت کے بھیانک چہرے کو الفاظ کے حسین پردوں میں چھپانے کی کوشش بے سود ہے۔ میں یہ ماننے کے لئے تیار ہوں کہ غرناطہ کے عوام اپنی غلطیوں کو محسوس کر رہے ہیں۔ ان کے دل میں مدافعت کا جذبہ اُبھر رہا ہے۔ اور وہ شاید لڑیں گے لیکن بدقسمتی سے آج بھی ان کا امیر ابوعبداللہ ہے اور آج بھی وہی لوگ برسرِ اقتدار ہیں جن کی غداریوں کے باعث ہماری شاندار فتوحات شکستوں میں تبدیل ہو کر رہ گئیں۔ اہل غرناطہ کے کندھوں پر لاشوں کا بوجھ ہے جنہیں آج سے کئی برس پہلے دفن کر دینا ضروری تھا۔ تم کہتے ہو کہ لوگ الحمراء کے دروازے پر شب و روز مظاہرے کرتے ہیں۔ لیکن کیا ان مظاہروں سے ان کا مقصد یہ نہیں کہ ابوعبداللہ اپنے محل سے نکل کر ان کی راہنمائی کرے۔ میں اُن

Created by Faraz AKram(farsun@gmail.com)
www.Nayaab.Net 2006 انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

لوگوں کے متعلق کیا کہوں جو میدان جنگ میں راہنمائی کے لیے ایک بوسیدہ لاش اُٹھا کر اپنے کندھوں پر رکھ لیں۔ موسیٰ! الحمراء کی تعمیر میں ہمارے اسلاف کا خون اور پسینہ صرف ہوا ہے۔ لیکن اگر آج اُس کی دیواریں ابوعبداللہ جیسے غداروں کو پناہ دیتی ہیں تو خدا کے لئے اہل غرناطہ سے کہو کہ وہ ان دیواروں کو گرادیں۔ اگر الحمراء کے دروازے اُن کے ہاتھوں کو قوم کے غداروں کی شہ رگ تک پہنچنے سے روکتے ہیں تو ان دروازوں کو توڑ ڈالو۔ اگر مردوں نے اقتدار سنبھال کر کرسیاں سنبھال رکھی ہیں تو انہیں کرسیوں سمیت دفن کردو۔

آپ کو غلط فہمی نہ ہو۔ ہماری تلواریں کسی بادشاہ کے لئے بے نیام نہیں ہوئی تھیں۔ ہمیں غرناطہ کے نام نہاد شاہی خاندان سے کوئی محبت نہ تھی۔ ابوالحسن کی دعوت پر ہم نے اس لئے لبیک کہا کہ اس نے قوم کو دشمن کی غلامی سے نجات دلانے کا عہد کیا تھا۔ ہم نے الزغل کی قیادت اس لئے قبول کی کہ وہ قوم کی آزادی کے لئے میدان جنگ میں کودا تھا۔ لیکن ہماری ناکامیوں کا باعث صرف یہ تھا کہ انہوں نے میدان میں کودنے سے پہلے غرناطہ کو منافقین کے وجود سے پاک کرنے کی ضرورت محسوس نہ کی۔ الزغل کو موقع ملا لیکن اُس نے اپنے بھتیجے کو تختہ دار پر لٹکانے کی بجائے اسے لوشہ کا حاکم بنادیا اور یہ شہر فرڈی نینڈ کے حوالے کردیا۔

ابومحسن سے پوچھیے۔ اُسے اہل غرناطہ کی راہنمائی کا موقع ملا لیکن اس نے بھی وہ غلطی کی اس نے رضاکاروں کی فوج تیار کی اور ابوعبداللہ کو اپنا راہنما بنالیا لیکن ابو عبداللہ کے ساتھ غدار بھی میدان میں پہنچ گئے اور ان کی فتوحات شکست میں تبدیل ہوگئیں۔

موسیٰ! اگر تم جہاد کی دعوت لے کر آئے ہو تو یہاں سے مایوس ہو کر نہیں جاؤ

Created by Faraz AKram(farsun@gmail.com)
www.Nayaab.Net 2006 انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

گے ۔لیکن کیا یہ ضروری ہے کہ ان تمام واقعات کے بعد بھی ہم عبداللہ اور اس کے ساتھیوں کا تابوت اُٹھائے پھریں آپ اطمینان رکھیں ۔ہم سیلاب کے سامنے آنکھیں بند کرنے والوں میں سے نہیں لیکن تنکوں کی کشتی پر بیٹھنے کی بجائے ہم اپنے بازووں پر بھروسہ کریں گے ۔ہم ریت کی دیواروں کی پناہ لے کر اپنے آپ کو دھوکا نہیں دیں گے ۔

تم کہتے ہو کہ اب ابوعبداللہ اور اس کے ساتھی اپنے مفاد خطرے میں دیکھ کر عوام کا ساتھ دیں گے لیکن اس بات کا کیا ثبوت ہے کہ کل اگر فرڈی نینڈ اُنہیں یہ یقین دلا دے کہ تمہارا مفاد خطرے میں نہیں تو میں تمہیں عوام کے کندھوں پر سوار رہنے اور قوم کا خون چوسنے کی اجازت دیتا ہوں تو وہ قوم کا ساتھ نہیں چھوڑ دیں گے؟ جب تک یہ لوگ زندہ ہیں غرناطہ کی زندگی خطرے میں ہے اور میں ان کی غیر طبعی زندگی میں اضافہ نہیں کرنا چاہتا ۔مجھے جو کچھ کہنا تھا کہہ چکا ہوں اس کے باوجود اگر تم حکم دیتے ہو تو میں حاضر ہوں اور میرے تمام سپاہی حاضر ہیں

بدر بن مغیرہ اپنی کرسی پر بیٹھ گیا ۔موسیٰ کچھ دیر سوچتا رہا ۔بالآخر اُس نے کہا ۔آپ کو یہ معلوم ہو چکا ہے کہ فرڈی نینڈ غرناطہ پر حملہ کرنے والا ہے ۔اور خدا شاہد ہے کہ اس وقت میرے سامنے صرف یہ سوال ہے کہ اندلس کے مسلمانوں کے اس آخری حصار کو بچایا جائے ۔ہمارے لئے یہ وقت ابوعبداللہ کے متعلق سوچنے کا نہیں ۔وقت آنے پر ہم سب غداروں سے نپٹ لیں گے ۔کیا آپ سمجھتے ہیں کہ میرے دل میں ان لوگوں کے لئے کوئی رحم ہو سکتا ہے جن کے باعث ہماری قوم کی ہزاروں بیٹیوں کی عصمت لٹ چکی ہے ۔لیکن اب ایک طرف دشمن ہمارے سینے پر نیزہ تانے کھڑا ہے اور دوسری طرف یہ مجرم ہیں ۔اگر ہم ان کی طرف متوجہ ہو جائیں تو

Created by Faraz AKram(farsun@gmail.com)
www.Nayaab.Net 2006 انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

دشمن کا وار خالی نہیں جائے گا۔ اگر خدانخواستہ فرڈی نینڈ نے غرناطہ فتح کرلیا تو ہم ہمیشہ کے لئے ختم ہو جائیں گے۔ بدر! میرے سامنے اس وقت کئی لاکھ عورتوں کی عصمت بچانے کا سوال ہے۔ اگر ہم نے نصرانیوں کو پسپا کر دیا تو ان منافقین کے لئے صرف دو ہی راستے ہوں گے۔ یا تو یہ قوم کے پیچھے لگ جائیں گے اور یا قوم کے پاؤں تلے کچلے جائیں گے۔ میں صبح ہوتے غرناطہ چلا جاؤں گا۔ اگر فرڈی نینڈ کا رخ غرناطہ کی طرف ہے تو چند دن تک آپ کو اہل غرناطہ کی قوت مدافعت کا حال معلوم ہو جائے گا۔ اگر مجھے مایوسی ہوئی تو میں یہ سمجھ لوں گا کہ غرناطہ کی بجائے یہ جنگل اور پہاڑ ہمارا آخری حصار ہے۔ میں آپ کے پاس چلا آؤں گا اور وہ لوگ میرے ساتھ ہوں گے جو دشمن کے ساتھ آخری دم تک لڑنے کا فیصلہ کر چکے ہیں

بدر نے کہا۔ یہ آپ کو معلوم ہے کہ جب آپ دشمن کے خلاف تلوار اُٹھائیں گے تو ہماری تلواریں نیام میں نہیں رہ سکیں گی۔ اگر اہل غرناطہ کا کوئی گروہ آخری دم تک لڑنے کا فیصلہ کر چکا ہے تو آپ ان کو یہاں آنے کا مشورہ نہ دیں۔ وہ صرف مایوسی کے وقت یہاں آئیں گے۔ اور یہاں مایوس ہونے والوں کے لئے کوئی جگہ نہیں۔ وہ اگر اپنی جگہ پر ڈٹے رہے تو صرف ہم ہی نہیں بلکہ دنیا کے ہر گوشے سے مسلمان اُن کی مدد کے لئے پہنچیں گے۔ ابو عبداللہ اور اس کے ساتھیوں کے متعلق میں پھر یہ کہوں گا کہ اگر حالات آپ کو ان کی خلاف کسی فوری اقدام کی اجازت نہ دیں تو بھی اُن کی کڑی نگرانی ضروری ہے۔

موسیٰ نے کہا۔ اگر آپ کو اعتراض نہ ہو تو میں ابو محسن کو اپنے ساتھ لے جانا چاہتا ہوں۔

ہمیں کیا اعتراض ہو سکتا ہے۔ آپ ہم میں سے جس کو چاہیں اپنے ساتھ لے

Created by Faraz AKram(farsun@gmail.com)
www.Nayaab.Net 2006 انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

جاسکتے ہیں ۔صبح کی نماز کے بعد بدر بن مغیرہ اور اس کے ساتھ موسیٰ اور ابو محسن کو الوداع کہہ رہے تھے۔

(۴)

فرڈی نیڈ نے غرناطہ کا محاصرہ کر رکھا تھا۔اس کی ٹڈی دل فوج نے بار بار شہر پناہ پر حملے کئے لیکن ہر بار تیروں کی بارش میں انہیں پیچھے ہٹنا پڑا۔تاہم فرڈی نیڈ اور اس کے سپاہی طاقت کے نشے میں چور تھے۔انہوں نے معمولی نقصانات کی پرواہ نہ اور شہر کا محاصرہ جاری رکھا۔اردگرد کی بستیوں کے لوگ نصرانیوں کی پیش قدمی کی خبر سنتے ہی شہر میں پناہ لے چکے تھے۔فرڈی نیڈ کے سپاہیوں نے ان کے سرسبز باغات برباد اور فصلیں تباہ کر ڈالیں۔

اہل شہر کی قیادت موسیٰ کے ہاتھ میں تھی اور اس کی روح پرور تقریروں سے اہل غرناطہ میں ایک نئی زندگی آچکی تھی۔قوم کے افراد کی طرح ابو عبداللہ اور اُس کے ساتھی بھی اُسے پنا راہنما تسلیم کر چکے تھے اور قوم اُن کے گزشتہ گناہ بھول چکی تھی۔ علماء اپنے شاگردوں اور عقیدتمندوں اور سردار اپنے اپنے قبائل کی طرف فرڈی نیڈ کے خلاف اعلان جہاد کر چکے تھے۔نوجوانوں کے جوش وخروش کا یہ عالم تھا کہ وہ دوبا اثر سرداروں کو فرڈی نیڈ کے جاسوس ہونے جرم میں پھانسی کی سزا دے چکے تھے۔

فرڈی نیڈ کو یقین تھا کہ سامانِ رسد ختم ہونے پر اہل شہر خود بخود ہتھیار ڈال دیں گے۔لیکن ایک دن طلوع آفتاب سے تھوڑی دیر قبل فرڈی نیڈ کی فوج نیند سے بیدار ہو رہی تھی،شہر کے تمام دروازے کھل گئے اور مسلمانوں نے باہر نکل کر حملہ کر دیا ۔یہ حملہ فرڈی نیڈ کی توقع کے خلاف تھا۔آن کی آن میں مسلمان قریبا چار ہزار

Created by Faraz AKram(farsun@gmail.com)
www.Nayaab.Net 2006 انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

نصرانیوں کو موت کے گھاٹ اُتار چکے تھے۔ اتنی دیر میں فرڈی نینڈ کے تیر انداز خندقوں میں جم کر بیٹھ گئے اور اس کی پیادہ اور سوار فوج کو منظم ہونے کا موقع مل گیا۔ موسیٰ نے ایک ہزار جانباز سواروں کے ساتھ شہر کے مغربی دروازے سے نکل کر حملہ کیا اور دشمن کی کئی صفیں درہم برہم کر ڈالیں اور تیر انداز کے اگلے مورچوں پر قبضہ کرلیا۔

جنوبی دروازے سے ابوعبداللہ نمودار ہوا اور دشمن کی فوج کے سپاہی یہ کہنے پر مجبور ہوگئے کہ غرناطہ کا کٹھ پتلی بادشاہ ابھی تک نیزہ بازی اور شہسواری میں اپنے اسلاف کی روایات نہیں بھولا۔

دوپہر تک فرڈی نینڈ کی فوج ہر محاذ سے پیچھے ہٹتی رہی لیکن تیسرے پہر وہ آخری خندق کے پیچھے اپنی سوار اور پیادہ افواج منظم کر چکے تھے اور غرناطہ کے حملہ آوروں کے لئے آگے بڑھنا ناممکن نہ تھا۔ فریقین کی صفوں کے درمیان تیر کی پرواز حدِ فاصل بن چکی تھی۔ ابوموسیٰ کے پاس پیادہ فوج کی کمی نہ تھی۔ لیکن اُس نے حملے کا حکم نہ دیا۔ اُس کے تیر انداز شہر پناہ کے اردگرد مورچے بنا چکے تھے۔ اس کے سوار چھوٹی چھوٹی ٹولیوں میں آگے بڑھ کر حملہ کرتے اور دشمن کو نقصان پہنچانے کے بعد واپس آجاتے۔

فرڈی نینڈ بھاری نقصان اُٹھانے کے باوجود اس صورتِ حال سے پریشان نہ تھا۔ اُسے یقین ہو چکا تھا کہ فاقہ کشی نے مسلمانوں کو شہر سے باہر آکر لڑنے پر مجبور کردیا ہے اور ایک دو دن میں اُن کی رہی سہی ہمت جواب دے جائے گی۔ اس لئے اُس نے جوابی حملہ کرنے کی بجائے اپنے سپاہیوں کو فقط مدافعت کی جنگ لڑنے کا حکم دیا۔

Created by Faraz AKram(farsun@gmail.com)
www.Nayaab.Net 2006 انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

ظہر کی نماز کے بعد موسیٰ نے شہر کے چاروں طرف اپنی فوج کی صفیں درست کیں اور سالاروں کو حکم دیا کہ وہ آخری حملے کے لیے تیار رہیں۔ وقت آنے پر شہر پناہ کے ہر برج سے نقیب اُنہیں آوازیں دیں گے اور وہ آواز سنتے ہی دشمن پر حملہ کر دیں۔

تجربہ کار لوگ اس حملہ کے نتائج کے متعلق پُرامید نہ تھے بلکہ وہ اس حملہ کو خودکشی کے مترادف سمجھتے تھے۔ دشمن کے تیر اندازوں کے مورچوں پر سیدھا حملہ بہت خطرناک تھا اور اس کے علاوہ فرڈی نیڈ کے سواروں کی تعداد موسیٰ کے سواروں سے کم از کم آٹھ گنا تھی اور پیادہ فوج جس پر موسیٰ کی طاقت کا دارومدار تھا، اس حملے میں زیادہ کام نہیں دے سکتی تھی۔ لیکن عوام کو موسیٰ پر اعتماد تھا۔ وہ اس کے اشارے پر آگ میں کودنے کے بھی تیار تھے۔

فوج کو ہدایات دینے کے بعد موسیٰ شہر کے دروازے میں داخل ہوا اور گھوڑے سے اُتر کر فصیل پر چڑھ گیا۔ باری باری ہر دروازے کے بُرج پر کھڑے ہو کر اُس نے اُفق کی طرف نگاہ دوڑائی۔ ڈھلتے ہوئے سائے اُس کی مایوسی میں اضافہ کرنے لگے۔ وہ فصیل پر بھاگتا ہوا ایک دروازے سے اُتر کر دوسرے دروازے پر پہنچتا اور پہریداروں سے پوچھتا۔ ابھی تک تمہیں کچھ نظر نہیں آیا؟ اور جب پہریدار نفی میں جواب دیتے تو اطمینان کے لئے خود افق کی طرف دیکھتا۔

دوسری طرف فرڈی نیڈ قسطلہ کے بشپ سے کہہ رہا تھا کہ مقدس باپ! آپ دعا کریں کہ دشمن ہم پر حملہ کرنے کا ارادہ ملتوی نہ کرے۔ اگر آپ کی دعا قبول ہوئی تو یہ جنگ آج ہی ختم ہو جائے گی۔ اور بشپ مریم کی مورتی کے سامنے دو زانو ہو کر دعا کر رہا تھا۔

Created by Faraz AKram(farsun@gmail.com)

www.Nayaab.Net 2006 انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

(۵)

موسیٰ تیسری بار شہر کے دروازے کے برج کی سیڑھیوں پر چڑھ رہا تھا کہ اوپر سے پہریدار نے آواز دی۔ اُفق پر گرد دکھائی دے رہی ہے۔ شاید کوئی فوج آرہی ہے۔

موسیٰ بھاگتا ہوا بُرج پر پہنچا اور اُفق کی طرف دیکھ کر چلایا۔ وہ آگئے۔ وہ آگئے!! ہمارے عقاب آگئے!!! آج خدا نے ہمیں فتح دی ہے۔

اور جب گرد کے بادلوں میں سوار دکھائی دینے لگے تو موسیٰ کی آنکھوں سے تشکر کے آنسو اُبل پڑے۔ اُس نے بُرج سے نیچے دیکھتے ہوئے بلند آواز میں کہا۔ ہوشیار۔

اور فیصل پر کھڑے ہونے والے نقیبوں نے آن کی آن میں امیر عساکر کی آواز سپاہیوں کے کانوں تک پہنچادی۔ سواروں نے نیزے تان لیے اور پیادوں نے تلواریں سونت لیں۔

موسیٰ نے۔ بزن۔ کہا اور فیصل کے ہر کونے سے بزن کی آواز گونجی۔ موسیٰ بھاگتا ہوا باہر نکلا اور اپنے گھوڑے پر سوار ہو گیا۔

دوسری طرف فرڈی نینڈ قسطلہ کے بشپ سے کہہ رہا تھا۔ مقدس باپ! آپ دعا قبول ہوئی موت کو دشمن کے دروازے پر دستک دینے کی ضرورت نہیں، اب وہ خود موت کی آغوش کی طرف بڑھ رہا ہے۔

ڈوبتے ہوئے سورج کی آخری نگاہیں ہلال وصلیب کے علم برداروں کا ایک اور معرکہ دیکھ رہی تھیں۔ اہل غرناطہ تیروں کی بارش میں آگے بڑھے۔ فرڈی نینڈ نے سواروں کو حملے کا حکم دیا اور گھمسان کی جنگ ہونے لگی۔

Created by Faraz AKram(farsun@gmail.com)

www.Nayaab.Net 2006 انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

موسیٰ ابوعبداللہ اور ابومحسن شہر کی تین اطراف سے سواروں کے دستوں کی راہنمائی کررہے تے ۔۔۔۔اور پیادہ فوج تیراندازوں کے مورچوں پر یورش کرچکی تھی ۔موسیٰ شمالی دروازے کی طرف دشمن کی صفوں کوٹورتا ہوا آگے نکل گیا۔ فرڈی نیڈ گھوڑا بھگا کر آگے بڑھا اور بلند آواز میں چلایا۔اس دستے کے ایک سوار کو بھی واپس شہر تک پہنچنے کا موقع نہ دو ۔تعاقب مت کرو وہ واپس آئیں گے۔

موسیٰ پانچ سو سواروں کے ساتھ دشمن کی صفوں سے گزرنے کے بعد ایک باغ کے گنے درختوں کے پیچھے غائب ہوگیا اور فرڈی نیڈ کے تیرانداز اس کی واپسی کا انتظار کرنے لگے۔لیکن موسیٰ شہر کی دوسری طرف اس کی فوج کے عقب میں جانکل اور اس کے ساتھ ہی شمال سے ایک نئی فوج نمودار ہوئی ۔وہ فوج جس کا موسیٰ اور ابو محسن کے سوا کسی کو علم نہ تھا۔

سرحدی عقاب کے مجاہد اہل غرناطہ کی مدد کے لئے پہنچ چکے تھے۔بدر بن مغیرہ نے دشمن کے عقب میں تین ہزار سواروں کے ساتھ حملہ کیا اور آن کی آن میں دشمن کی صفیں روند ڈالیں ۔فرڈی نیڈ نے بدحواس ہوکر فوج کو دائیں طرف ہٹنے کا حکم دیا لیکن اتنی دیر میں موسیٰ عقب سے حملہ کرچکا تھا۔اب فرڈی نیڈ کی فوج کے سامنے بدر بن مغیرہ کے سوار تھے اور پیچھے موسیٰ کے جانباز تھے۔تیسری طرف فرڈی نیڈ کی فوج ابوعبداللہ کے سواروں کو پیچھے ہٹا چکی تھی ۔لیکن یہاں بھی نصرانیوں کو ایک غیر متوقع مصیبت کا سامنا کرنا پڑا۔ان کے عقب سے اچانک دو ہزار سوار نمودار ہوئے اور شام کے دھندلکے میں انہوں نے یہ خیال کیا کہ ان کے لئے کمک پہنچ گئی ہے۔ لیکن جب باہر سے آنے والوں نے اللہ اکبر کے نعروں کے ساتھ حملہ کردیا تو نصرانی انتہائی انتشار کی حالت میں بائیں طرف ہٹنے لگے۔ابوعبداللہ کی قیادت میں جو سوار

Created by Faraz AKram(farsun@gmail.com)
www.Nayaab.Net 2006 انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

شہر کی طرف پسپا ہو رہے تھے۔ انہوں نے صورت حال کی تبدیلی محسوس کرتے ہی پلٹ کر حملہ کر دیا۔ اب فرڈی نینڈ کی تمام فوج ہر طرف سے سمٹ کر ایک طرف جمع ہو چکی تھی۔ ان کے دائیں اور بائیں بازوؤں پر بدر بن مغیرہ اور منصور بن احمد کے سوار تھے۔ عقب میں موسیٰ کے جانباز اور سامنے غرناطہ کی باقی فوج ابو عبداللہ اور ابو محسن کی قیادت میں لڑ رہی تھی۔ چوتھی طرف شہر پناہ کا وہ حصہ جس کے ساتھ دریا بہتا تھا پر سکون تھا۔

بارھویں رات کے چاند کی روشنی کے باعث جنگ کی تیزی میں کوئی فرق نہ آیا۔ دشمن کی فوج آہستہ آہستہ پیچھے ہٹ رہی تھی اور ابو موسیٰ کے ساتھ عقب سے حملہ کرنے والے مٹھی بھر جانباز ان کا راستہ روکنے کے لئے کافی تھے۔

منصور گھوڑا دوڑا کر دشمن کی فوج کے گرد ایک چکر کاٹنے کے بعد عقب میں پہنچا اور اس نے موسیٰ سے کہا۔ آپ اپنے دستے کو یہاں سے فوراً ہٹا لیں۔

موسیٰ نے کہا۔ لیکن میرے خیال میں یہ بہتر ہوگا کہ میں یہاں سے ہٹنے کی بجائے اپنی فوج کا ایک حصہ یہاں منتقل کر لوں۔ وہ دائیں یا بائیں چکر کاٹ کر یہاں پہنچ سکتے ہیں۔ اگر ہم انہیں دھکیل کر شہر کی طرف لے جائیں تو وہ شہر پناہ پر ہمارے تیر اندازوں کی زد میں آ جائیں گے۔

لیکن اگر وہ شہر میں داخل ہو گئے تو؟

میں دروازے بند کرنے کا حکم دے چکا ہوں۔

آپ کی یہ تجویز بُری نہ تھی لیکن شہر کی پیادہ فوج کو اتنی جلدی عقب میں نہیں لایا جا سکتا۔ دشمن کے سواروں کی تعداد ہم سے بہت زیادہ ہے اور اگر وہ دائیں بائیں طرف کترا کر نکلنا چاہیں تو ہم سخت نقصان اُٹھائے بغیر اُنہیں نہیں روک سکیں گے۔

Created by Faraz AKram(farsun@gmail.com)
www.Nayaab.Net 2006 انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

یہ بحث کا وقت نہیں اگر آپ نے تاخیر سے کام لیا تو مجھے ڈر ہے کہ دشمن کو ہماری ایک نہایت اہم چال کا علم ہو جائے گا۔

موسیٰ نے کہا۔ بہت اچھا اگر آپ کی تجویز کے ساتھ بدر بن مغیرہ کو اتفاق ہے تو مجھے یہاں سے فوج ہٹانے میں کوئی اعتراض نہیں۔

ہم دونوں ایک ہی دماغ کے ساتھ سوچتے ہیں۔ آپ یہ محاذ چھوڑ کر دوسری طرف پہنچ جائیں لیکن فوراً ورنہ دشمن چوکنا ہو جائے گا۔ آپ تھوڑی دور پسپا ہوتے جائیں اور پھر دشمن کے پیچھے ہٹنے کا میدان خالی کر دیں۔

یہ جنگ ایک فیصلہ کن مرحلے میں داخل ہو چکی تھی۔ نصرانی تین اطراف سے دب کر پیچھے ہٹ رہے تھے۔ یہ حالت دیکھ کر فرڈی نینڈ اپنے اُن محفوظ دستوں کو میدان میں لانے پر مجبور ہو گیا جو میدان جنگ سے باہر خیموں کی حفاظت کر رہے تھے۔ نصرانیوں کے اُکھڑتے ہوئے پاؤں پھر ایک بار جم گئے۔

اچانک میدان جنگ سے کچھ دور ایک گھنے باغ کے درختوں کی آڑ سے سرحدی مجاہدین کا ایک تازہ دم دستہ نمودار ہوا۔ یہ سوار جن کی تعداد ایک سو کے لگ بھگ تھی۔ اپنے ہاتھوں میں جلتی ہوئی مشعلیں لئے ہوئے تھے اور اُن کا رُخ میدان جنگ کی بجائے فرڈی نینڈ کی فوج کے پڑاؤ کی طرف تھا۔ پڑاؤ سے حفاظتی دستوں کا بیشتر حصہ میدان میں آ چکا تھا۔ فرڈی نینڈ کے رہے سہے سپاہیوں نے خیموں اور رسد کے ذخیروں کو بچانے کی کوشش کی لیکن برق رفتار سوار ایک طرف سے پڑاؤ میں داخل ہوئے اور خیموں کو آگ لگاتے ہوئے دوسری طرف نکل گئے۔ محافظ فوج ابھی سنبھلنے نہ پائی تھی کہ مشعل برداروں کا ایک اور دستہ عقب سے نمودار ہوا۔

ایک خیمے میں قسطلہ کا بشپ اور اس کے ساتھ کوئی تیس راہبر مریم مقدس کے

Created by Faraz AKram(farsun@gmail.com)
www.Nayaab.Net 2006 انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

مجسمے کے سامنے جھک کر صلیب کی فتح کے لئے دُعائیں مانگ رہے تھے۔ باہر سے پہریداروں نے شور مچانا شروع کر دیا۔ مقدس باپ خیمے کو آگ لگ چکی ہے۔

خیموں کے علاوہ سوکھی گھاس کے ایک بہت بڑے ذخیرے کو آگ لگ جانے کے باعث روشنی میدان جنگ تک پہنچ رہی تھی۔ نصرانی فوج کے سپاہی اپنے سالاروں اور سالار اپنے سپہ سالار کے حکم کا انتظار کئے بغیر خیموں کی طرف متوجہ ہوئے اور اس کے ساتھ ہی بدر بن مغیرہ کے تمام سواران پر ٹوٹ پڑے۔

پسپا ہونے والی فوج کے لئے اپنے پڑاؤ میں چاروں طرف جلتے ہوئے خیموں کے درمیان کوئی جائے پناہ نہ تھی۔ آگ کی روشنی میں تعاقب کرنے والے انہیں گھیر گھیر کر موت کے گھاٹ اُتار رہے تھے۔ بدحواس گھوڑے خیموں کی رسیوں میں اُلجھ کر گر رہے تھے۔

فرڈی نینڈ نے پسپائی کا بگل بجانے کا حکم دیا اور اُس کی رہی سہی فوج پڑاؤ میں جلتے ہوئے خیموں کو چھوڑ کر بھاگ کھڑی ہوئی۔ موسیٰ نے پیادہ فوج کو سامان رسد کے ذخیرے بچانے اور سواروں کو اپنے ساتھ تعاقب جاری رکھنے کا حکم دیا۔

بدر بن مغیرہ اور منصور بن احمد نے دشمن کو دائیں اور بائیں طرف سے گھیر رکھا تھا اور غرناطہ کے سوار اُن کے پیچھے تھے۔ فرڈی نینڈ کی فوج کے لئے فقط سامنے کا راستہ کھلا تھا۔

کوئی تین کوس دشمن کا تعاقب کرنے کے بعد بدر بن مغیرہ نے موسیٰ کے قریب پہنچ کر بلند آواز میں کہا۔ یہاں سے تھوڑے فاصلے پر ایک ندی ہے۔ اپنے دستوں کو روکئے۔ دشمن ہمارے آخری وار کی زد میں آچکا ہے۔ تیر انداز سواروں کو آگے کر دیجئے۔ دشمن بہت جلد واپس آئے گا۔

Created by Faraz AKram(farsun@gmail.com)

www.Nayaab.Net 2006 انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

موسیٰ نے فوج کو رکنے کا حکم دیا۔ وہ یہ سمجھ چکا تھا کہ بدر بن مغیرہ نے اہل غرناطہ کو مصلحتاً اپنی تجاویز سے آگاہ نہیں کیا۔ وہ یہ بھی اندازہ لگا چکا تھا کہ ندی کے پاس پہنچ کر دشمن کے لئے بدر بن مغیرہ کے ترکش کے آخری تیر کس قدر خطرناک اور تباہ کن ثابت ہوں گے۔

فرڈی نینڈ نے یہ سمجھ کر کہ دشمن ان کا تعاقب چھوڑ چکا ہے ندی سے کچھ فاصلے پر گھوڑا روکا۔ اپنے منتشر دستوں کو جمع کیا لیکن دائیں اور بائیں بازو سے دشمن کے سواروں کی آہٹ پا کر اس نے فوج کو آگے بڑھنے کا حکم دیا۔ ندی کے کنارے پہنچ کر شکست خوردہ فوج کو ایک نئی پریشانی کا سامنا کرنا پڑا۔ پُل ٹوٹا ہوا تھا اور آس پاس ان سپاہیوں کی لاشیں بکھری ہوئی تھیں جنہیں فرڈی نینڈ نے اُس پُل کی حفاظت پر متعین کر رکھا تھا۔

اہل قسطلہ کو پہلی بار یہ احساس ہوا کہ ندی کے پار ایک نئی مصیب ان کا انتظار کر رہی ہے لیکن فرڈی نینڈ کے لئے سوچنے کا وقت نہ تھا۔ اُس نے فوج کو ندی عبور کرنے کا حکم دیا۔ ندی کا پاٹ زیادہ نہ تھا۔ پانی بھی مشکل سے سواروں کی رکابوں تک پہنچتا تھا لیکن کنارے بلند تھے۔

جونہی اگلی صف کے سواروں کے گھوڑے پانی میں کودے۔ بہتے ہوئے پانی کے دھیمے راگ نے ایک ہنگامے کی صورت اختیار کر لی۔ دوسرے کنارے سے اللہ اکبر کی صدا بلند ہوئی اور اُس کے ساتھ ہی درختوں کی آڑ سے تیروں کی بارش ہونے لگی۔

سوار زخمی ہو کر پانی میں گر رہے تھے اور گھوڑے بدحواس ہو کر اِدھر اُدھر بھاگ رہے تھے۔ انہوں نے اپنے گھوڑوں کی باگیں موڑ لیں اور پیچھے ہٹنے لگے اور ندی

Created by Faraz AKram(farsun@gmail.com)
www.Nayaab.Net 2006 انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

سے جو بچ گئے وہ بھی واپس مڑنے لگے۔ اتنی دیر میں دائیں بازو سے تعاقب کرنے والے سوار ان کے سر پر پہنچ چکے تھے۔ اب صرف عقب خالی تھا لیکن جب وہ پیچھے مڑے تو تھوڑی دور جانے کے بعد موسیٰ کے تیر اندازوں کی زد میں آ چکے تھے۔ تیروں کی زد سے گزرنے کے بعد اُن کے سامنے نیزہ بازوں کی دیوار کھڑی تھی۔ منصور بن احمد دایاں بازو چھوڑ کر غرناطہ کے سواروں کے ساتھ مل چکا تھا۔ اہل قسطلہ دائیں طرف مڑے۔ اب ان کی کوشش یہ تھی کہ ندی کے ساتھ ساتھ جنوب کی طرف بڑھتے جائیں اور کسی محفوظ مقام سے ندی عبور کر لیں لیکن ندی کے دوسرے کنارے اب سواروں کا ایک دستہ ان کے ساتھ ساتھ بڑھ رہا تھا اور وہ بھاگتے ہوئے تیر بھی برساتے جا رہے تھے۔ جنوب کی طرف زونیل عبور کرنے کے سوا اس کے لئے کوئی راستہ نہ تھا۔ یہ ندی جس کے کنارے کے ساتھ ساتھ اُس کی فوج کا تعاقب ہو رہا تھا اسی دریا سے نکلتی تھی۔ عقب اور بائیں ہاتھ سے تعاقب کرنے والے اُنہیں بُری طرح ندی کی طرف دھکیل رہے تھے۔ ندی کے دوسرے کنارے سے تیر اندازوں کا دستہ جو تازہ دم گھوڑوں پر سوار تھا ان پر لگاتار تیروں کی بارش کر رہا تھا۔

دریا کے قریب پہنچے پہنچے فرڈی نینڈ کی فوج کے بے شمار گھوڑے اپنے سواروں کے بوجھ سے نجات حاصل کر چکے تھے۔ مجاہدین نیزوں کی بجائے تلواروں سے ان کا قتل عام کر رہے تھے۔ ان کے بازو شل ہو چکے تھے لیکن فتح کی خوشی میں ہر شخص دوسرے سے سبقت لے جانے کی کوشش کر رہا تھا۔ بدر بن مغیرہ کو اپنے بائیں ہاتھ غرناطہ کا ایک سوار دکھائی دیا۔ چاند کی روشنی میں اس کی زرہ اور خود چمک رہے تھے لیکن بدر بن مغیرہ کو جس چیز نے اُس کی طرف متوجہ کیا وہ اس کا خوب صورت گھوڑا تھا۔ یہ سوار دشمن کے چند سپاہیوں کو موت کے گھاٹ اُتار کر آگے نکل گیا۔ قسطلہ کے

Created by Faraz AKram(farsun@gmail.com)
www.Nayaab.Net 2006 انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

ایک سوار نے اُس کے نیزے سے زخمی ہو کر اپنا گھوڑا موڑ کر اُس پر حملہ کیا۔ غرناطہ کے سوار نے اپنی تلوار سے اُس کا وار روکا لیکن اتنی دیر میں پیچھے سے قسطلہ کا ایک اور سپاہی اسے نیزے سے زخمی کر کے آگے نکل گیا۔ اس سوار نے زخمی ہونے کے باوجود اپنا گھوڑا نہ روکا اور یکے بعد دیگرے دو اور آدمیوں کو موت کے گھاٹ اُتار دیا۔

بدر بن مغیرہ کے منہ سے بے اختیار تحسین کے الفاظ نکل گئے۔ اور اس نے قریب پہنچ کر کہا۔ میں تمہاری بہادری پر خوش ہوں۔ لیکن دشمن کے بیچ میں گھسنے کی ضرورت نہیں۔

تھوڑی دیر بعد جب دوسری دفعہ بدر بن مغیرہ کی نگاہ غرناطہ کے اُس سوار پر پڑی تو وہ نڈھال ہو کر اپنی زین پر جھکا ہوا تھا۔

بدر بن مغیرہ نے گھوڑا آگے بڑھا کر کہا۔ تم زخمی ہو۔ سوار کے ہاتھ سے تلوار گر پڑی۔ اور اُس کے ہتھے پر سر ٹیک دیا۔ بدر بن مغیرہ نے اس کی کمر میں ہاتھ ڈال کر اُسے اپنے گھوڑے پر ڈال لیا۔

آدھی رات کے وقت فرڈی نینڈ کی رہی سہی فوج دریا عبور کر رہی تھی اور مجاہدین ان پر تیروں کی بارش کر رہے تھے۔ یہ فرڈی نینڈ کی زندگی کی سب سے بُری شکست تھی۔

(۶)

اس عظیم الشان فتح کے بعد موسیٰ گھوڑے سے اُترا اور دیر تک سربسجود رہا۔ اس کے ہونٹوں سے بار بار یہی دعا نکل رہی تھی۔ اے غفور الرحیم! ہم اس قابل نہ تھے۔ یہ تیرا انعام ہے۔ یہ تیری رحمت ہے۔ اور پھر اُس نے اُٹھ کر اپنے ساتھیوں کی

Created by Faraz AKram(farsun@gmail.com)
www.Nayaab.Net 2006 انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

طرف دیکھا۔ بدر بن مغیرہ چند قدم کے فاصلے پر بشیر کو آوازیں دے رہا تھا۔ موسیٰ نے بھاگ کر اس کے گھوڑے کی باگ پکڑ لی اور اس کا ہاتھ کھینچ کر ہونٹوں سے لگایا اور کہنے لگا۔ بدر! اپنا خود اُتار دو اہل غرناطہ اس فرشتے کی صورت دیکھنے کے لیے بیقرار ہیں جو اپنے ساتھ خدا کی ہزاروں رحمتیں لے کر آیا ہے۔

بدر نے جواب دیا۔ اس وقت صرف دو صورتیں دیکھنے کے قابل ہیں جن کی پیشانیوں پر شہادت کا خون چمک رہا ہے۔ اس فتح کے بعد مجھے اپنے آپ کو ظاہر کرنے پر اعتراض نہیں لیکن ابھی لوگوں کی توجہ میری طرف مبذول نہ کیجئے۔ فرڈی نینڈ کی پیادہ فوج ابھی تک اس علاقے میں بکھری ہوئی ہے ہمیں انہیں نکل جانے کا موقع نہیں دینا چاہیے۔ یہ کہتے ہوئے بدر بن مغیرہ نے اپنے خود کا نقاب اُوپر اُٹھا دیا۔

موسیٰ نے کہا۔ انشاء اللہ ان میں سے بہت سے کم بچ کر جا سکیں گے۔ میں چاہتا ہوں کہ ہمارے گھوڑے ذرا تازہ دم ہو لیں۔

اتنی دیر میں محسن، منصور اور فوج کے دوسرے افسر اُن کے گرد جمع ہو گئے۔ بدر بن مغیرہ نے کہا۔ منصور! آج تم میری تلوار اور میرے گھوڑے کے حقدار ہوں۔ مجھے یقین نہ تھا کہ تم اس زمین کے نشیب و فراز سے اس قدر واقف ہو۔ مجھے تم پر فخر ہے۔

بہادر سالار کے لئے اپنے محبوب قائد کے یہ الفاظ ایک بہت بڑا انعام تھا۔

بدر بن مغیرہ نے ادھر اُدھر دیکھتے ہوئے کہا۔ بشیر ابھی تک نہیں آیا۔ خدا کرے وہ بچ گیا ہو۔

بشیر کہاں ہے؟ موسیٰ نے چونک کر کہا۔

میں ندی کے پار آپ کے فوج کے ایک زخمی کو چھوڑ آیا تھا۔ میں نے بشیر کو اس

Created by Faraz AKram(farsun@gmail.com)
www.Nayaab.Net 2006 انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

کی مرہم پٹی کے لئے بھیجا ہے۔اس کا سفید گھوڑا نہایت خوبصورت تھا اور لباس سے بھی وہ آپ کی فوج کا کوئی بڑا افسر معلوم ہوتا تھا۔وہ بہادر ضرور ہے لیکن بہت زیادہ جوشیلا ہے۔ میں اُسے دیکھنا چاہتا ہوں۔میرے خیال میں وہ بہت بُری طرح زخمی ہوا ہے۔

ایک سوار نے آگے بڑھ کر موسیٰ سے کہا۔سلطان کا کوئی پتہ نہیں چلتا۔بعض آدمیوں نے ان کا خالی گھوڑا دیکھا ہے۔

بدر بن مغیرہ کے چہرے پر قدرے اضطراب کے آثار نمودار ہوئے اور اس نے کہا۔میرا خیال تھا غرناطہ کے سپاہی اب لاشوں کے بوجھ سے نجات حاصل کر چکے ہوں گے۔اگر سلطان سے مراد ابوعبداللہ ہے تو مجھے ڈر ہے کہ وہ پھر ایک بار غرناطہ پہنچ کر سپاہیوں کے لئے شہر کے دروازے بند کرنے کا حکم نہ دے چکا ہو۔

منصور نے کہا۔میں نے اُسے دیکھا ہے لیکن آپ یہ سن کر حیران ہوں گے کہ مجھے اپنی مرضی کے خلاف اُسے دو تین مرتبہ داد دینی پڑی۔جب ابوالمحسن نے بتایا کہ ابوعبداللہ ہے تو مجھے یقین نہیں آتا تھا۔

موسیٰ نے کہا۔میں شہر کی بجائے اُسے میدان میں بے ضرر سمجھ کر اپنے ساتھ لے آیا تھا۔

بدر کچھ کہنا چاہتا تھا کہ بشیر گھوڑا بھگاتا ہوا اس کے قریب پہنچا اور بولا۔وہ زخمی آپ سے ملنے کے بیقرار ہے۔

بدر نے سوال کیا۔کسی حالت ہے اُس کی؟

پسلی میں زخم ہے لیکن انشاءاللہ بچ جائے گا۔

Created by Faraz AKram(farsun@gmail.com)

www.Nayaab.Net 2006 انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

(۷)

زخمی زیتون کے ایک درخت کے ساتھ ٹیک لگائے بیٹھا تھا۔ چند سپاہی اس کے گرد کھڑے تھے۔ بدر بن مغیرہ اور اس کے ساتھیوں کو دیکھ کر سپاہی ایک طرف ہٹ گئے۔ بدر گھوڑے سے اُتر کر زخمی کے قریب پہنچا۔ پہلی نگاہ میں بدر بن مغیرہ اُسے پہچان نہ سکا۔ لیکن جب اُس نے زمین پر ایک زانو ٹیک کر غور سے اُس کی طرف دیکھا تو اپنے رگ وریشے میں ایک کپکپی سی محسوس کرنے کے بعد کھڑا ہو گیا۔ زخمی نے گردن اوپر اٹھائی اور نحیف سی آواز میں کہا۔

آج آپ نے ایک ایسے آدمی کی جان بچائی ہے جسے زندہ رہنے کا کوئی حق نہ تھا۔ میں آپ کا مجرم ہوں، میں آپ کا قاتل ہوں۔ میں اپنے گناہوں پر نادم ہوں اور آپ کو یہ حق ہے کہ آپ میرے لیے بدترین سزا تجویز کریں۔

بدر بن مغیرہ خاموش کھڑا اس کی طرف دیکھ رہا تھا۔ اس کے سامنے ابو عبداللہ تھا۔ وہ ابو عبداللہ جس کی ملت فروشی کی داستان اُندلس کے ہر مجاہد کے دل پر نقش تھی جسے بھول جانا یا معاف کر دینا بدر بن مغیرہ جیسے انسان کے بس کی بات نہ تھی۔

وہ اپنے دل میں کہہ رہا تھا۔ کاش! اس خوشی کے موقع پر میں تمہاری صورت نہ دیکھتا۔

موسیٰ، بشیر، ابو محسن اور منصور، بدر بن مغیرہ کے پیچھے کھڑے خاموشی سے ایک دوسرے کی طرف دیکھ رہے تھے۔ بدر بن مغیرہ کے چہرے سے اس کے تاثرات کا اندازہ لگانا مشکل نہ تھا۔

ابو عبداللہ اچانک اُٹھا اور لڑکھڑاتا ہوا ایک قدم بڑھ کر بدر بن مغیرہ کی طرف دیکھنے لگا۔ اس کے ہونٹوں سے درد میں ڈوبی ہوئی آواز نکلی۔ تم مجھے قتل کیوں نہیں

Created by Faraz AKram(farsun@gmail.com)
www.Nayaab.Net 2006 انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

کر دیتے۔میرے گناہوں کا بوجھ اب میرے لئے نا قابلِ برداشت ہو چکا ہے۔

ابو عبداللہ کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے۔بدر بن مغیرہ ایک چٹان کی مانند کھڑا تھا۔ابو عبداللہ نے پھر کہا۔میں زندگی کے عذاب سے نجات حاصل کر چکا تھا۔دشمن کے گھوڑے میری لاش روندنے کو تھے لیکن تم نے مجھ پر ظلم کیا۔خدا کے لیے مجھے قتل کر دو۔اس زمین کے لئے میرا بوجھ نا قابل برداشت ہو چکا ہے۔وہ رو رہا تھا۔

بدر بن مغیرہ کے دل میں ابو عبداللہ جیسے غدار کے لئے رحم کی کوئی گنجائش نہ تھی۔لیکن مجاہد انتہائی غصے کی حالت میں بھی گرے ہوئے دشمن پر وار کرنے کا عادی نہ تھا۔اس نے کہا۔ابو عبداللہ! تمہارے آنسو مجھے متاثر نہیں کر سکتے۔لیکن تمہاری قبا پر خون کے نشان ہیں۔میدان جنگ میں تمہارا خون شہیدوں کے ساتھ مل چکا ہے۔میں تم پر ہاتھ نہیں اُٹھا سکتا۔جہاں تک میری ذات کا تعلق ہے میں تمہیں معاف کرتا ہوں لیکن قوم کے مجرم کو صرف قوم ہی معاف کر سکتی ہے۔میں یہ بھی جانتا ہوں کہ اہلِ غرناطہ حماقت کی حد تک فیاض ہیں۔وہ تمہارے دامن پر خون کے نشان دیکھ کر تمہارا ماضی بھول جائیں گے۔وہ تمہیں دیکھے سلطان ابو عبداللہ زندہ باد کے نعرے لگائیں گے۔لیکن ابو عبداللہ! خدا کے لئے ایسی فیاض اور ایسی سادہ دل قوم کو دوبارہ دھوکا دینے کی کوشش نہ کرنا۔میری بات پر یقین کرو کہ اگر اس میدان کی بجائے الحمراء کے ایوانوں میں ہماری ملاقات ہوتی تو میری تلوار شاید تمہیں بولنے کا موقع بھی نہ دیتی۔میں اہل غرناطہ کے احتجاج کے باوجود اس شخص کا سر قلم کئے بغیر نہ رہتا جس نے تاج پہننے کے شوق میں دشمن کے ہاتھ قوم کی بیٹیوں کی عصمت فروخت کی تھی۔لیکن اس وقت تم قوم کے ایک سپاہی ہو۔تمہاری تلوار دشمن کے خون میں نہہ چکی ہے اور تمہارے خون کے چند قطرے شاید تمہاری ماضی کی سیاہی دھو ڈالیں۔

Created by Faraz AKram(farsun@gmail.com)

www.Nayaab.Net 2006 انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

ابو عبداللہ کی قوت جواب دے چکی تھی۔ وہ لڑکھڑاتا ہوا پیچھے ہٹا اور درخت کا سہارا لے کر بولا۔ تم بہت فیاض ہو لیکن میں جانتا ہوں کہ سمندر کا تمام پانی بھی میرے دامن کی سیاہی دھونے کے لئے کافی نہیں۔ کاش! تم مجھے موت کی آغوش سے چھیننے کی کوشش نہ کرتے۔ اس نے نڈھال سا ہو کر آنکھیں بند کر لیں۔ وہ گرنے کو تھا کہ بشیر نے آگے بڑھ کر اُسے سہارا دیا اور آہستہ سے اُسے زمین پر لٹا دیا۔

بدر بن مغیرہ نے گھوڑے کی رکاب میں پاؤں رکھتے ہوئے کہا۔ بشیر ان کی حفاظت تمہارے ذمے ہے۔ ہمارا بہت سا کام باقی ہے۔ موسیٰ، منصور اور ابو محسن بھی گھوڑوں پر سوار ہو گئے۔

فرڈی نینڈ کی پیادہ فوج جو سواروں سے پیچھے رہ گئی تھی۔ انتہائی انتشار کی حالت میں ادھر اُدھر بھاگ رہی تھی اور غرناطہ کے سواروں کے دستے انہیں گھیر گھیر کر موت کے گھاٹ اُتار رہے تھے۔ جو باغات اور فصلوں میں چھپنے کی کوشش کر رہے تھے ان کا کھوج لگانے کے لئے غرناطہ کی پیادہ فوج کے دستے پہنچ چکے تھے۔ بھاگتے ہوئے دشمن پر آخری ضرب لگانے کے لئے شہر کے بوڑھے اور کمسن لڑکے بھی میدان میں نکل آئے تھے۔ طلوع آفتاب سے پہلے میدان صاف ہو چکا تھا۔ قدم قدم پر دشمن کی لاشیں پڑی ہوئی تھیں۔ قیدیوں کی تعداد پانچ ہزار کے لگ بھگ تھی اور ہلاک ہونے والے چار گنا زیادہ تھے۔

(۸)

فاتح لشکر نے دریائے زونیل کے کنارے صبح کی نماز ادا کی۔ موسیٰ کے اصرار پر بدر بن مغیرہ نے امامت کے فرائض ادا کئے۔ نماز کے بعد اس کی مختصر سی دعا یہ تھی۔ اے جزا اور سزا کے مالک! ہمیں اپنے اسلاف کا ایمان عطا کر۔ ہمارا سر تیرے سوا

Created by Faraz AKram(farsun@gmail.com)
www.Nayaab.Net 2006 انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

کسی کے سامنے نہ جھکے، اور ہمارا دل تیرے سوا کسی سے مرعوب نہ ہو۔ ہمیں اپنی اطاعت کے لئے جینے کی توفیق دے اور اپنے پیارے نبیؐ کے دین کا بول بالا کرنے کے لئے مرنے کی ہمت عطا کر۔ آمین!

دعا کے بعد بدر بن مغیرہ تھوڑی دیر خاموش کھڑا رہا۔ عقاب کی وادی کے مجاہد فخر کے ساتھ اپنے راہنماء کی طرف دیکھ رہے تھے اور اہل غرناطہ کی خاموش نگاہیں اپنے محسن کے لئے عقیدت، محبت اور تشکر کے جذبات کا اظہار کر رہی تھیں۔ بدر بن مغیرہ نے کہا۔

"میرے بزرگو اور بھائیو! تمہیں یہ شاندار فتح مبارک ہو لیکن یہ سمجھ لینا کہ اس جنگ کے بعد تم مستقبل کے خطرات سے نجات حاصل کر چکے ہو۔ تم نے دشمن کو فقط غرناطہ کی چار دیواری سے پیچھے ہٹایا ہے لیکن تمہاری سلطنت کا بیشتر حصہ ابھی تک دشمن کے قبضہ میں ہے اور یہ کھوئی ہوئی سلطنت دوبارہ حاصل کرنے کے بعد بھی تمہارا کام ختم نہیں ہوگا جب تک تم سارے اندلس پر قابض نہیں ہوتے تم اطمینان کا سانس نہیں لے سکتے۔ اگر تم اس فتح کے بعد سو گئے تو یاد رکھو کہ قدرت سونے والوں کو بار بار نہیں جگاتی۔ جب تک وہ کسی قوم میں زندگی کی علامات دیکھتی ہے تو وہ اُسے جھنجھوڑتی ہے لیکن جب وہ مایوسی ہو جاتی ہے تو اُسے لوریاں دے کر موت کی نیند سُلا دیتی ہے۔ اُندلس کے مسلمان تمہارے ان حکمرانوں کے اعمال کی سزا بھگت رہے ہیں جو اس عظیم الشان سلطنت کے بیشتر علاقے دشمن کے حوالے کرنے کے بعد غرناطہ کی چپہ بھر زمین کو اپنے لئے کافی سمجھ کر آرام کی نیند سو گئے تھے۔ صدیوں تک اندلس کے مظلوم مسلمان اس بات کا انتظار کرتے رہے کہ غرناطہ سے اُن کے بھائی اُن کی مدد کے لئے آئیں گے لیکن تم سوتے رہے۔ اندلس میں تمہارے بھائی ظلم اور

Created by Faraz AKram(farsun@gmail.com)
www.Nayaab.Net 2006 انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

استبداد کی چکی میں پستے رہے۔ وحشت اور بربریت کا ہاتھ تمہاری قوم کی بیٹیوں کی عصمت اور ناموس کے دامن کو تار تار کرتا رہا لیکن تم سوئے رہے۔ تمہاری غیرت کو جوش نہ آیا۔ ان کے ہونٹوں سے فریاد نکلتی رہی، ان کی آنکھوں سے آنسو بہتے رہے لیکن تم ٹس سے مس نہ ہوئے۔ تم مسرت کے نغموں سے دل بہلاتے رہے۔

ابوالحسن اپنے اسلاف کی کوتاہیوں کی تلافی کرنے کے لئے اُٹھا لیکن رباب کی میٹھی تانوں میں سونے والوں کو تلوار کی جھنکار ناگوار محسوس ہوئی اور تم نے اس مردِ مجاہد کے ہاتھ باندھ دئے۔

تم اس وقت بیدار ہوئے جب سیلاب تمہارے گھروں کے دروازوں تک پہنچ چکا تھا۔ تمہارے اُمراء نے پہلی بار یہ محسوس کیا کہ عوام کی جھونپڑیوں کے علاوہ اُن کے محل بھی خطرے میں ہیں۔ میں اُسے خدا کی رحمت سمجھتا ہوں۔ لیکن یاد رکھو! تمہاری یہ فتح منزل کی طرف پہلا قدم ہے۔ منزل ابھی دور ہے۔ تمہارے راستے میں ابھی سینکڑوں ایسی خندقیں ہیں جنہیں تم کو اپنی لاشوں سے پاٹنا ہے۔ تم نے اپنی زندگی کے اریک اُفق پر ابھی ہلکی سی روشنی دیکھی ہے۔ اگر تم جاگتے رہے تو صبح دور نہیں لیکن خدانخواستہ اگر تم پھر سو گئے تو تمہاری یہ فتح ڈوبتے ہوئے سورج کی آخری روشنی ہوگی۔

میں دشمن سے مرعوب نہیں لیکن تمہیں اس کے متعلق غلط فہمی نہیں ہونی چاہیے۔ اس کے وسائل لامحدود ہیں۔ اس کی افواج کی تعداد ہم سے کہیں زیادہ ہے۔ فرانس روم اور یورپ کے دوسرے عیسائی ممالک اُس کی پشت پر ہیں۔ وہ ہمیں مٹانے کے لئے ایک جھنڈے تلے جمع ہو گئے ہیں اور اس کے برعکس المیریا اور مالقہ چھن جانے کے بعد ہم باقی اسلامی ممالک سے کٹ چکے ہیں۔ دشمن نے ہمیں چاروں طرف

Created by Faraz AKram(farsun@gmail.com)
www.Nayaab.Net 2006 انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

سے گھیر رکھا ہے۔لیکن ان سب باتوں کے باوجود اگر مجھے اس بات کا اطمینان ہو کہ تم اب اپنی گزشتہ غلطیوں کا اعادہ نہیں کرو گے تو میں یقین کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ دنیا کی کوئی طاقت تمہیں مغلوب نہیں کر سکتی اور اگر تم نے اپنے ماضی سے سبق نہ سیکھا ۔اگر تم دشمن کو متحدہ طاقت کا مقابلہ کرنے کے لئے ایک ہو جانے کی بجائے ان منافقین کے اشاروں پر چل کر آپس میں لڑتے رہے جو تم میں نسلی منافرت پھیلاتے ہیں تو یاد رکھو! جس طرح باقی اندلس میں تمہارے بھائی اپنے بزرگوں کی غلطیوں کی سزا بھگت رہے ہیں اسی طرح غرناطہ میں تمہاری آنے والی نسلیں تمہارے گناہوں کا بوجھ اُٹھائیں گی۔

دشمن کی چالوں سے خبردار رہو اور دشمن سے زیادہ اپنے غداروں سے خبردار رہو۔اس میں شک نہیں کہ اس لڑائی میں ان میں سے اکثر نے تمہارا ساتھ دیا ہے۔ اور بعض کے دامن کی سیاہی اُن کے خون سے دُھل چکی ہے۔لیکن یہ ممکن ہے کہ مشکل کے وقت یہ لوگ پھر ایک بار تمہیں دھوکا دے جائیں۔ان لوگوں پر کڑی نگرانی رکھو اور انہیں اپنی غلطیوں کو دُہرانے کا موقع نہ دو۔یہ اُسی صورت میں ممکن ہے کہ تمہاری قوت محاسبہ بیدار رہو اور تمہارے قومی کردار میں غداروں اور ملت فروشوں کے لئے رحم کی کوئی گنجائش نہ ہو۔

یہ پہلی جنگ ہے جس میں ابو عبداللہ نے شاید خلوص دل سے قوم کا ساتھ دیا ہے۔اور میں یہ دعا کرتا ہوں کہ وہ آئندہ بھی قوم کا ساتھ دیتا رہے لیکن تم اُسے یقین دلا دو کہ وہ آئندہ قوم کو دھوکا دینے میں کامیاب نہیں ہوگا۔

دشمن اس شکست کے بعد خاموش نہیں بیٹھے گا۔وہ ایک بہت بڑی قوت کے ساتھ دوبارہ حملہ کرے گا اور تمہیں آج ہی سے اس کے مقابلے کی تیاری شروع

Created by Faraz AKram(farsun@gmail.com)
www.Nayaab.Net 2006 انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

کر دینی چاہیے۔ یہ تمہاری خوش قسمتی ہے کہ قدرت نے تمہیں موسیٰ جیسا راہنما دیا ہے۔

مجھے جلد واپس پہنچنا ہے۔ ممکن ہے کہ دشمن ہمارے علاقے کا رُخ کرے لیکن میں یہ وعدہ کرتا ہوں کہ جب میری ضرورت ہوگی تم مجھے اپنے پاس موجود پاؤ گے"

بدر بن مغیرہ کے بعد موسیٰ نے اُٹھ کر تقریر کی۔

مسلمانو! آج سے چار سو سال قبل جب نصرانیوں نے ہمارے اندرونی انتشار سے فائدہ اُٹھا کر ہماری سلطنت کے بیشتر حصے ہم سے چھین لئے تھے تو قدرت نے یوسف بن تاشفین کو ہماری مدد کے لئے بھیجا تھا اور اس مردِ مجاہد نے مسلمانوں کو ایک ایسے دشمن سے نجات دلائی تھی جس نے ان پر عرصہ حیات تنگ کر رکھا تھا اور جب آج ہماری قوم کے غدار دشمن کے لئے ہمارے گھروں کے دروازے کھول چکے تھے، جب منافقین کا گروہ ذلت کے چند ٹکڑوں کے عوض ہمیں فرڈی نینڈ کی غلامی کی بیڑیاں پہنا چکا تھا۔ بدر بن مغیرہ ہمارے لئے فرشتہ رحمت بن کر آیا۔

کل کا آفتاب تمہارے چہروں پر مایوسی کی گھٹائیں دیکھ رہا تھا اور آج کا آفتاب تمہارے ہونٹوں پر مسرت کی مسکراہٹیں دیکھ رہا ہے۔ سرحد کے مجاہدین نے تمہیں ایک بھولا ہوا سبق یاد دلایا ہے اور وہ یہ ہے کہ مسلمان کی طاقت کا راز اس کی تعداد میں نہیں اُس کے ایمان میں ہے۔

تاریخ اس بات کی شہادت دیتی ہے کہ مسلمانوں نے اگر کبھی شکست کھائی ہے تو اپنوں کی غداری کے باعث، دشمن کی طاقت سے نہیں۔ ہماری آج کی فتح اس بات کا ثبوت ہے کہ ہم اس گئی گزری حالت میں بھی دشمن کی بڑی سے بڑی قوت کو کچل سکتے ہیں۔ ہم نے آج تک جو کچھ کھویا ہے اپنی غلطیوں کے سبب کھویا ہے۔ تم

Created by Faraz AKram(farsun@gmail.com)
www.Nayaab.Net 2006 انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

نے غداروں کا کہا مانا، تم نے منافقین کا ساتھ دیا۔ تم نے خدا کا آسرا چھوڑ کر فرڈی نینڈ کا سہارا لیا۔ اور تم نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ بسطہ، المیریا اور مالقہ میں تمہارے اعمال کی سزا تمہارے بچوں، بوڑھوں اور عورتوں کو مل رہی ہے۔ تم اس وقت میدان میں آئے جب تم نے یہ دیکھا کہ اب لڑنے کے سوا کوئی چارہ باقی نہیں رہا۔ تمہیں آگ بجھانے کی فکر اس وقت ہوئی جب تمہارے گھر قریباً جل چکے تھے۔

میں اس خوشی کے موقع پر ماضی کی تلخیوں کو دُہرانا نہیں چاہتا۔ لیکن یاد رکھو! کہ ہم نے ایک لڑائی جیتی ہے لیکن ابھی جنگ باقی ہے۔ ایک طویل اور صبر آزما جنگ جس سے عہدہ برآ ہوئے بغیر ہم ملک میں چین کا سانس نہیں لے سکتے اور اس جنگ میں آخری فتح حاصل کرنے کے لئے ہمیں اپنی اُن تمام بیماریوں کا علاج کرنا پڑے گا جن کے باعث ابوالحسن، الزغل کی شاندار فتوحات شکستوں میں تبدیل ہوگئیں۔ ہمیں قوم کے ان غداروں سے نجات حاصل کرنا پڑے گی جو ہماری عزت اور آزادی کو چند کوڑیوں کے عوض دشمن کے ہاتھ فروخت کر چکے تھے۔ ہمیں غرناطہ کو ان بُزدلوں سے پاک کرنا پڑے گا جن پر دشمن کی قوت کا رعب چھایا ہوا ہے۔ ہمیں ان شرپسندوں سے باخبر رہنا چاہیے جو غرناطہ میں ہسپانوی، بربری اور عربی کی نزاع پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ میں جانتا ہوں کہ الحمراء ابھی تک منافقین کے وجود سے پاک نہیں ہوا اور تم میں سے بعض شاید یہ بھی سمجھتے ہوں کہ ابوعبداللہ کے ناراض ہو جانے کے خوف سے میں قوم کے ان مجرموں پر ہاتھ نہیں ڈالوں گا جو ابھی تک فرڈی نینڈ کے آلہ کار ہیں۔ لیکن میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ اگر مجھے ابوعبداللہ کی نیت پر بھی شک ہوا تو میں اس کا دامن پکڑ کر تمہارے سامنے لے آؤں گا! اور تم سے یہ کہوں گا کہ اس نے توبہ کے بعد قوم کو دھوکا دیا ہے۔ اب اس پر رحم کرنا گناہ ہے۔ ابوعبداللہ

Created by Faraz AKram(farsun@gmail.com)
www.Nayaab.Net 2006 انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

نے میرے ساتھ وعدہ کیا ہے کہ وہ قوم کے کسی غدار کی سفارش نہیں کرے گا میں تمہارے سامنے اعلان کرتا ہوں کہ میں ہر اُس معاملہ میں جس کا غرناطہ کی حفاظت کے ساتھ تعلق ہو ابوعبداللہ کی مداخلت برداشت نہیں کروں گا اور مجھے تم سے یہ اُمید ہے کہ اگر خدانخواستہ مجھ سے بھی کسی قومی گناہ کا ارتکاب ہو جائے تو مجھے معاف نہیں کرو گے۔

غرناطہ کے ایک بوڑھے سردار نے اُٹھ کر کہا۔ ہم سب کی یہ خواہش ہے کہ ہمارے سرحدی بھائی غرناطہ سے ہو کر جائیں۔ لوگ بدر بن مغیرہ کو دیکھنے کے لئے بے تاب ہوں گے۔

موسیٰ نے بدر بن مغیرہ کی طرف دیکھا لیکن اُس نے سر ہلا دیا۔ موسیٰ نے بوڑھے سے مخاطب ہو کر کہا۔ تھوڑی دیر پہلے میری بھی یہی خواہش تھی کہ میں اپنے محسن کو کم از کم ایک دن کے لئے غرناطہ لے جاؤں لیکن بدر بن مغیرہ سے تبادلہ خیالات کے بعد میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ ہمیں خود بھی ابھی غرناطہ نہیں جانا چاہیے۔ ہم اپنی پیش قدمی جاری رکھیں گے۔ اہل غرناطہ کی بجائے ان شہروں کے لوگ زیادہ بے قراری سے ہماری راہ دیکھ رہے ہیں جن پر ابھی تک ہمارے دشمن کا قبضہ ہے۔

Created by Faraz AKram(farsun@gmail.com)
www.Nayaab.Net 2006 انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

لوشہ کا حاکم

(۱)

لوشہ کا گورنر ابوداؤد اپنے محل کے ایک کمرے میں بیٹھا سرکاری کاغذات دیکھ رہا تھا اس کا دربان کمرے میں داخل ہوا اور کچھ دیر خاموش کھڑا رہا۔ جب چند منٹ تک ابوداؤد اس کی طرف متوجہ نہ ہوا تو دربان نے جھجکتے ہوئے کہا۔ ملاقات کے کمرے میں جان مائیکل آپ کا انتظار کر رہے ہیں۔ اگر حکم ہو تو انہیں یہاں لے آؤں۔

جان مائیکل! ابوداؤد نے اُٹھتے ہوئے کہا۔ نہیں میں وہیں ملوں گا۔ اُنہیں آئے زیادہ دیر تو نہیں ہوئی

وہ ابھی آئے ہیں۔

ابوداؤد باہر نکل کر چند قدم برآمدے میں چلنے کے بعد ایک کشادہ کمرے میں داخل ہوا۔ ایک ادھیڑ عمر لیکن قوی ہیکل آدمی اُسے دیکھ کر کرسی سے اُٹھا او! ابوداؤد اس کے ساتھ مصافحہ کرنے بعد اُس کے سامنے دوسری کرسی پر بیٹھ گیا۔

ابوداؤد نے جان مائیکل کی طرف غور سے دیکھنے کے بعد کہا۔ اگر میں غلطی پر نہیں تو آپ محاذ پر تھے۔

جان مائیکل نے جواب دیا۔ ہاں لیکن اب میں قسطلہ سے آرہا ہوں۔ مجھے بادشاہ سلامت نے بعض امور کے متعلق مشورہ کرنے کے لئے وہاں بُلا لیا تھا۔

تو لوشہ میں میرے قائم مقام آپ ہونگے۔

جان مائیکل نے ایک مراسلہ ابوداؤد کے ہاتھ میں دیتے ہوئے کہا۔ یہ بادشاہ سلامت کا فرمان ہے۔ میں حکم کی تعمیل میں یہاں آگیا ہوں ورنہ ایسے نازک وقت

Created by Faraz AKram(farsun@gmail.com)

میں ایک سپاہی کا میدان جنگ سے دور رہنا اس کے لئے بہت تکلیف دہ ہے۔

ابوداؤد نے مراسلہ کھول کر اُس پر سرسری نظر ڈالنے کے بعد کہا۔ میں خوش ہوں کہ انہوں نے آپ جیسے تجربہ کار آدمی کو یہاں بھیجا ہے۔ میں کل ہی قسطلہ روانہ ہو جاؤں گا۔

لیکن مجھے آپ سے بہت سی ہدایات لینا تھیں۔

ابوداؤد نے کہا۔ میری پہلی اور آخری ہدایت یہ ہے کہ لوشہ کو ہر قیمت پر دشمن سے بچایا جائے۔

اس کے لئے مجھے آپ پر بھروسہ کر سکتے ہیں۔ کل تک یہاں پانچ ہزار مزید سپاہی پہنچ جائیں گے۔

اس کے بعد میں صرف یہ کہوں گا کہ دشمن کی تازہ فتوحات نے مقامی مسلمانوں میں کسی حد تک جوش پیدا کر دیا ہے۔ میں نے خطرناک آدمی گرفتار کر لئے ہیں۔ اب بغاوت کا کوئی اندیشہ نہیں۔ مسلمانوں کا جوش ٹھنڈا کرنے کے لئے ان کے اکابر کا ایک گروہ کام کر رہا ہے۔ آپ ان کے ساتھ تعاون کریں اور اُن کے راستے میں مالی مشکلات حائل نہ ہونے دیں۔ میں جانے سے پہلے آپ سے ان لوگوں کی ملاقات کرا دوں گا۔

جان مائیکل نے کہا۔ آپ کتنا عرصہ باہر رہیں گے۔

یہ حالات پر منحصر ہے۔ اگر میرے جانے تک تمام علماء جنہیں قسطلہ پہنچنے کی دعوت دی جا چکی ہے وہاں پہنچ گئے تو میں جلدی آ جاؤں گا۔ ورنہ مجھے شاید دیر لگ جائے۔

میرے خیال میں قرطبہ، اشبیلہ اور دوسرے شہروں سے پانچ سو کے قریب

Created by Faraz AKram(farsun@gmail.com)
www.Nayaab.Net 2006 انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

علماء وہاں پہنچ گئے ہیں

تو قسطلہ میں میرا کام جلد ختم ہو جائے گا۔لیکن اس کے بعد مجھے دوسرے شہروں میں جانا پڑے گا۔اچھا یہ بتایئے اب جنگ کی کیا حالت ہے؟

جنگ کی حالت روز بروز مخدوش ہوتی جا رہی ہے۔اہل غرناطہ ہم سے بہت سا علاقہ واپس لے چکے ہیں۔غرناطہ کی شکست کے بعد ہم کہیں بھی پاؤں جما کر نہیں لڑ سکے۔

ابو داؤد نے کہا۔یہ ڈوبتے ہوئے سورج کی آخری جھلک ہے۔

لیکن اہل غرناطہ اُسے طلوع آفتاب کی ابتدائی روشنی خیال کرتے ہیں۔ایک افواہ سے ہماری افواج بہت پریشان ہیں۔

وہ کیا؟

لوگوں کا خیال ہے کہ سرحدی عقاب کوئی نیا آدمی نہیں بلکہ وہ بدر بن مغیرہ ہے۔ہماری فوج کے بعض قیدیوں نے جو فرار ہو کر آئے ہیں اس بات کی تصدیق کی ہے۔بادشاہ سلامت کا بھی یہی خیال ہے۔ممکن ہے ابو عبداللہ نے اُسے قتل نہ کیا ہو۔

ابو داؤد نے کہا۔اگر ابو عبداللہ بیوقوف نہ ہوتا تو یہ ممکن تھا۔

کچھ عرصہ پہلے ابو عبداللہ کے متعلق میری بھی یہی رائے تھی کہ وہ ایک مخبوط الحواس آدمی ہے لیکن اس کی تازہ فتوحات نے مجھے اپنی رائے بدلنے پر مجبور کر دیا ہے۔

ابو داؤد نے کہا۔میں صرف اتنا جانتا ہوں کہ اس کے ہاتھوں غرناطہ کی تباہی مقدر ہو چکی ہے۔جنون کی مختلف کیفیتیں ہوتی ہیں۔کبھی اس کے جنون کی یہ کیفیت تھی کہ اس نے اپنے باپ اور چچا کے خلاف بغاوت کر کے ہمارے لئے غرناطہ کی

Created by Faraz AKram(farsun@gmail.com)
www.Nayaab.Net 2006 انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

چار دیواری تک کا راستہ صاف کر دیا تھا۔ اب اُس کے جنون کی کیفیت میں تبدیلی آئی ہے۔ کچھ عرصہ تک یہ کیفیت بھی جاتی رہے گی۔ آپ چند ماہ تک غرناطہ کے متعلق عجیب و غریب خبریں سنیں گے۔

جان مائیکل نے کہا۔ بادشاہ سلامت چند ہفتوں تک غرناطہ پر اپنی پوری قوت سے حملہ کرنے کا فیصلہ کر چکے ہیں۔ ان کا خیال ہے کہ اگر آپ کی تدبیر کامیاب ہوئی تو غرناطہ کا محاصرہ زیادہ طول نہیں کھینچے گا۔ میں یہ پوچھ سکتا ہوں کہ آپ نے کیا تدبیر سوچی ہے۔ کیا آپ غرناطہ میں اندلس کے علماء کا کوئی وفد بھیجنا چاہتے ہیں؟ ابو عبداللہ کے ساتھ مصالحت کی بات چیت کا تو کوئی ارادہ نہیں؟

میں آپ کو صرف اتنا بتا سکتا ہوں کہ الحمراء پر شہنشاہ فرڈی نینڈ کی فتح کا پرچم لہرانا میری زندگی کا سب سے بڑا مقصد ہے۔ اس سے قبل ہم بہت سی غلطیاں کر چکے ہیں جواب کوئی غلطی نہیں ہوگی۔ آندھی صرف ان دیواروں کو گراتی ہے جن کی بنیادیں کھوکھلی ہو چکی ہوں۔ غرناطہ کے لئے جو مہم میں تیار کر چکا ہوں اس کی کامیابی کے بعد اہل غرناطہ کی قوت مدافعت اس قدر کمزور ہو جائے گی کہ آپ کی فوج کو کسی پریشانی کا سامنا نہیں کرنا پڑے گا۔ تاہم ابھی آپ مجھ سے تفصیلات نہ پوچھیں تو بہتر رہے گا۔ اب میرا سب سے پہلا کام یہ ہے کہ آپ کے قیام کا بندوبست کیا جائے اور آپ کو ان لوگوں کے ساتھ متعارف کیا جائے۔ جو میری غیر حاضری میں آپ کو مفید مشورے دے سکیں گے۔ محل کا ایک حصہ بالکل خالی پڑا ہے۔ میرے بال بچے یہیں رہیں گے۔ تاہم اگر آپ کو ضرورت ہو تو چند اور کمرے بھی خالی کئے جا سکتے ہیں۔

جان مائیکل نے کہا۔ میں ایک سپاہی ہوں۔ اس کے علاوہ میں اکیلا ہوں

Created by Faraz AKram(farsun@gmail.com)
www.Nayaab.Net 2006 انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

میری ضروریات بہت مختصر ہیں۔ایک مختصر سا مکان میری ضروریات کے لئے کافی ہوگا۔میں آپ کے بچوں کو تکلیف دینا مناسب نہیں سمجھتا۔

ابوداؤد نے کہا۔محل کا بایاں حصہ بالکل خالی ہے۔آپ دیکھ لیجئے میرے خیال میں وہ آپ کے کافی ہوگا۔

(۲)

رات کے وقت مائیکل نے ابوداؤد کے ہاں کھانا کھایا۔اس دعوت میں شہر کے چند امراء کے علاوہ اُونچے طبقے کی خواتین بھی شریک ہوئیں۔ربیعہ علالت کا بہانہ کر کے غیر حاضر رہی۔انجیلا نے بھی سر درد کا بہانہ کیا۔لیکن ماں کے سامن اس کی پیش نہ گئی۔غرناطہ چھوڑنے کے بعد انجلا کے مزاج میں بہت تبدیلی آچکی تھی۔ربیعہ کی طرح وہ بھی کسی مجلس میں شریک ہونا پسند نہ کرتی۔یہ سوتیلی بہنیں ایک دوسرے کی رازدار اور غم خوار تھیں۔انہیں تنہائی میں باتیں کرنے کے لیے موقع کی تلاش رہتی۔میریا کو یہ احساس تھا کہ اس کی بیٹی ربیعہ کی عادات اور خیالات سے بہت متاثر ہے۔اُسے یہ شکایت تھی کہ انجلا اتوار کے دن بھی عبادت کے لئے گرجے میں جانے کی بجائے گھر پر ربیعہ کے پاس رہنا زیادہ پسند کرتی ہے۔ربیعہ کی طرح وہ کسی سے ملنا جلنا پسند نہیں کرتی۔جب میریا کو زیادہ غصہ آتا وہ ربیعہ کو جی بھر کر کوستی اور انجلا کو اُس سے دور رہنے کی تاکید کرتی لیکن انجلا مامتا کی کمزوریوں سے واقف تھی۔وہ علالت کا بہانہ کرنے لیٹ جاتی اور کھانے پینے سے انکار کر دیتی۔میریا اُسے منانے کی ناکام کوشش کے بعد چلا اُٹھتی۔ربیعہ! ربیعہ!! میں جانتی ہوں جب تک تم نہ کہو گی وہ کھانے کو ہاتھ نہیں لگائے گی۔تم نے اُس پر جادو کر دیا ہے۔وہ کھائے بغیر سو جائے گی وہ پہلے ہی سوکھ کر کانٹا ہو چکی ہے۔وہ سمجھتی ہے کہ

Created by Faraz AKram(farsun@gmail.com)

www.Nayaab.Net 2006 انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

میں اُس کی دشمن ہوں۔ربیعہ! آخر میں نے کہا کہا تمہیں؟ کیا سوتیلی ماں کو اتنا بھی حق نہیں؟

میریا ہار مان کر اپنے کمرے میں چلی جاتی اور تھوڑی دیر بعد خادمہ اُسے آ کر بتاتی کہ وہ دونوں کھانا کھا رہی ہیں۔

اس قسم کے واقعات کے بعد چند دن خیریت سے گزر جاتے۔بارہا میریا نے دروازوں کی آڑ میں کھڑی ہو کر ربیعہ اور اینجلا کی کانا پھوسی سننے کی کوشش کی لیکن اینجلا اپنی سوتیلی بہن سے عربی بولنا سیکھ چکی تھی اور وہ یہ زبان تھی جسے اندلس کے عیسائی حکومت خلاف قانون قرار دے چکی تھی۔وہ ابوداؤد سے شکایت کرتی لیکن وہ اسے یہ کہہ کر ٹال دیتا کہ اینجلا عربی زبان سیکھنے کے بعد سلطنت کی نہایت اہم خدمات سرانجام دے سکے گی۔اگر کوئی نازک وقت آیا تو ہمیں دشمن کی صفوں میں انتشار ڈالنے کے لئے ایسی لڑکیوں سے کام لینا پڑے گا۔

آج جب میریا نے اینجلا کو دعوت میں شریک ہونے کے لئے کہا تو وہ کوئی جواب دیئے بغیر ربیعہ کے پاس گئی اور اُس سے کہنے لگی۔ربیعہ! میں وہاں نہیں جانا چاہتی۔اُن کی باتیں میرے لئے نا قابل برداشت ہوں گی۔

ربیعہ نے کہا۔اینجلا یہ ایک مجبوری ہے۔ابھی وہ وقت نہیں آیا کہ ہم ہر کام اپنی مرضی سے کر سکیں۔تم وہاں جاؤ شاید اُن کے متعلق کوئی نئی بات معلوم ہو جائے۔

جب اینجلا ربیعہ کے کمرے سے باہر نکلی تو میریا دروازے پر کھڑی تھی۔اس نے کہا اینجلا خدا کے لئے مجھے پریشان نہ کرو جان مائیکل بہت بڑا آدمی ہے۔ہسپانیہ کی معزز ترین خواتین اس کے ساتھ بات کرنا اپنے لئے باعث فخر سمجھتی ہیں۔تم اب جوان ہو مجھے تمہارے مستقبل کی فکر ہے۔ایسا موقع بار بار ہاتھ نہیں آتا۔

Created by Faraz AKram(farsun@gmail.com)
www.Nayaab.Net 2006 انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

جان مائیکل کی بیوی مر چکی ہے۔تم آج دیکھو گی کہ لوشہ کی خواتین اُسے اپنی طرف متوجہ کرنے کے لئے کس قدر بے قرار ہیں۔

اینجلا نے برہم ہو کر کہا۔امی جان! اگر آپ ایسی باتیں کریں گی تو میں ہرگز اس کے سامنے نہیں جاؤں گیا۔

میریا نے پُر امید ہو کر کہا۔اینجلا! تم سمجھ دار ہو۔میں تمہیں کسی فیصلے پر مجبور نہیں کروں گی۔لیکن ایک مہمان کی عزت افزائی تمہارا فرض ہے۔وہ بادشاہ کا نائٹ اور صلیب کا محافظ ہے۔

امی جان میں آپ کے حکم کی تعمیل میں وہاں جاؤں گی ورنہ مجھے اس کے ساتھ کوئی دلچسپی نہیں۔مجھے ان وحشیوں سے نفرت ہے جن کے دامن معصوم لڑکیوں کی عصمت کے خون سے داغدار ہیں۔

تمہیں ربیعہ نے اپنے مذہب سے بدظن کر دیا ہے۔

اینجلا نے جواب دیا۔اگر کوئی مذہب معصوم بچوں کو موت کے گھاٹ اُتارنے، بے گناہوں کو قتل کرنے اور سرِ بازار عورتوں کی بے حرمتی کی اجازت دیتا ہے تو مجھے ایسے مذہب کے نام سے نفرت ہے۔

میریا نے قدرے نادم ہو کر کہا۔اینجلا! جان مائیکل تمہارے باپ کی غیر حاضری میں اس شہر کا گورنر ہوگا۔میرے خیال میں ہم اُس کے ساتھ مانوس ہو کر اُسے زیادہ متاثر کر سکتی ہیں۔اب تم تیاری کرو۔مہمان آنے والے ہیں

(۳)

کھانا کھانے کے بعد جب مہمان رخصت ہو رہے تھے اینجلا آنکھ بچا کر کمرے سے نکلی اور تیزی سے قدم اُٹھاتی ہوئی ربیعہ کے کمرے میں داخل ہوئی۔

Created by Faraz AKram(farsun@gmail.com)

www.Nayaab.Net 2006 انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

اُس نے دروازہ بند کر کے سہمی ہوئی آواز میں کہا۔ربیعہ! میں اس سے ڈرتی ہوں۔ وہ بھوکے بھیڑیے کی طرح میری طرف دیکھ رہا تھا۔مجھے اپنی مرضی کے خلاف اُس کے قریب بیٹھنا پڑا۔وہ شراب میں غرق تھا اور اب وہ اسی محل میں رہے گا۔ربیعہ! ربیعہ!! میں ڈرتی ہوں۔وہ کہتا تھا کہ غرناطہ کی فوج یہاں سے تیس میل کے فاصلہ پر ایک قلعہ پر قبضہ کر چکی ہے کاش! ہم وہاں جا سکتیں۔

ربیعہ نے اُسے تسلی دیتے ہوئے کہا۔اینجلا! خدا کو ہماری بے بسی کا علم ہے وہ ہماری مدد کرے گا۔

کسی نے دروازہ کھٹکھٹایا۔اینجلا نے بدحواس ہو کر دروازہ کھولا۔میریا نے جلدی سے اندر داخل ہو کر کہا۔اینجلا ہمیں شرمسار نہ کرو۔تمہیں مہمانوں کو رخصت کرنے سے پہلے نہیں بھاگنا چاہیے تھا۔مجھے یہ بہانہ کرنا پڑا کہ تم دردسر کی وجہ سے وہاں نہیں ٹھہر سکیں۔باقی مہمان چلے گئے۔لیکن جان مائیکل تمہاری تیمارداری کرنے پر مُصر ہے۔اب خدا کے لئے اپنے کمرے میں جاؤ۔میں اُسے وہاں لاتی ہوں۔

اینجلا نے جواب دیا۔وہ شراب سے مدہوش ہے۔میں اُس سے نہیں ملوں گی

۔

وہ اُسے اپنی بے عزتی خیال کرے گا۔

لیکن مجھے اپنی عزت زیادہ عزیز ہے

کچھ دیر ماں اور بیٹی کی بحث جاری رہی۔اتنے میں ابوداؤد کمرے میں داخل ہوا۔

میریا نے اپنے شوہر کی طرف دیکھ کر کہا۔اینجلا، ربیعہ کے سوا کسی کہا نہیں مانے گیا۔

Created by Faraz AKram(farsun@gmail.com)

www.Nayaab.Net 2006 انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

ابو داؤد میریا کی طرف توجہ دیے بغیر کرسی پر بیٹھ گیا۔ میریا نے پھر کہا اینجلا اپنے کمرے میں جانے کو تیار نہیں۔ وہ یہ سمجھے گا کہ اُس نے جان بوجھ کر اُس کی توہین کی ہے۔

ابو داؤد نے مغموم لہجے میں کہا۔ ایک شرابی کو اس قدر ذی الحس نہیں ہونا چاہیے۔ میں اُسے اس کے کمرے میں چھوڑ آیا ہوں۔ میریا شاید میں نے اسے اس محل میں ٹھہرنے کی اجازت دے کر غلطی کی ہے۔ کاش! میں تمہیں اپنے ساتھ لے جاسکتا۔ وہ میری غیر حاضری میں تمہارے ساتھ بدسلوکی کی جرات نہیں کرسکتا لیکن پھر بھی تم لڑکیوں کو اس کی نگاہوں سے دور رکھو۔ نشے کی حالت میں مجھے وہ اس آدمی سے مختلف نظر آتا ہے جس کو اپنے مکان کے ایک حصے میں ٹھہرنے کی اجازت دے چکا ہوں

میریا نے کہا۔ میں شہنشاہ فرڈی نینڈ کے نائٹ کو اس قدر ذلیل نہیں سمجھتی کہ وہ ۔۔۔۔۔ابو داؤد نے اس کی بات کاٹتے ہوئے کہا۔ تاہم محتاط رہنے میں کیا نقصان ہے۔

میریا نے لاجواب سی ہوکر کہا۔ آپ جانتے ہیں کہ اینجلا ربیعہ کی اجازت کے بغیر کسی سے بات تک نہیں کرتی اور ربیعہ کسی عیسائی کے ساتھ خواہ وہ فرشتہ ہی کیوں نہ ہو اینجلا کو ملنے کی اجازت نہیں دے گیا۔ اس لئے آپ کا مجھ سے کوئی بات کہنا بے سود ہے آپ جو کچھ کہنا چاہتے ہیں ربیعہ سے کہیں۔

ربیعہ نے کہا امی! میں ابا جان کے کہے بغیر بھی اپنا فرض پورا کروں گی۔

تو تمہارے خیال میں میں اینجلا کی دشمن ہوں

میں نے یہ نہیں کہا۔

Created by Faraz AKram(farsun@gmail.com)

www.Nayaab.Net 2006 انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

تم اینجلا کو اُس کے ہم مذہبوں سے دور رکھنا چاہتی ہو۔

میں اُسے بُری نگاہوں سے دور رکھنا چاہتی ہو

تم نے اُس پر جادو کر رکھا ہے۔تم اُسے اپنے مذہب کی تعلیم دیتی ہو۔تم نے اُسے عربی میں باتیں کرنا سکھایا ہے۔تم نے میری بھولی بھالی لڑکی کے دل میں میرے خلاف نفرت کا بیج بویا ہے۔تم میری دشمن ہو تم ۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اینجلا نے چلا کر کہا۔امی! خدا کے لئے ایسی باتیں نہ کرو۔اگر تمہاری باتوں سے ربیعہ کو میری ساتھ نفرت ہوگئی تو میں زندہ نہیں رہوں گی۔میں اس محل کے سب سے اُونچے برج پر چڑھ کر چھلانگ لگا دوں گی۔

اینجلا ماما کی دکھی ہوئی رگ چھیڑ چکی تھی۔میریا نے مرعوب ہو کر اپنی بیٹی کو دیکھا وہ رو رہی تھی۔بیٹی کی آنکھوں میں چمکتے ہوئے آنسوؤں نے میریا کے ہونٹ سی دئے اور وہ کوئی بات کہے بغیر باہر نکل گئی۔

ابو داؤد نے اُٹھتے ہوئے کہا۔ربیعہ! میں اینجلا کو تمہیں سونپ کر جا رہا ہوں میریا کی باتوں سے متاثر نہ ہونا۔

(۴)

قسطلہ کے شاہی محل کے ایک وسیع کمرے میں اُندلس کے وہ اکابر اور علمائے دین جمع تھے جو ابو داؤد کی دعوت پر دُور دراز کے شہروں میں آئے تھے۔اجلاس سے قبل ابو داؤد ان میں سے اکثر کے ساتھ علیحدہ علیحدہ مل چکا تھا۔ابو داؤد نے اس اجتماع کے سامنے تقریر کرتے ہوئے کہا۔

بزرگان دین! آج آپ کو جن مسائل پر غور کرنے لیے بلایا گیا ہے وہ اسپین میں مسلمانوں کے مستقبل سے تعلق رکھتے ہیں۔غرناطہ کی چپہ بھر زمین اور تھوڑے

Created by Faraz AKram(farsun@gmail.com)

www.Nayaab.Net 2006 انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

سے پہاڑی علاقہ کے سوا باقی تمام اندلس کے مسلمان شہنشاہ فرڈی نینڈ کی رعایا بن چکے ہیں اور جب تک غرناطہ کے ساتھ ہماری جنگ شروع نہیں ہوئی تھی اندلس کے مسلمان اپنے عادل اور رحمدل بادشاہ کے سائے میں آرام کے دن گزار رہے تھے۔ حکمران قوم کی اکثریت ہم پر مہربان تھی لیکن اب آپ کو شکایت ہے کہ عیسائی حکومت آپ کے ساتھ پہلی سی فیاضی کے ساتھ پیش نہیں آتی۔ آپ میں سے بعض یہ سمجھتے ہیں کہ اندلس کے مسلمانوں پر عرصہ حیات تنگ ہو رہا ہے۔ مسلمانوں کو غرناطہ کے جاسوس ہونے کے جرم میں گرفتار کیا جا رہا ہے عیسائی اپنی حکومت کے ساتھ اُن کی وفاداری پر شبہ کرتے ہیں۔ یہ واقعات بہت افسوسناک ہیں لیکن اگر آپ ٹھنڈے دل سے غور کریں تو آپ یہ محسوس کریں گے کہ کچھ کوتاہی ہم سے بھی ہوئی ہے۔ عوام ہمیشہ کوتاہ نظر ہوتے ہیں لیکن ہماری سب سے بڑی بدقسمتی یہ ہے کہ ابھی تک ہمارے علماء نے بھی وقت کے سیلاب کا رُخ نہیں پہچان۔ ہم میں سے کون ہے جو یہ نہیں جانتا کہ غرناطہ اور قسطلہ کی جنگ چیونٹی اور ہاتھی کا مقابلہ ہے۔ اہل غرناطہ جس راستے پر گامزن ہوئے ہیں وہ صرف تباہی کا راستہ ہے۔ وہ چند ہفتوں یا چند مہینوں کے لئے اپنی تباہی کی تاریخ ملتوی کر سکتے ہیں وہ اپنی تقدیر تبدیل نہیں بدل سکتے۔

اگر یہ مسئلہ صرف غرناطہ اور قسطلہ کی افواج تک محدود ہوتا تو ہم اس قدر پریشان نہ ہوتے اور میں آپ کو یہاں آنے کی تکلیف نہ دیتا لیکن یہ ایک تلخ حقیقت ہے کہ اس جنگ کا ہمارے حال اور مستقبل کے ساتھ گہرا تعلق ہے۔ اندلس کے لاکھوں مسلمان عیسائیوں کی اکثریت اور ان کی حکومت کے رحم و کرم پر ہیں۔ قسطلہ اور غرناطہ کی جنگ اب اسلام اور عیسائیت کی جنگ بن چکی ہے۔ ظاہر ہے کہ ایسی

Created by Faraz AKram(farsun@gmail.com)
www.Nayaab.Net 2006 انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

صورت میں اندلس کے مسلمان عیسائیوں سے کسی اچھے سلوک کی توقع نہیں رکھ سکتے ۔غرناطہ کی لڑائیوں میں اُندلس کے جو عیسائی مارے جاتے ہیں اُن کے عزیز ہم سے اُن کا انتقام لیتے ہیں اور یہ جنگ جس قدر طول پکڑے گی اُسی قدر ہمارے خلاف عیسائیوں کا جذبہ انتقام شدید ہوتا جائے گا۔ مجھے اہل غرناطہ کے متعلق کوئی پریشانی نہیں انہوں نے ایک طاقتور ہمسائے کے ساتھ جنگ مول لینے کی حماقت کی ہے اور انہیں اس کی سزا ملے گی لیکن ہم اندلس میں لاکھوں مسلمانوں کے مستقبل سے بے اعتنائی نہیں برت سکتے ۔ ہمارے بچاؤ کی اب صرف ایک صورت ہے اور وہ یہ کہ غرناطہ کی جنگ جلد ختم ہو جائے۔ جب تک یہ جنگ جاری رہے گی اندلس کی حکومت کو ہماری وفاداری پر شک رہے گا اور ہمارے ساتھ ان کا سلوک بد سے بدتر ہوتا جائے گا۔

آپ مجھ سے یہ سوال کریں گے کہ اندلس کے علمائے اسلام اور بزرگان قوم اس جنگ کو ختم کرنے کے لئے کیا کر سکتے ہیں؟ لیکن پیشتر اس کے کہ میں آپ کو اس سوال کا جواب دوں میں آپ سے پوچھتا ہوں کیا آپ اس بات کی ضرورت محسوس کرتے ہیں کہ یہ جنگ جلد ختم ہو جائے؟

ایک شخص نے جواب دیا۔ اُندلس کے ہر مسلمان اس بات کی ضرورت محسوس کرتا ہے

دوسرے نے اُٹھ کر کہا۔ ہم سب آپ سے متفق ہیں

ابو داؤد کو ان لوگوں سے اختلاف کی توقع بھی نہ تھی۔ یہ سب شاہی مہمان تھے اور ابو داؤد اجتماع سے قبل فرداً فرداً انہیں یہ بتا چکا تھا کہ انہیں کس مقصد کے لئے بلایا گیا ہے۔ ان علماء کے ہر گروہ کے لیڈر نے یکے بعد دیگرے اُٹھ کر ابو داؤد کے خیالات

Created by Faraz AKram(farsun@gmail.com)
www.Nayaab.Net 2006 انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

کی تائید کی اور اس سے مطمئن ہو کر اپنی تقریر دوبارہ شروع کی۔

حضرات! میں عیسائیوں کو مطمئن کرنے کے لئے لوشہ اور دوسرے شہروں کے مسلمانوں کو بادشاہ سلامت کی فوج میں رضا کارانہ طور پر شامل ہونے کی ترغیب دی تھی۔ گزشتہ حملے میں کوئی پانچ سو مسلمان نوجوانوں نے حکومت کی فوج کا ساتھ دیا لیکن بدقسمتی سے ان میں سے اکثر جذبات میں آ کر غرناطہ کی فوج سے جا ملے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ مسلمانوں پر عیسائیوں کا رہا سہا اعتماد جاتا رہا اور مختلف شہروں میں جو افسوسناک واقعات ہوئے وہ اسی کا نتیجہ تھے۔

مجھ سے یہ غلطی ہوئی کہ میں نے ایسے کوتاہ اندیش لوگوں پر اعتماد کیا جو جذبات کی رو میں بہہ جانے والے تھے۔ اب میں آپ حضرات کو ایک بڑی مہم سونپ رہا ہوں۔ آپ کو اندلس کے مسلمان پناہ گزینوں کی حیثیت میں غرناطہ جانا پڑے گا۔ وہاں پہنچ کر آپ غرناطہ کے حکام اور اُن سے زیادہ وہاں کی عوام کو سمجھائیں کہ جنگ ایک سعی لاحاصل ہے۔ تمہاری غلطی کی سزا باقی اندلس کے مسلمانوں کو مل رہی ہے۔ ان پر عرصہ حیات تنگ ہو رہا ہے حضرات! اگر آپ نے اہل غرناطہ کو ہتھیار ڈالنے پر آمادہ کر لیا تو آپ نہ صرف فرڈی نینڈ کی مملکت کی مسلم رعیت بلکہ اہل غرناطہ کو بھی عیسائیوں کے انتقام سے بچا سکیں گے۔ اور یہ ایک بہت بڑا کام ہوگا۔

اس مہم کی تکمیل کے لئے آپ کو حکومت کی طرف سے تمام سہولتیں مہیا کی جائیں گی۔ آپ کو اس مہم کی باقی تفصیلات سے آگاہ کرنے کے لئے کل پھر اسی جگہ ہمارا اجتماع ہوگا اس اجلاس کو برخاست کرنے سے پہلے میں یہ ضروری سمجھتا ہوں کہ اگر آپ میں سے کسی کو میری باتوں سے اتفاق نہ ہو تو اُسے اپنے خیالات کے اظہار کا موقع دیا جائے۔

Created by Faraz AKram(farsun@gmail.com)

www.Nayaab.Net 2006 انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

حاضرین ایک دوسرے کی طرف دیکھنے لگے۔ایک کونے سے قرطبہ کا ایک سفید ریش عالم اُٹھا اور بلند آواز میں کہا۔

حضرات! میں آج ہی یہاں پہنچا ہوں۔ میں اپنے عیسائی حکمران سے کچھ کہنے کا ارادہ لے کر آیا تھا لیکن معلوم ہوتا ہے کہ میں شاید شاہ فرڈی نینڈ سے براہ راست نہیں ہوسکوں گا۔تاہم میں اس مجلس کے صدر کا شکر گزار ہوں کہ انہوں نے بادشاہ کے دارالحکومت میں اپنی آزادانہ رائے کے اظہار کا موقع دیا ہے۔یہ سوچنا صدر مجلس کا کام تھا کہ یہ مقام ایک مسلمان کی آزادانہ رائے کے لئے موزوں ہے یا نہیں۔بہر حال اس دعوت کے بعد انہوں نے مجھ پر ایک فرض عائد کردیا ہے اور میں یہ فرض پورا کروں گا۔میں اپنے جذبات کے اظہار کی بجائے علمائے اسلام کے اجتماعی احساسات کی ترجمانی کروں گا۔

حضرات! اُندلس کے بیشتر حصے میں ہمارے اقتدار کا خاتمہ ایک بہت بڑا نقصان تھا۔اس کے بعد دوسرا نقصان یہ ہوا کہ ہماری قوم کا ایک بڑا حصہ ذلت کی زندگی پر مطمئن ہوگیا۔لیکن یہ نقصانات نا قابلِ تلافی نہ تھے۔امید مظلوموں، ناداروں اور بے کسوں کو زندہ رکھتی ہے جب ہماری محفل کے تمام چراغ بجھ گئے تو ہمیں غرناطہ میں ایک مشعل دکھائی دی۔ایک طوفان مدت سے غرناطہ کی اس مشعل کو بجھانے کی فکر میں ہے اور کئی ناکام کوششوں کے بعد یہ طوفان اب ہم سے مطالبہ کررہا ہے کہ ہم اپنے ہاتھوں سے اس مشعل کو بجھادیں۔آج قوم کا جنازہ اُٹھانے کے لئے ان علمائے دین کو منتخب کیا گیا ہے مردہ قوم کے کانوں میں صورِ اسرافیل پھونکا کرتے تھے۔

ابوداؤد قیامت کے دن تم میرے گواہ ہو۔یہ سب اکابر علماء جو یہاں بیٹھے

Created by Faraz AKram(farsun@gmail.com)
www.Nayaab.Net 2006 انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

ہوئے ہیں میرے گواہ ہیں کہ میں نے اپنی تمام کمزوریوں کے باوجود ان لوگوں کا ساتھ دینے سے انکار کیا جو حق کی جنگ سے منہ پھیر کر باطل کی فتح کے انعامات میں حصہ دار بننا چاہتے تھے۔

ابوداؤد! تم نے مجھے اپنی آزادانہ رائے کے اظہار کی دعوت دی ہے تو سنو! شاید قسطلہ میں حق کی یہ آخری آواز ہو جس دن غرناطہ پر عیسائیوں کی فتح کا پرچم لہرائے گا اندلس کے ہر مسلمان کے مکان پر موت کا پہرا ہوگا۔ تم کہتے ہو کہ غرناطہ کے لوگوں کی مدافعانہ جنگ کے باعث عیسائی ہم سے بدظن ہو گئے ہیں۔ لیکن میں پوچھتا ہوں کہ جب فرڈی نینڈ کی غرناطہ کے ساتھ جنگ نہ تھی اس وقت ہمارے ساتھ کیا سلوک ہوتا تھا۔ کیا اُس وقت بے گناہوں کو قتل نہیں کیا گیا؟ اُسوقت ہماری بہو، بیٹیوں کی بے عزتی نہیں کی گئی۔ کیا غرناطہ کے ساتھ دوستی کے باوجود اُندلس کے عیسائی حکمرانوں نے لاکھوں مسلمانوں کو ملک بدر نہیں کیا؟ کیا انہیں زبردستی عیسائی نہیں بنایا گیا؟ کیا ہماری مساجد کو گرجوں میں تبدیل نہیں کیا گیا؟ کیا ہمارے لئے عربی زبان بولنا حرام قرار نہیں دیا گیا اور دنیا میں وہ کون سا ظلم تھا جو ہم پر روا نہ رکھا گیا۔

ابوداؤد! ہر قوم کی عزت کی محافظ اُس کی قوت مدافعت ہوا کرتی ہے۔ مجھے معلوم ہے جب ابوالحسن کی افواج لوشہ کا رُخ کر رہی تھیں۔ ہمارے عیسائی حکمران نے یہ اعلان کیا تھا کہ اُندلس کے مسلمانوں کے ساتھ بُرا سلوک کرنے والے افسروں کو بدترین سزائیں دی جائیں گی۔ اس کے بعد جب ابوعبداللہ نے غداری کی اور ہماری حکومت کی نظر میں غرناطہ کا خطرہ کم ہوا تو ہمیں بدترین سلوک کا مستحق سمجھا گیا۔

Created by Faraz AKram(farsun@gmail.com)
www.Nayaab.Net 2006 انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

غرناطہ اندلس کے مسلمانوں کا آخری حصار ہے۔ اگر یہ حصار ٹوٹ گیا تو یاد رکھئے اندلس میں مسلمانوں کے زندگی کے دن موت سے زیادہ الم ناک ہوں گے۔

صدرِ مجلس نے کہ کہا کہ اب چونکہ غرناطہ کے مسلمانوں کی موت یقینی ہے اس لئے ہم دشمن کو خوش کرنے کے لئے اپنے ہاتھوں سے اُن کا گلا کیوں نہ گھونٹ ڈالیں لیکن میں یہ کہتا ہوں کہ جب ہمارے ہاتھ ان کی شہ رگ تک پہنچیں گے ہماری اپنی شہ رگ خود بخود کٹ جائے گی۔

سامعین کی طرف سے احتجاج کے نعرے بلند ہو رہے تھے لیکن اُن کی توقع کے خلاف ابو داؤد انتہائی اطمینان سے اُس کی تقریر سُنتا رہا۔ تقریر کے دوران میں چند بار لوگوں نے شور مچانے کی کوشش کی لیکن ابو داؤد نے ہاتھ کے اشارے سے انہیں خاموش کر دیا جب بوڑھا عالم خاموش ہو گیا تو ابو داؤد اطمینان سے کہا۔ میرے بزرگ! آپ کچھ اور کہنا چاہتے ہیں؟

نہیں۔ اُس نے بیٹھتے ہوئے جواب دیا۔

ابو داؤد نے کہا۔ حضرات! میں اُن کی صاف گوئی کی داد دیتا ہوں لیکن مجھے افسوس ہے کہ میری تقریر سے ان کے دل میں چند غلط فہمیاں پیدا ہو گئی ہیں۔ میں اُن کے ساتھ الگ بیٹھ کر گفتگو کرنا چاہتا ہوں۔ اگر ان کی تقریر کے بعد کسی اور بزرگ کے دل میں شکوک پیدا ہو گئے ہوں تو میں ان کے ساتھ بھی تبادلہ خیالات کرنے کے لئے تیار ہوں۔ اگر آپ میں سے کوئی ان خیالات کی تائید کرتا ہے تو مجھے بتا دے۔

اشبیلیہ کے چار علماء اُٹھ کھڑے ہو گئے۔

ابو داؤد نے کہا۔ اس مجلس میں صرف پانچ حضرات میرے ساتھ متفق نہیں۔

Created by Faraz AKram(farsun@gmail.com)
www.Nayaab.Net 2006 انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

مجھے امید ہے کہ ہم ایک آزاد بحث کے بعد کسی نتیجہ پر پہنچ جائیں گے ۔ میں آپ کو شام کے بعد اپنے پاس بلالوں گا ۔ یہ جلسہ برخاست کرنے سے پہلے حاضرین سے یہ درخواست کروں گا کہ وہ کسی سے اس جلسے کی کاروائی کا ذکر نہ کریں ۔

رات کے وقت ابوداؤد کا ایک خادم ان پانچ علماء کو اپنے ساتھ لے گیا اور اس کے بعد کسی کو یہ معلوم نہ ہوسکا کہ وہ کہاں گئے ۔ اگلے دن اُن کے بعض ساتھیوں کا خیال تھا کہ وہ کسی اور ہی دنیا میں پہنچ چکے ہیں

قریباً دو ہفتوں میں نام نہاد علماء اور اکابر کا یہ گروہ ابوداؤد سے تربیت حاصل کرنے بعد غرناطہ کی طرف روانہ ہوا ۔ اس کے بعد ابو داؤد نے فرڈی نینڈ سے ہر صوبہ کے گورنر کے نام احکام حاصل کر لئے اور نئے رضا کار بھرتی کرنے کی غرض سے دوسرے شہروں کا دورہ کرنے کے لئے روانہ ہوا ۔ ہر شہر میں اپنے ہم خیال لوگوں کی ایک جماعت بنانے کے بعد اس نے اشبیلہ کو اپنی سرگرمیوں کا مرکز بنالیا ۔ دوسرے شہروں کے گورنر قابل اعتماد لوگوں کو بھرتی کر کے اس کے پاس بھیج دیتے اور وہ اُنہیں تربیت دینے کے بعد غرناطہ روانہ کر دیتا ۔

عیسائیوں کے مظالم کی وجہ سے مسلمان اپنے شہر اور بستیاں چھوڑ کر غرناطہ کا رُخ کر رہے تھے ۔ ابوداؤد کے جاسوس ان پناہ گزینوں کے قافلوں میں شامل ہو جاتے ار کسی دقت کے بغیر غرناطہ جا پہنچتے ۔ غرناطہ کی حکومت کے لئے پناہ گزینوں کا مسئلہ بہت سی مشکلات پیدا کر رہا تھا لیکن عوام نے اپنے ایثار اور خلوص کے باعث حکومت کو پریشان نہ ہونے دیا ۔ وہ پناہ گزینوں کو اپنے گھروں میں جگہ دیتے اور اپنی روٹی کے ہر نوالے میں اُنہیں برابر کا حصہ دار سمجھتے ۔ الپکسر کا تمام علاقہ آزاد ہو چکا تھا اور وہاں مہاجرین کے بہت خاندان آباد ہو چکے تھے ۔

Created by Faraz AKram(farsun@gmail.com)

www.Nayaab.Net 2006 انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

غرناطہ اور گردونواح کی بستیوں میں قریباً دس لاکھ پناہ گزیں آ چکے تھے اور ان میں قریباً دو ہزار کے قریب وہ بااثر لوگ تھے جن کا پیر و مرشد اشبیلہ سے انہیں ہدایات بھیج رہا تھا۔ یہ لوگ اہلِ غرناطہ کے سامنے اُن دلس کے مسلمانوں کی زبوں حالی کے قصے بیان کر کے انہیں اپنی طرف متوجہ کرتے اور پھر اُن کے ذہن میں اس قسم کے خیالات ٹھونسنے کی کوشش کرتے۔ ''یہ جنگ کب ختم ہوگی؟ اس کا انجام کیا ہوگا؟ افسوس افریقہ سے مسلمانوں سے کئی گنا زیادہ ہیں لیکن کاش ہمارا مقابلہ صرف اُندلس کے عیسائیوں کے ساتھ ہوتا۔ اب نہ صرف اہل ہسپانیہ بلکہ یورپ کے دوسرے عیسائی بھی غرناطہ میں ہماری چھوٹی سی سلطنت کا نام و نشان مٹانے کا عہد کر چکے ہیں مسلمانوں کے دل ٹوٹ چکے ہیں مسلمان بزدل نہیں وہ مارنا اور مرنا جانتا ہے۔ آج بھی اگر فرڈی نینڈ اپنی مملکت کے تمام عیسائی سپاہی لے کر میدان میں آجائے تو ہم انہیں چند دن میں کچل کر رکھ دیں۔ لیکن اب تمام یورپ کے عیسائی اس کی مدد کے لئے جمع ہو رہے ہیں۔ اس کے برعکس افریقہ میں ہمارے بھائی ہمارے حال سے بے خبر ہیں۔ ہم کب تک لڑیں گے؟

اس جنگ کا نتیجہ کیا ہوگا''؟

صبح کے وقت غرناطہ کی مساجد میں اس قسم کے اشتہار دیواروں کے ساتھ چسپاں ہوتے۔

''کیا فرماتے ہیں علمائے دین! کیا ایسی جنگ جاری رکھنا جائز ہے جس کا انجام ہلاکت کے سوا کچھ نہ ہو؟''

منافقین کی ان کوششوں سے غرناطہ شکست خوردہ ذہنیت کے لوگوں کی تعداد بڑھنے لگی۔ اندلس کے اکابر سے غرناطہ بھی متاثر ہونے لگے۔ ان زہریلے اثرات

Created by Faraz AKram(farsun@gmail.com)
www.Nayaab.Net 2006 انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

سے فوج ابھی تک محفوظ تھی لیکن ابو دووٗد کے آدمی فوج میں بھی بھرتی ہو رہے تھے۔ اشبیلیہ سے بعض یہودی تاجر پناہ گزینوں کے بھیس میں آ گئے تھے اور وہ فرڈی ننینڈ کے سونے اور چاندی سے بااثر اُمراء کے ضمیر خرید رہے تھے۔

(۵)

لوشہ کا قائم مقام گورنر جان مائیکل تدبر کی بجائے طاقت سے کام لینے کا قائل تھا۔ابو داوٗد کی موجودگی میں بھی لوشہ کے مسلمان اپنے آپ کو عیسائیوں کے ظلم وتشدد سے محفوظ نہیں سمجھتے تھے تاہم ابو داوٗد کی حکمت عملی کے باعث مسلمانوں کے خلاف ان کا جذبہ انتقام کسی حد تک دبا رہا لیکن ابو داوٗد کے جاتے ہی مسلمان یہ محسوس کرنے لگے کہ لوشہ میں ان پر عرصہ حیات تنگ ہو گیا ہے۔

وہ پانچ ہزار سپاہی جو لوشہ کی حفاظت کے لئے آئے تھے شراب سے بدمست ہو کر شہر کی گلیوں میں چکر لگاتے۔مساجد میں گھس کر نماز پڑھنے والوں کو زدوکوب کرتے۔رات کے وقت وہ مسلمانون کے گھروں کے دروازے توڑ کر اندر گھس جاتے اور اُن کی عورتوں کو زبردستی گھسیٹ کر فوجی اڈوں میں لے جاتے۔

ایک دن ایک نوجوان نے غیرت میں آ کر اپنے پڑوسی کے گھر پر حملہ کرنے والے سپاہیوں میں سے تین کو قتل کر دیا۔اس کے بعد جان مائیکل نے شہر پر جو جی حکومت مسلط کر دی۔شہر ے ایک نیک طینت راہب کی قیادت میں سرکودہ عیسائیوں کا ایک وفد گورنر سے ملا اور انہون نے گورنر سے درخواست کی کہ فوج کے شہر میں داخل ہونے پر پابندی عائد کی جائے شراب سے بدمست سپاہی نہ صرف مسلمانوں بلکہ کبھی کبھی عیسائیوں کے گھروں میں بھی جا گھستے ہیں۔گورنر نے یہ حکم صادر کر دیا کہ عیسائی اپنے گھروں کے دروازوں پر صلیب کے نشان لگا دیں تا کہ

Created by Faraz AKram(farsun@gmail.com)

www.Nayaab.Net 2006 انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

سپاہیوں کو غلط فہمی نہ ہو۔

لوشہ کا ایک متمول تاجر عیسائی جان مائیکل کا دوست تھا۔ جان مائیکل رات کے وقت اکثر اس کے ہاں چلا جاتا۔ ہر رات سپاہی اس تاجر کے مکان پر کوئی نہ کوئی بد نصیب لڑکی پکڑ لاتے۔

ایک رات جان مائیکل شراب کے نشے میں بدمست تھا۔ اُس نے اپنے میزبان سے کہا۔ میں نے اب شادی کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

تاجر نے قہقہہ لگایا۔ شادی! تم شادی کرو گے۔

جان مائیکل نے گرج کر کہا۔ خاموش! تم سمجھتے ہو کہ میں نشے کی حالت میں بک رہا ہوں لیکن میں نے شادی کا فیصلہ کیا ہے۔ میں اندلس کی سب سے خوبصورت لڑکی سے شادی کرنا چاہتا ہوں اور وہ لوشہ میں ہے۔ جانتے ہو وہ کون ہے؟

"میں جانتا ہوں"

"اچھا بتاؤ کون ہے؟"

وہ ابوداؤد کی لڑکی ہے۔

"اس کا نام جانتے ہو؟"

"اس کا نام ربیعہ ہے۔"

گورنر نے شراب کا جام اُٹھاتے ہوئے کہا تم کچھ نہیں جانتے اس کا نام اینجلا ہے۔" تاجر نے کہا۔ میں نے اینجلا کو دیکھا ہے لیکن میں نے سنا ہے کہ ربیعہ اس سے بھی زیادہ خوبصورت ہے۔"

جان مائیکل نے گرج کر کہا۔ یہ ربیعہ کون ہے؟

Created by Faraz AKram(farsun@gmail.com)

www.Nayaab.Net 2006 انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

"وہ اینجلا کی سوتیلی بہن ہے۔ وہ مردوں کے سامنے نہیں آتی وہ گرجے میں بھی نہیں آتی۔ میں نے سُنا ہے کہ اُس کی ماں مسلمان تھی۔"

"تم بکتے ہو اندلس کی کوئی لڑکی اینجلا سے زیادہ خوبصورت نہیں۔ میں اس کی توہین برداشت نہیں کرسکتا۔ اگر تم نے دوسری مرتبہ یہ کہا کہ کوئی لڑکی اینجلا سے زیادہ خوبصورت ہے تو تمہاری جان کی خیر نہیں۔"

تو آپ اینجلا کے ساتھ شادی کرنے کا فیصلہ کر چکے ہیں"

"ہاں میرا فیصلہ اٹل ہے لیکن وہ مجھ سے نفرت کرتی ہے۔"

"آپ سے نفرت؟

"ہاں وہ مجھ سے نفرت کرتی ہے۔"

"میری سمجھ میں نہیں آتا کہ فرڈی نینڈ کے نائٹ سے ایک لڑکی کیسے نفرت کر سکتی ہے۔ اس کی ماں عیسائی ہے اور وہ یقیناً اُسے اپنی خوش قسمتی سمجھے گی۔ اگر اجازت ہو تو میں بشپ کو اس کے ساتھ بات کرنے کے لئے کہوں۔"

"میں خود اس کی ماں کے ساتھ بات کر چکا ہوں اور اُسے کوئی اعتراض نہیں۔ لیکن لڑکی کو مجھ سے نفرت ہے۔ پرسوں میں نے اُسے دعوت دی تھی۔ اس کی ماں آئی تھی لیکن اس نے دردسر کا بہانہ کیا۔ جانتے ہو خوبصورت لڑکیاں کس وقت دردسر کا بہانہ کرتی ہیں؟ تم نہیں جانتے تم بیوقوف ہو۔ جب وہ کسی کو دیکھنا پسند نہیں کرتیں تو دردسر کا بہانہ کرتی ہیں۔ میں نے اپنی خادمہ کے ہات اسے پھول بھجوائے تھے۔ جانتے ہو اس نے کیا کیا؟۔۔۔۔۔۔ تم نہیں جانتے ٹھہرو میں بتاتا ہوں۔"

جان مائیکل نے اُٹھ کر میز پر رکھے ہوئے گلدستہ کو اُٹھایا اور تاجر کے سر پر دے مارا اور قہقہہ لگاتے ہوئی کہا۔" اس نے پھولون کا گلدستہ میرے خادمہ کے سر

Created by Faraz AKram(farsun@gmail.com)

www.Nayaab.Net 2006 انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

پردے مارا اور اُسے کہا اگر تم دوبارہ کوئی چیز لے کر اُین تو تمہاری جان کی خیر نہیں۔"

تاجر نے کہا۔لیکن آپ کو مایوس نہیں ہونا چاہیے۔

جان مائیکل نے شراب کا ایک جام حلق سے اُتارتے ہوئے کہا۔مایوس اور میں؟ تم مجھے نہیں جانتے میرے اور اُس کے درمیان صرف چند قدم کا فاصلہ ہے لیکن اگر ہمارے درمیان ساتھ دسمندر بھی حائل ہوتے تو بھی میں مایوس نہ ہوتا۔وہ میری ہے۔اینجلا میری ہے میری بننے کے سوا اس کے لئے کوئی راستہ نہیں۔جانتے ہو میں کون ہوں؟ تم نہیں جانتے۔تم ایک بیوقوف تاجر ہو۔"

(۶)

عام حالات میں شاید میریا اینجلا کی مرضی کے خلاف کوئی قدم نہ اُٹھاتی لیکن ایک ایسا واقعہ پیش آیا جس نے اُسے اینجلا کے مستقبل کے متعلق جلد کوئی فیصلہ کرنے پر مجبور کر دیا۔

میریا دیر تک سونے کی عادت تھی لیکن ایک رات طبیعت کی خرابی کے باعث اُسے نیند نہ آئی۔اینجلا کا کمرہ اس کے ساتھ تھا پچھلے پہر اُس نے پیاس محسوس کی۔ پانی صراحی برآمدے میں تھی۔میریا نے خادمہ کو آواز دینے کی بجائے خود اُٹھ کر پانی پیا۔واپس جاتے ہوئے اُسے کوئی خیال آیا اور وہ اینجلا کے کمرے کی طرف چل دی ۔دروزاہ کھلا تھا لیکن اینجلا کا بستر خالی تھا۔

اس سے آگے ربیعہ کا کمرہ تھا اور اندر سے بولنے کی آواز آرہی تھی۔میریا دبے پاؤں دروازے کے قریب پہنچ کر کھڑی ہوگئی۔اس نے آہستہ سے دروازے کو دھکیلا اور تھوڑی سی دراڑ بنا کر اندر جھانکنے لگی۔اندر شمع جل رہی تھی۔اینجلا ایک کتاب ہاتھ میں لئے ربیعہ کے سامنے قالین پر بیٹھی آہستہ آہستہ پڑھ رہی تھی وہ کسی

Created by Faraz AKram(farsun@gmail.com)

www.Nayaab.Net 2006 انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

لفظ پر رُک جاتی تو ربیعہ اسے بتا دیتی۔ یہ وہ کتاب تھی جسے میریا نے اکثر ربیعہ کو انتہائی سوز و گداز کے ساتھ پڑھتے ہوئے دیکھا تھا۔ یہ قرآن تھا۔

میریا کچھ دیر مبہوت کھڑی رہی۔ اینجلا اس کے نزدیک بدترین گناہ کی مرتکب ہو چکی تھی اس کا جی چاہتا تھا کہ وہ بھاگ کر اپنی بیٹی کے ہاتھ سے قرآن چھین لے لیکن اس کے پاؤں زمین سے پیوست ہو کر رہ گئے۔ اس کی قوت فیصلہ جواب دے چکی تھی۔

اینجلا نے قرآن بند کیا اور اُسے اور اُسے مخمل کے جزدان میں لپیٹ کر الماری میں رکھ دیا۔ اس کے بعد دونوں نماز کی نیت باندھ کر کھڑی ہو گئیں۔

میریا انتہائی رنج و کرب کی حالت میں اپنے کمرے کی طرف لوٹ آئی۔ بارہا اس کے جی میں آیا کہ وہ اینجلا کو بالوں سے گھسیٹتی ہوئی اپنے کمرے میں لے آئے لیکن اس نے محسوس کی کہ یہ معاملہ خطرناک حد تک آگے جا چکا ہے اور اس کی جلد بازی اینجلا کو کھلی بغاوت پر آمادہ کر دے گی۔ دیر تک وہ بے حس و حرکت بیٹھی رہی۔ اچانک اُسے خیال آیا اور وہ اُٹھ کر باہر نکل گئی۔۔۔ بیرونی دروازے سے گزرنے کے بعد اس کا رُخ بشپ کی قیام گاہ کی طرف تھا اس سے قبل اُسے محل کے کسی ملازم یا سپاہی نے پیدل باہر جاتے نہیں دیکھا تھا۔

تھوڑی دیر بعد وہ لوشہ کے بشپ سے کہہ رہی تھی۔ مقدس باپ! میں چاہتی ہون کہ اینجلا کی شادی کر دی جائے لیکن وہ بہت سرکش ہے۔ وہ میرا کہا نہیں مانتی۔

"

بشپ نے سوال کیا وہ راہبہ بننا چاہتی ہے؟

نہیں مقدس باپ! اُسے کوئی رشتہ پسند نہیں۔"

Created by Faraz AKram(farsun@gmail.com)

www.Nayaab.Net 2006 انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

''میں اس بارے میں خود تم سے ملنے والا تھا۔ جان مائیکل نے مجھ سے کئی بار یہ کہا ہے کہ اُسے تمہاری لڑکی پسند ہے۔''

''مقدس باپ! میں اُسے اپنی عزت افزائی سمجھتی ہوں لیکن اینجلا بہت ضدی ہے۔ آپ اسے سمجھائیں۔''

بشپ نے کچھ سوچ کر کہا ''میرے خیال میں اگر تم جان مائیکل کو اپنی بیٹی سے ملاقات کا موقع دیتیں تو شاید یہ مشکل خود بخود حل ہو جاتی''۔

میریا نے جواب دیا۔ مقدس باپ! اگر یہ معاملہ اس قدر آسان ہوتا تو میں آپ کو تکلیف نہ دیتی۔ اینجلا پر تیری لڑکی نے جادو کر رکھا ہے۔ وہ مسلمان ہے اور اس نے اینجلا کے دل میں ہمارے ہم مذہبوں کے خلاف سخت نفرت پیدا کر دی ہے مجھے ڈر ہے کہ وہ گمرہ نہ ہو جائے اس لئے میں فوراً اس کی شادی کرنا چاہتی ہوں۔ میں اُسے ربیعہ سے دُور رکھنا چاہتی ہوں''۔

بشپ نے کہا ''اگر یہ بات ہے تو ہمیں سُستی نہیں کرنی چاہیے لیکن میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ اگر اینجلا کو اس کی مرضی کے خلاف شادی پر مجبور کیا جائے تو تمہارا خاوند رضامند ہوگا؟

میریا نے جواب دیا۔ ''وہ اس بات کا مخالف نہیں کہ اینجلا کی شادی کسی معزز عیسائی خاندان میں کر دی جائے لیکن مجھے ڈر ہے کہ اگر اینجلا نے انکار کر دیا تو وہ اس کی طرفداری کرے گا''۔

''اینجلا صرف جان مائیکل سے شادی کرنے کے خلاف ہے یا ہر عیسائی سے نفرت کرتے ہے۔

میریا نے گھبرا کر جواب دی۔ ''مقدس باپ! وہ شراب پینے والوں سے نفرت

Created by Faraz AKram(farsun@gmail.com)
www.Nayaab.Net 2006 انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

کرتی ہے اور ایہ اس کی سوتیلی بہن کی صحبت کا اثر ہے۔ جان مائیکل جب پہلے دن ہمارے گھر آیا تھا وہ شراب میں مدہوش تھا اور شاید اسی وجہ سے اینجلا کو اس سے نفرت ہوگئی ہے۔"

بشپ نے کہا" میں یہ محسوس کرتا ہوں کہ تمہارے گھر کا ماحول عام عیسائیوں کے ماحول سے مختلف رہا ہے تمہیں اس قدر پریشان نہیں ہونا چاہیے یہ معاملہ ٹھیک ہو جائے گا۔

آج شام میں تمہارے ہاں آؤں گا۔ تم جان مائیکل کی دعوت کا انتظام کرو۔ سردست کسی اور کو بلانے کی ضرورت نہیں۔

میریا نے کہا" مقدس باپ! مجھے ڈر ہے جان مائیکل کا نام سنتے ہی وہ علالت کا بہانہ کر کے لیٹ جائے گی۔"

تو اس کے سامنے جان مائیکل کا ذکر کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ وہ اُس وقت آئیگا جب ہم کھانے کی میز پر بیٹھ چکے ہوں گے۔

(۷)

لوشہ کے بشپ سے ملنے کے بعد میریا باقی سارا دن ربیعہ اور اینجلا کے پاس بیٹھی رہی اینجلا کو اس بات کا افسوس تھا کہ وہ اپنی ماں کی موجودگی میں ربیعہ کے ساتھ نماز میں شریک نہ ہو سکی تاہم اُسے اس بات کی خوشی تھی کہ اس کی سوتیلی بہن کے ساتھ اس کی ماں کے طرز عمل میں ایک خوشگوار تبدیلی آچکی ہے۔

آج میریا ربیعہ پر بہت مہربان تھی۔ وہ اس کے بال سنوارنے اور اس کا لباس تبدیل کرنے پر مُصر تھی۔ وہ کہہ رہی تھی۔ ربیعہ تم لباس کے معاملے بہت بہت پرواہو۔ دیکھنے والے کہتے ہونگے کہ تمہاری سوتیلی ماں کو تمہارے ساتھ کوئی دلچسپی

Created by Faraz AKram(farsun@gmail.com)
www.Nayaab.Net 2006 انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

نہیں ۔تم سارا دن مغموم بیٹھی رہتی ہو۔ دیکھو تمہارا رنگ کیسا زرد ہو رہا ہے ۔تمہارا باپ آ کر دیکھے گا تو شاید یہ خیال کرے گا کہ میں تمہیں تنگ کرتی رہی ہون ۔خدا کے لئے اپنی صحت کا خیال رکھا کرو"۔

ربیعہ کے لئے اپنی ماں کے دل میں اتنی بڑی تبدیلی دیکھ کر اینجلا اس قدر متاثر ہوئی کہ رات کے وقت جب میریا نے اس سے بشپ کے ساتھ کھانا کھانے کا مطالبہ کیا تو وہ انکار نہ کر سکی۔

کھانے کی میز پر اِدھر اُدھر کی باتیں کرنے کے بعد بشپ نے جان مائیکل کا ذکر چھیڑ دیا اینجلا نہایت بے توجہی سے اس کے بہادرانہ کارناموں کی داستانیں سنتی رہی بشپ نے اس کے مختلف معرکوں کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔" جان مائیکل کے متعلق مجھے اس بات کا افسوس ہے کہ شراب پینے کے معاملے میں اعتدال سے کام نہیں لیتا ورنہ اسپین کا کوئی نائٹ اس کا ہم پلہ نہیں ۔تاہم وہ لوگ جو اس کی کمزوری کی وجوہات جانتے ہیں اُسے قابلِ معافی سمجھتے ہیں۔ اُسے اپنی بیوی کے ساتھ ازحد محبت تھی ۔اس کی موت کے بعد وہ شراب میں غرق رہ کر اپنا غم غلط کرنے کی کوشش کرتا ہے اُسے کوئی اسی رفیقہ حیات نہیں ملی جو اس کی زندگی کی تلخیوں کو کم کر سکتی ۔ اندلس کے معزز ترین گھرانے اس کے ساتھ رشتہ کرنا اپنے لئے باعث عزت سمجھتے ہیں لیکن اُسے کوئی لڑکی پسند نہیں آتی ۔ یہاں تک کہ شاہی گھرانوں کی لڑکیاں بھی اس کے معیار پر پوری نہیں اُترتیں ۔اب مجھے اس کے ایک دوست نے بتایا ہے کہ وہ ایک نہایت معصوم لڑکی کے ساتھ شادی کرنا چاہتا ہے ۔اگر وہ لڑکی ذہین بھی ہے تو مجھے یقین ہے کہ وہ جان مائیکل کی تمام عادات میں تبدیلی لا سکے گی اور یہ کلیسا کی بہت بڑی خدمت ہو گی ۔کلیسا کے فرزند اس وقت دشمن کے ساتھ لڑ رہے ہیں اور

Created by Faraz AKram(farsun@gmail.com)
www.Nayaab.Net 2006 انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

کلیسا کی بیٹیوں کا فرض ہے کہ وہ ان کی تسکین کا سامان مہیا کریں۔ جان مائیکل کی شراب نوشی پر نکتہ چینی کرنے کی بجائے ہمیں ان تمام وجوہات پر غور کرنا چاہیے جن کے باعث وہ ہمیشہ شراب میں غرق رہنا پسند کرتا ہے۔ اُسے اپنی بیوی کی موت کا صدمہ ہے۔ اس کے علاوہ اس نے وحشی مسلمانوں کے خلاف جنگ میں اپنے بہترین دوستوں کو مرتے ہوئے دیکھا ہے۔ اگر قوم کی بیٹیاں اس کی حالت پر رحم کھانے کی بجائے اس سے نفرت کریں تو یہ قابل افسوس ہے۔"

اینجلا کا اضطراب بڑھ رہا تھا۔ وہ یہ محسوس کر رہی تھی کہ اس کے لئے کوئی جال بچھایا جا رہا ہے۔ اس نے اپنی ماں اور پھر بشپ کی طرف دیکھا۔ وہ کچھ کہنا چاہتی تھی ۔لیکن خادمہ نے میریا کے کان میں کچھ کہا اور میریا نے برہم ہو کر اسے جواب دیا تم نے انہیں ملاقات کے کمرے میں کیوں بٹھا رکھا ہے انہیں یہاں لے آؤ۔"

خادمہ مذبذب کی حالت میں میریا کی طرف دیکھنے لگی۔ میریا اس کی وجہ نہ سمجھ سکی۔ وہ برہم ہو کر بولی۔" جاتی کیوں نہیں' میری طرف کا ی دیکھ رہی ہو۔

لیکن خادمہ نے جھک کر پھر میریا کے کان میں کچھ کہا اور میریا کے چہرے پر اچانک زردی چھا گئی۔ بشپ اور اینجلا میریا کی طرف جواب طلب نگاہوں سے دیکھ رہے تھے۔

بشپ نے پریشان س ہو کر سوال کی۔ کیا بات ہے؟

میریا نے اُٹھتے ہوئے جواب دیا۔ کچھ نہیں میں ابھی آتی ہوں۔

لیکن برآمدے میں کسی کے پاؤں کی آہٹ سُن کر میریا رُک گئی اور اُس کے ساتھ ہی اُسے اپنا حبشی غلام یہ کہتا ہوا سنائی دیا۔ میں آپ کو ایسی حالت میں اندر نہیں جانے دوں گا۔

Created by Faraz AKram(farsun@gmail.com)

www.Nayaab.Net 2006 انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

اس کے جواب میں شراب کے نشے میں ڈوبی ہوئی آواز سنائی دی۔ ''تم میرا راستہ نہیں روک سکتے۔ میں اس شہر کا گورنر ہوں۔ ہٹ جاؤ ورنہ تمہیں پھانسی پر لٹکا دوں گا۔

میریا کے پاؤں زمین کے ساتھ پیوست ہو کر رہ گئے۔ ایک ثانیہ بعد جان مائیکل دروازے میں کھڑا تھا۔ اس کے ایک ہاتھ میں سونے کی صراحی اور دوسرے ہاتھ میں پیالہ تھا۔ اُس کی آنکھوں سے وحشت برس رہی تھی میریا، اینجلا اور بشپ مبہوت ہو کر اس کی طرف دیکھ رہے تھے۔

میریا نے سہمی ہوئی آواز میں کہا۔ اینجلا! تم پیچھے کے کمرے میں چلی جاؤ۔

لیکن اینجلا کی غیرت نے ماں کو تنہا چھوڑنا گوارا نہ کیا بشپ اس غیر متوقع صورت حالات کا سامنا کرنے کے لئے تیار نہ تھا۔ وہ کبھی غصے اور ندامت کے ساتھ جان مائیکل اور کبھی معذرت طلب نگاہوں سے میریا کی طرف دیکھ رہا تھا۔

جان مائیکل نے دروازے میں کھڑے کھڑے صراحی سے ایک جام بھر کر پیا اور لڑکھڑاتا ہوا آگے بڑھا۔ وہ صراحی اور پیالہ میز پر رکھ کر بشپ کے قریب خالی کرسی پر بیٹھ گیا۔ اینجلا اپنی جگہ سے کھسک کر اپنی ماں کے قریب کھڑی ہو گئی۔

جان مائیکل نے کہا۔ آپ کھڑی کیوں ہیں بیٹھ جایئے۔ آپ کے نوکر بہت بدتمیز ہیں لوشہ کا ہر آدمی جانتا ہے لیکن آپ کو نوکروں کو یہ معلوم نہیں کہ میں اس شہر کا گورنر ہوں۔

مقدس باپ! میں آج اس بات کا فیصلہ کر کے جاؤں گا لیکن یہ کھڑی کیوں ہیں۔ میں کوئی بھوت ہوں۔ اینجلا! تم مجھ سے خوف زدہ ہو؟ خدا کے لئے بیٹھ جاؤ میں تمہارا دشمن نہیں ہوں اور اپنی ماں کی طرف دیکھو۔ اس نے مجھے یہاں آنے کی

Created by Faraz AKram(farsun@gmail.com)
www.Nayaab.Net 2006 انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

دعوت دی تھی اور اب یہ میری صورت دیکھ کر کانپ رہی ہے۔

بشپ نے کہا۔میریا بیٹھ جاؤ۔اینجلا بیٹی! ڈرو نہیں۔مائیکل ایک نائٹ ہے کلیسا کی بیٹی کو اس سے خوف کھانے کی ضرورت نہیں۔

مائیکل نے کہا۔مقدس باپ! ان کا احترام میرا فرض ہے لیکن کوئی نائٹ یہ برداشت نہیں کرسکتا کہ کوئی گھر میں بُلا کر اُس کی بے عزتی کرے کیا اُنہوں نے مجھے یہاں آنے کی دعوت نہیں دی؟

اینجلا نے حقارت کے ساتھ اپنی ماں کی طرف دیکھا۔بشپ نے پھر کہا۔میں ابھی تمہیں یہ بتا رہا تھا کہ موجودہ حالت ایسے ہیں جن کے باعث ہمارے بہترین سپاہی بہت زیادہ شراب پینے کے عادی ہو چکے ہیں۔جب حالات بدلیں گے یہ عادات بھی بدل جائیں گی۔میریا اینجلا!! بیٹھ جاؤ۔جان مائیکل کے دل میں تمہاری توہین کا خیال نہیں آسکتا۔

میریا ایک لمحہ جھجکنے کے بعد کرسی پر بیٹھ گئی۔لیکن اینجلا کھڑی رہی

مائیکل نے اپنا لہجہ تبدیل کرتے ہوئے کہا۔مقدس باپ! میں نے آپ کے ساتھ وعدہ کیا تھا کہ میں آج شراب پینے میں احتیاط برتوں گا لیکن مجھے افسوس ہے یہ میرے بس کی بات نہیں۔میں جانتا ہوں کہ اینجلا شراب سے نفرت کرتی ہے مقدس باپ! میں اسے چھوڑ دونگا اینجلا کے لئے میں سب کچھ کرسکتا ہوں۔اینجلا! خدا کے لئے بیٹھ جاؤ! تم نہیں بیٹھو گی؟

تمہیں بیٹھنا پڑے گا۔میں تمہارے گھر آکر اپنی توہین برداشت نہیں کرسکتا!!

جان مائیکل نے لرزتے ہوئے ہاتھوں سے ایک اور جام بھر کر منہ سے لگالیا۔

میریا نے اینجلا کا ہاتھ پکڑتے ہوئے آہستہ آہستہ سے کہا۔یہ ایک شرابی کی ضد ہے

Created by Faraz AKram(farsun@gmail.com)

www.Nayaab.Net 2006 انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

خدا کے لئے بیٹھ جاؤ۔"

اینجلا اپنی ماں کے الفاظ سے زیادہ اس کی ملتجی نگاہوں سے متاثر ہو کر بیٹھ گئی مائیکل کے متعلق اس کا خوف نفرت میں تبدیلی ہو چکا تھا۔ چند لمحات قبل حیا کا تقاضا یہ تھا کہ وہ وہاں سے بھاگ جائے اور اب غیرت کا تقاضا یہ تھا کہ وہ صورت حالات کا مقابلہ کرے۔

جان مائیکل کچھ دیر خاموشی سے اینجلا کی طرف دیکھنے کے بعد بولا۔ تم نے کھانا کیوں چھوڑ دیا۔ کھاؤ! میری فکر نہ کرو۔ میں اسوقت کھانا نہیں کھاتا میں صرف پیا کرتا ہوں، مقدس باپ! اگر آپ میرے ساتھ شرکت کرنا چاہیں تو یہ صراحی حاضر ہے۔ اس دن مجھے جو شراب ملی تھی آپ بھی وہ بہت ہلکی قسم کی تھی۔ اس لئے آج میں اپنی صراحی اُٹھا لایا ہوں۔ اینجلا کی طرح شاید آپ بھی شراب سے نفرت کرتے ہوں لیکن اگر آ میری جگہ ہوتے تو بہت زیادہ پیتے مجھ سے بھی زیادہ۔ آپ ہمیشہ مدہوش رہتے ہوش میں انسان کو طرح طرح کے خیالات ستاتے ہیں میرے متعلق آپ یہ خیال نہ کریں کہ میں ہمیشہ اسی طرح شراب پیتا تھا نہیں کسی زمانے میں شراب سے میری نفرت کا یہ عالم تھا کہ میں مذہبی رسومات میں بھی اُسے ہاتھ نہیں لگاتا تھا۔ لیکن اب میں سب سے زیادہ پیتا ہوں۔ اینجلا کو میری یہ عادت پسند نہیں۔ اُسے شاید میری یہ عادت بھی پسند نہ ہو کہ میں رات کے وقت لوگوں کے گھروں میں چلا جاتا ہوں۔ اینجلا شاید مجھے ظالم کہے گی۔

بشپ نے مائیکل کو ٹوکنے کی ضرورت محسوس کرتے ہوئے کہا۔ میں اینجلا کو بتا چکا ہوں کہ آپ اپنی بیوی کی وفات کے بعد شراب کے عادی ہو گئے ہیں۔

مائیکل نے جواب دیا۔ یہ غلط ہے یہ بالکل غلط ہے میں جانتا ہوں کہ میری

Created by Faraz AKram(farsun@gmail.com)
www.Nayaab.Net 2006 انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

بیوی کی موت کا باعث میری شراب نوشی تھی۔ صرف شراب نوشی ہی نہیں اُسے میری بہت سی عادتوں سے نفرت تھی۔ الحمہ کی فتح کے بعد جو کچھ ہوا اُس کے بعد وہ کہا کرتی تھی کہ تم وحشی ہو لیکن یہ میرا قصور نہ تھا۔ الحمہ کی فتح سے پلے میں بہت کم شراب پیا کرتا تھا لیکن اس دن فتح کی خوشی میں میں نے کئی صراحیاں خالی کر دیں اور اس کے بعد وہ واقعہ پیش آیا۔ نشے کی حالت میں مجھے معلوم نہ تھا کہ میں کیا کر رہا ہوں۔ وہ بہت خوبصورت تھی۔ میں نے اس کے ساتھ وعدہ بھی کیا کہ میں تمہاری جان بچالوں گا۔ اس کا جُرم معمولی نہ تھا۔ اُس نے ہمارے دو سپاہی قتل کئے تھے۔ اس کے چار بھائی جنگ میں مارے گئے تھے۔ شہر والے ہتھیار ڈال چکے تھے۔

ان کا فرض تھا کہ ہمارے لئے اپنے گھروں کے دروازے کھول دیتے لیکن اُس خوبصورت لڑکی کے گھر کا دروازہ بند تھا۔ میں نے دروازہ توڑ رہے تھے مکان کی چھت سے چند تیر آئے۔ میرے آٹھ سپاہی زخمی ہوئے اور وہ وہیں ڈھیر ہو گئے۔ ہم مکان میں داخل ہوئے تو وہاں صرف ایک لڑکی تھی۔ اُس نے مجھ پر خنجر کے ساتھ حملہ کیا لیکن میں نے اس کے ہاتھ سے خنجر چھین لیا۔ اگر میں منع نہ کرتا تو سپاہی اس کی بوٹیاں نوچ ڈالتے سپاہی چلے گئے لیکن میں وہیں رہا میں نے اور شراب منگوائی میں نے اُسے ایک پیالہ پیش کیا میں نے کہا میں تمہاری جان بچانے کا وعدہ کرتا ہوں۔ میں تمہیں شہر سے باہر چھوڑ آؤں گا لیکن وہ بہت ضدی تھی بالکل اینجلا کی طرح۔ اس نے شراب کا پیالہ مرے منہ پر دے مارا۔ اُس نے میرا منہ نوچ ڈالا۔ اُس کی گالیاں میرے لئے نا قابل برداشت تھیں اس کے بعد مجھے ہوش نہ رہا مجھے معلوم نہ تھا کہ میں کیا کر رہا ہوں۔ وہ تڑپتی رہی اور اس کے گلے پر میرے ہاتھوں کی گرفت سخت ہوتی گئی۔ صبح کے وقت جب مجھے ہوش آیا تو اس کی لاش میرے قریب

Created by Faraz AKram(farsun@gmail.com)
www.Nayaab.Net 2006 انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

پڑی ہوئی تھی۔اس کی خوبصورت گردن پر میری اُنگلیوں کے نشانات تھے۔میں یہ سمجھ رہا تھا کہ وہ سو رہی ہے اُس کی صورت دیکھ کر مجھے یقین نہیں آ رہا تھا کہ میں نے اُسے اپنے ہاتھوں سے ہلاک کیا ہے۔میں اُسے جگانے کی کوشش کر رہا تھا۔

اس کے بعد میں سارا دن شراب پیتا رہا۔اس کے بعد میں ہمیشہ شراب میں غرق رہتا ہوں لیکن یہ ایک ایسی تشنگی ہے جو کبھی دُور نہ ہوگی۔میں نے پہلی بار اینجلا کو دیکھا تو مجھے وہ لڑکی یاد آ گئی آج تک میں جو کچھ کیا ہے اس کی ذمہ دار وہ لڑکی ہے اور اب آئندہ جو کچھ کروں گا اس کی ذمہ دار اینجلا ہوگی۔میں آج اس بات کا فیصلہ کرنے آیا ہوں۔اینجلا تمہیں اس بات کا جواب دینا پڑے گا کہ میرے ساتھ شادی کرنا منظور ہو یا نہیں؟

اینجلا کی آنکھوں میں آنسو آ چکے تھے۔وہ تصور میں اس بے کس لڑکی کی جگر دوز چیخیں سُن رہی تھی۔جان مائیکل کے سوال پر وہ چونک اُٹھی۔تمہیں میرا جواب معلوم ہے۔اینجلا اُٹھ کر کھڑی ہوگئی۔

مائیکل نے گرجتے ہوئے کہا۔اگر یہ وہی جواب ہے جو مجھے اس لڑکی نے دیا تھا تو سنو! جس پھول کی مہک میرے لئے نہیں میں اُسے اپنے ہاتھوں سے مسلنے کا عادی ہو چکا ہوں۔

اینجلا نے جواب دیا۔اس لڑکی کے ساتھ تم اپنا منہ کالا کرنا چاہتے تھے اور مجھے تم نے شادی کا پیغام دیا ہے۔فرڈی نینڈ کے نائٹ اور کلیسا کے بہادر کو میرا یہ جواب ہے کہ میری نگاہ میں تمہاری نسبت لوشہ کا ایک بھکاری زیادہ قابل عزت ہے۔اس بے کس لڑکی کے لئے تم ایک بھوکے بھیڑیئے تھے لیکن میرے سامنے تم ایک پاگل کتے ہو۔تم اس وقت بھی قابلِ نفرت تھے اور بھی قابلِ نفرت ہو۔

Created by Faraz AKram(farsun@gmail.com)
www.Nayaab.Net 2006 انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

"اینجلا!! اینجلا!! بشپ اور میریا نے ایک زبان ہو کر کہا۔ لیکن وہ ان کی طرف متوجہ نہ ہوئی۔ وہ کہہ رہی تھی، تم انسانیت کے نام پر ایک بدنما داغ ہو۔ تم مجھے دھمکیاں دیتے ہو لیکن جب تک مجھ پر خدا کا ہاتھ ہے تم میرا بال بیکا نہیں کر سکتے۔ تم نے جس زمین پر کلیسا کی شاندار عمارتیں بنائی ہیں اُسی زمین پر بے گناہوں کا خون گرایا ہے۔ وہ وقت آئے گا جب یہ عمارتیں پیوند خاک ہو جائیں گی اور آنے والی نسلوں کو ان کے کھنڈر بھی نظر نہ آئیں گے لیکن یہ وقت کا ہاتھ تاریخ کے صفحات پر ان بیگناہوں کے خون سے لکھی ہوئی تحریریں نہیں مٹا سکے گا۔

اینجلا بشپ کی طرف متوجہ ہوئی۔ اور تم مریم کے بُت بنا کر پوجتے ہو لیکن اپنے سپاہیوں کے ہاتھوں معصوم لڑکیوں کی عصمت دری کرواتا مریم کے بیٹے کے دین کی بہت بڑی خدمت سمجھتے ہو۔ تم اس صلیب کی پوجا کرتے ہو لیکن میں پوچھتی ہوں اندلس کے ہر شہر میں کتنے بے گناہ ہیں جنہیں تم ہر روز پھانسی دیتے ہو۔

بشپ نے اُٹھتے ہوئے کہا۔ یہ لڑکی گمراہ ہو چکی ہے۔ اُس کی بہن نے اس پر جادو کر دیا ہے۔ اُسے معلوم نہیں یہ کیا کہہ رہی ہے۔ مائیکل! چلو چلیں!

"نہیں میں فیصلہ کر کے جاؤں گا۔ مائیکل آخری جام پینے کے بعد اب بیہوشی کی حد تک پہنچ چکا تھا۔ وہ اُٹھ کر اینجلا کی طرف بڑھا۔ اُس کے پاؤں لڑکھڑا رہے تھے۔ اینجلا میز پر سے بھاری پھولدان اُٹھا کر ایک طرف ہٹ گئی میریا نے اپنے حبشی غلام کو آواز دی وہ بھاگتا ہوا داخل ہوا اتنی دیر میں مائیکل اینجلا کے قریب پہنچ چکا تھا۔ اینجلا نے پھولدان اس کے سر پر دے مرا مائیکل کو گرنے کے لئے فقط ایک بہانہ چاہئے تھا۔ پھولدان کی معمولی ضرب سے وہ اپنا توازن نہ رکھ سکا۔

اس کے گرتے ہی بشپ نے آگے بڑھ کر حبشی غلام سے کہا۔ تم انہیں فوراً اٹھا

Created by Faraz AKram(farsun@gmail.com)
www.Nayaab.Net 2006 انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

کران کے کمرے میں چھوڑ آؤ۔ اُن کے نوکر پوچھیں تو یہ کہہ دینا کہ شراب سے بے ہوش ہیں۔ قوی ہیکل حبشی نے جان مائیکل کو اُٹھا کر اپنے کندھوں پر لا دلیا اور باہر نکل گیا۔

بشپ نے اینجلا کی طرف دیکھا اور کہا۔ اینجلا! جان مائیکل کو میں نے یہاں آنے کی دعوت دی تھی تمہاری ماں کا اس میں کوئی قصور نہیں اور میرا یہ کہنا بالکل غلط ہے کہ تمہاری سوتیلی بہن نے تمہیں گمراہ کیا ہے۔ اگر یہ باتیں اُس نے تمہیں سکھائی ہیں تو تمہیں اس سے بہت کچھ سیکھنا چاہیے۔ میں مائیکل کو قابل اصلاح سمجھتا تھا لیکن میرا خیال غلط نکلا تمہیں اس سے دُور رہنا چاہیے۔ میں کل اپنے عہدہ سے استعفا دے رہا ہوں مجھے مدت سے اس بات کا احساس تھا کہ ایک بشپ کی حیثیت میں میں کلیساء کی کوئی خدمت نہیں کر سکتا۔ لیکن میرے ضمیر کو ایک ٹھوکر کی ضرورت تھی۔ میں تمہارا شکر گزار ہوں کہ تم نے ایک اونگھتے ہوئے انسان کو جگا دیا ہے۔ اور میریا تم اپنے خاوند کو لکھو کہ اگر وہ فوراً یہاں نہیں آ سکتا تو تمہیں اپنے پاس بلا لے۔

Created by Faraz AKram(farsun@gmail.com)

www.Nayaab.Net 2006 انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

جُرم اور اُس کی سزا

(۱)

اگلے دن جان مائیکل کی خادمہ میریا کے پاس اُس کی طرف سے ایک خط لے کر آئی۔ خط پڑھ کر میریا کو یہ یقین نہیں آتا تھا کہ یہ مائیکل نے لکھا ہے۔ وہ بار بار خادمہ سے پوچھ رہی تھی۔ کیا یہ واقعی انہوں نے لکھا ہے۔ اور خادمہ کو اسے یقین دلانے کے لئے مریم کی قسم کھانی پڑی۔

جان مائیکل نے انتہائی عجز و انکسار کے ساتھ معافی مانگی تھی۔ اُس نے لکھا تھا کہ مجھے اپنے طرزِ عمل پر ندامت اور افسوس کے اظہار کے لئے الفاظ نہیں ملتے۔ میں بے حد شرمسار ہوں۔ آپ کو معلوم ہے کہ میں نشے کی حالت میں تھا۔ اس لئے مجھے اُمید ہے کہ آپ میری خطا قابلِ معافی سمجھیں گی۔ میں وعدہ کرتا ہوں کہ آئندہ کبھی شراب پی کر آپ کے گھر میں قدم نہیں رکھوں گا اور اینجلا کے ساتھ میں اس وقت تک ہم کلام ہونے کی جرات نہیں کروں گا جب تک وہ خود اپنی زبان سے یہ نہ کہے کہ میرے اخلاق میں ایک بہت بڑی تبدیلی آ چکی ہے۔ میں اطمینان سے اس وقت کا انتظار کروں گا۔ جب میرے طرزِ عمل سے وہ مجھے ایک انسان سمجھنے پر مجبور ہو جائے گی۔ میں جانتا ہوں کہ رات کے واقعہ کے بعد مجھ پر آپ کے گھر کا دروازہ بند ہو چکا ہے لیکن آپ اطمینان رکھیں جب تک آپ خود نہ بلائیں گی میں دروازہ کھٹکھٹانے کی جرات نہیں کروں گا۔

جان مائیکل کی خادمہ کی آمد سے تھوڑی دیر پہلے میریا اپنے خاوند کے نام ایک طویل خط لکھ چکی تھی مائیکل کا خط آنے پر اُس نے اپنا مکتوب قاصد کے سُپرد کرنے کا ارادہ تبدیل کر دیا۔

Created by Faraz AKram(farsun@gmail.com)

www.Nayaab.Net 2006 انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

جب وہ جان مائیکل کے خط کا جواب سوچ رہی تھی اُس کی خادمہ نے اطلاع دی کہ ملاقات کے کمرے میں داخل ہوئی چند رسمی باتوں کے بعد بشپ نے کہا۔ مجھے تھوڑی دیر ہوئی جان مائیکل کا خط ملا ہے۔ وہ لکھتا ہے کہ رات کے وقت اُسے ہوش نہ تھا اور وہ بہت نادم ہے۔ اس نے مجھ سے یہ درخواست کی ہے کہ میں آپ کے سامنے اُس کی طرف سے معذرت پیش کروں۔

"اُس نے میرے پاس بھی یہ خط بھیجا ہے۔ آپ پڑھ لیجئے۔ بشپ نے میریا کے ہاتھ سے خط لے کر اس پر سرسری نظر دوڑانے لگا کے بعد کہا۔ مجھے بھی اُس نے اسی طرح کی باتیں لکھی ہیں اور میں یہ پوچھنے آیا ہوں کہ آنے اپنے شوہر کو رات کے واقعات کی اطلاع بھیج تو نہیں دی۔

نہیں میں خط لکھ چکی تھی لیکن ابھی تک بھیجا نہیں۔

اینجلا نے خط پڑھ لیا ہے۔

نہیں"

"اُسے بلاؤ میں اس سے چند باتیں کرنا چاہتا ہوں۔

"مجھے آپ کے حکم کی تعمیل سے انکار نہیں لیکن اس وقت شاید وہ جان مائیکل کے متعلق کوئی بات سننا پسند نہیں کرے گی۔

میں جان مائیکل کا ایلچی بن کر نہیں آیا۔

"اچھا میں اُسے بلاتی ہوں۔

بشپ نے کہا۔ یہ خط لے کر جاؤ بہتر ہے کہ اینجلا میرے پاس آنے سے پہلے اس خط کو پڑھ لے۔

میریا اینجلا کو بلانے کے لئے اُوپر چلی گئی۔

Created by Faraz AKram(farsun@gmail.com)

www.Nayaab.Net 2006 انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

رات کو رخصت ہوتے وقت بشپ نے جو باتیں کی تھیں اینجلا اُن سے بہت متاثر ہوئی تھی لیکن اجب میریا نے اُس کے ہاتھ میں جان مائیکل کا خط دینے کے بعد اُسے یہ بتایا کہ بشپ تم سے ملنا چاہتا ہے۔تو اس نے فوراً کہا اگر بشپ اس شرابی کا ایلچی بن کر آیا ہے تو میں اس سے ہرگز نہیں ملوں گی۔کل وہ کہتا تھا کہ میں لوشہ کے بشپ کے عہدہ سے مستعفی ہو جاؤں گا اور اب اُسے ایک انتہائی قابل نفرت آدمی کی ذلیل تین خدمت بجالانے سے عار نہیں۔

میریا نے جواب دیا۔اینجلا یہ خط میرے پاس مائیکل کی خادمہ لائی تھی۔اگر تمہیں یقین نہیں آتا تو تم اپنی خادمہ سے پوچھ لو۔بشپ کا اس خط سے کوئی تعلق نہیں

۔

تو آپ نے اس خط کا کیا جواب دیا ہے؟

''میں نے ابھی تک کوئی جواب نہیں دیا۔میں نے یہ خط بشپ کو دکھایا ہے۔وہ کہتے ہیں کہ مائیکل نے انہیں اسی طرح کا ایک خط لکھا ہے۔

تو اب وہ ہمارے درمیان مصالحت کروانے کا ارادہ لے کر آئے ہوں گے۔

ان سے ملے بغیر تمہیں اُن کی نیت پر شک نہیں کرنا چاہیئے۔

''چلئے!اینجلا نے اُٹھتے ہوئے کہا۔

بشپ نے اینجلا کو دیکھتے ہی سوال کیا۔بیٹی!میں نے کل تمہیں بتایا تھا کہ میں اپنے عہدے سے مستعفی ہونے کا ارادہ کر چکا ہوں لیکن مجھے مائیکل کا ایک خط ملا ہے۔اُس نے اپنے طرزِ عمل پر سخت ندامت کا اظہار کیا ہے۔اگر یہ تبدیلی ہنگامی اور عارضی نہیں تو میں یہ بھی سوچتا ہوں کہ جب تک تمہارا باپ غیر حاضر ہے مجھے لوشہ میں رہنا چاہیئے ابھی تمہاری ماں نے بھی مجھے اس کا ایک خط دکھایا ہے۔''

Created by Faraz AKram(farsun@gmail.com)

www.Nayaab.Net 2006 انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

اینجلا نے کہا۔ میں بھی یہ خط دیکھ چکی ہوں۔"

بشپ نے سوال کیا۔ "اس خط کے متعلق تمہاری کیا رائے ہے؟

اینجلا نے جواب دیا۔ میں صرف اتنا سمجھتی ہوں کہ حالات نے اُسے ایک بھیڑیئے کی درندگی کی بجائے ایک لومڑی کی چالاکی سے کام لینے پر مجبور کر دیا ہے۔ اس نے اپنا طریق کار بدلا ہے خو نہیں بدلی۔ وہ جس شکار کو اپنے پنجہ سے ہلاک نہیں کر سکا اُس کے لئے اب جال بُن رہا ہے۔ اور پھنکارنے والے اژدہا کی نسبت خاموشی کے ساتھ جالا بُننے والی مکڑی کو زیادہ خطرناک سمجھتی ہوں۔

ممکن ہے تمہارا خیال صحیح ہو۔ کسی کے دل کا حال خدا کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ اس معاملہ میں میری ہمدردی تم لوگوں کے ساتھ ہے۔ میں تمہیں اور تمہاری ماں کو یہ مشورہ دینا چاہتا ہوں۔ کہ اس خط کے بعد آپ کو ایسا جواب دینا چاہیے جس سے وہ مشتعل نہ ہو۔ میں آپ کو اس کے ساتھ راہ و رسم رکھنے کا مشورہ دیتا لیکن میں مشورہ بھی نہیں دوں گا کہ آپ اس کے خط کے جواب میں سخت الفاظ استعمال کریں بعض ٹھوکریں ایسی ہوتی ہیں جو انسان کو سیدھا کر دیتی ہیں۔ ممکن ہے کہ کل کا واقعہ اس کی زندگی بدل ڈالے۔ اگر اس کے طرزِ عمل میں یہ تبدیلی عارضی اور وقتی ہے تو بھی میں یہ چاہتا ہوں کہ جب تک وہ اس شہر کا گورنر ہے اور تم سے اس قدر قریب رہتا ہے وہ ایک پُر امن ہمسایہ بنا رہے۔ ہماری افواج غرناطہ پر حملہ کرنے والی ہیں۔ اشبیلیہ میں ابوداؤد کی مصروفیات کچھ ایسی ہیں کہ وہ شاید غرناطہ کی فتح تک واپس نہ آ سکے۔

اس کی غیر حاضری میں اگر آپ قدرے تدبر سے کام لیں تو مجھے اُمید ہے وہ آپ کو پریشان نہیں کرے گا۔

اینجلا نے کہا۔ اس نے وعدہ کیا ہے کہ وہ آئندہ ہمیں پریشان نہیں کرے گا اور

Created by Faraz AKram(farsun@gmail.com)
www.Nayaab.Net 2006 انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

جب تک وہ اپنے وعدے پر قائم ہے ہمیں اُس کے ساتھ اُلجھنے کی ضرورت نہیں۔ اگر آپ یہ سمجھتے ہیں کہ میری ماں کا کائی جواب اسکی وحشیانہ فطرت بدل سکتا ہے تو آپ لکھوا کر بھجوادیں لیکن جہاں تک میرا تعلق ہے خدا گواہ ہے کہ اگر مائیکل ایک ہزار سال تک عبادت میں مصروف رہے اور میں اپنی آنکھوں سے یہ دیکھوں کہ فرشتے آسمان سے اُتر کر اُسے سلام کرنے آتے ہیں تو بھی میں اُسے قابل نفرت سمجھوں گی۔

(۲)

اس واقعہ سے ایک ماہ بعد فرڈی نینڈ غرناطہ پر حملہ کر چکا تھا۔ ملکہ ازابیلا اور بادشاہ غرناطہ کو فتح کئے بغیر واپس نہ جانے کا حلف اُٹھا کر اپنی ساری قوت کے ساتھ میدان میں آچکے تھے ابو داؤد اشبیلیہ چھوڑ کر غرناطہ کی سرحد سے چند میل کے فاصلے پر ایک شہر کو اپنی سرگرمیوں کو مرکز بنا چکا تھا۔ وہ گزشتہ ماہ میں سینکڑوں جاسوسوں کو تربیت دے کر غرناطہ بھیج چکا تھا۔ اس نے اپنی بیوی کو یہ خط لکھا کہ غرناطہ ہماری توقع سے پہلے فتح ہو جائے گا اور بادشاہ سلامت مجھے غرناطہ میں اپنا غائب السلطنت بنانے کا وعدہ کر چکے ہیں۔

لوشہ میں قریباً ایک ماہ تک جان مائیکل کی طرف سے میریا کو کسی قسم کی پریشانی کا سامانا نہ کرنا پڑا۔ آخری ملاقات کے بعد اس کے طرزِ عمل میں کافی تبدیلی آچکی تھی ۔اس کی خادمہ دن میں ایک بار میریا کے پاس اتی اور پوچھ کر چلی جاتی کہ آپ کو کوئی تکلیف یا کسی چیز کی ضرورت تو نہیں میریا اس کے جواب میں اس کا شکریہ ادا کرتی بذات خود جان مائیکل ان سے الگ تھلگ رہتا تھا۔ چند ہفتوں کے بعد میریا کو اس بات کا یقین ہو چکا تھا کہ وہ اپنے قول کا پکا ہے اور بن بُلائے اُن کے گھر میں

Created by Faraz AKram(farsun@gmail.com)
www.Nayaab.Net 2006 انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

نہیں آئے گا۔ کبھی کبھی اس بات پر خوشی ہوتی کہ اسکی اس تبدیلی کا باعث اینجلا ہے لیکن جب وہ سوچتی کہ اینجلا کسی صورت میں بھی اُس کے ساتھ شادی کرنے پر رضا مند نہیں ہوگی تو اُس کا دل بیٹھ جاتا اُسے جان مائیکل پر رحم آتا۔

جان مائیکل اب اپنی اکثر راتیں اپنے تاجر دوست کے ہاں گزارتا تھا اور شہر کی بیکن لڑکیوں کے ساتھ اُس کا برتاؤ زیادہ وحشیانہ تھا۔ میریا ان باتوں سے بے خبر تھی لیکن شہر میں مسلمانوں کی زبوں حالی کی خبریں کسی نہ کسی طرح ربیعہ اور ربیعہ سے اینجلا تک پہنچ جاتی تھیں اور جان مائیکل سے اینجلا کی نفرت روز بروز زیادہ شدید ہوتی گئی۔

ایک دن بشپ نے میریا کو بتایا کہ جان مائیکل ایک دو روز تک محاذ جنگ پر جا رہا ہے۔ اور اس کی جگہ قسطلہ سے ایک نیا آدمی آ رہا ہے اگلے دن میریا نے شہر کے کوتوال کی بیوی کی طرف سے شام کے وقت جان مائیکل کے اعزاز میں الوداعی ضیافت میں شریک ہونے کی دعوت ملی۔ میریا نے اینجلا اور ربیعہ کو اپنے ساتھ اس دعوت میں لے جانے کی کوشش کی لیکن انہوں نے انکار کر دیا۔ میریا نے اینجلا کو سمجھایا۔ بیٹی اب وہ جنگ پر جا رہا ہے۔ تمہارے دل میں اس کے خلاف کوئی بغض نہیں ہونا چاہیے شہر کے تمام معززین وہاں جمع ہوں گے اگر تم وہاں نہیں جاؤ گی تو لوگ یہ محسوس کریں گے کہ تمہارے اور اُس کے درمیان کوئی ناخوشگوار بات ہو چکی ہے۔

لیکن اینجلا اپنی ضد پر قائم رہی۔ میریا کو مجبوراً تنہا جانا پڑا۔ شام کے دھندلکے میں جب میریا اپنی بگھی پر سوار ہو کر قلعے سے باہر نکلی تو اُسے دروازے پر جان مائیکل دکھائی دیا۔ اور وہ فوج کے چند سپاہیوں کے درمیان کھڑا اُن سے باتیں کر رہا

Created by Faraz AKram(farsun@gmail.com)
www.Nayaab.Net 2006 انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

تھا۔میریا نے نوکر کو بگھی روکنے کا حکم دیا اور باہر جھانکتے ہوئے ہاتھ کے اشارے مائیکل کو اپنی طرف بُلایا۔

جان مائیکل نے اُس کے قریب پہنچ کر کہا۔آپ غالباً کوتوال کے ہاں جارہی ہیں؟

"ہاں! لیکن مجھے اس بات کا گلہ رہے گا کہ آپ نے مجھے یہ نہیں بتایا کہ آپ جارہے ہیں۔

"آپ کو الوداع کہے بغیر میرے لئے لوشہ چھوڑنا آسان بات نہیں لیکن میں یہ عہد کر چکا تھا کہ جب تک اینجلا مجھے نہیں بلائے گی میں آپ کو پریشان نہیں کروں گا اور ایک نائٹ کو اپنے عہد کا پاس کرنا پڑتا ہے۔

میریا نے کہا۔اینجلا اب بہت بدل چکی ہے۔جب آپ جنگ سے واپس آئیں گے اُسے شاید اپ کو بُلانے پر اعتراض نہیں ہوگا۔میں شاید وقت سے پہلے جارہی ہوں۔آپ وہاں کب پہنچیں گے؟

"میں چند دوستوں کا انتظار کر رہا ہوں۔آپ چلیں میں ابھی آتا ہوں لیکن آپ اکیلی ہیں۔

ہاں مجھے افسوس ہے کہ اینجلا کی طبیعت ٹھیک نہیں ورنہ وہ میرے ساتھ آنے کے لئے تیار تھی۔

مائیکل نے کہا۔اس کی طبیعت اکثر خراب رہتی ہے۔اُسے علاج کی ضرورت ہے۔اچھا آپ چلیں"

جب میریا کی بگھی کچھ دُور چلی گئی تو مائیکل اپنے ساتھیوں کی طرف متوجہ ہوا۔

اُسے ایک طبیب کی ضرورت ہے اور میں کئی مریضوں کا علاج کر چکا ہوں۔

Created by Faraz AKram(farsun@gmail.com)

www.Nayaab.Net 2006 انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

(۳)

ربیعہ اور اینجلا اوپر کی منزل کے ایک کمرے میں کھانا کھا رہی تھی اچانک نیچے انہیں شور سنائی دیا۔ ربیعہ نے چونک کر کہا۔ شاید احمد کے ساتھ کوئی لڑ رہا ہے۔

اینجلا نے کہا۔ یہ جمیں ہوگا۔ آج اس کی خبر لوں گی۔ کبھی کبھی مجھے احمد پر بھی غصہ آتا ہے وہ ہاتھی کی طرح مضبوط ہے لیکن پھر بھی ہر نوکر سے مار کھا لیتا ہے۔

ربیعہ نے کہا۔ یہاں ہر مسلمان ہر عیسائی کو اپنا سمجھتا ہے۔

اینجلا نے خادمہ سے کہا۔ جاؤ جمیں کو بُلا لاؤ آج میں اس کی خبر لیتی ہوں۔

لیکن اچانک سیڑھیوں پر کسی کے پاؤں کی آہٹ سنائی دی اور اینجلا نے کاہ۔ ٹھہرو وہ شاید خود ہی آ رہا ہے، اب وہ احمد کی شکایت کرے گا۔

ایک ثانیہ کے بعد ربیعہ، اینجلا اور خادمہ مبہوت ہو کر دروازے کی طرف دیکھ رہی تھیں۔ نوکر کی بجائے ان کے سامنے جان مائیکل کھڑا تھا۔ اینجلا اُٹھ کر کھڑی ہو گئی۔

تم! اس نے سہمی ہوئی آواز میں کہا۔

ہاں میں! لیکن تمہارا چہرہ زرد کیوں ہو گیا۔ میں تمہاری تیمارداری کے لئے آیا ہوں یہاں تمہارے علاج کے لئے آیا ہوں۔ تم ہمیشہ بیمار رہتی ہو۔

جان مائیکل ایک قدم آگے بڑھا اور اینجلا چار قدم پیچھے ہٹ گئی۔ اس دوران میں ربیعہ بھاگ کر عقب کے کمرے کے دروازے کے قریب پہنچ گئی۔ خادمہ اپنی جگہ پر کھڑی بُری طرح کانپ رہی تھی۔

جان مائیکل نے کہا۔ اینجلا! بھاگنے اور شور مچانے سے کوئی فائدہ نہیں اس وقت تمہاری مدد کے لئے کوئی نہیں آ سکتا۔ تمہارے نوکر میرے آدمیوں کی حراست

Created by Faraz AKram(farsun@gmail.com)
www.Nayaab.Net 2006 انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

میں ہیں۔تمہاری ماں کتو ال کے ہاں میری الوداعی ضیافت میں گئی ہے۔جب تک میں وہاں انہیں جاؤں گا وہ یہاں نہیں آسکے گی۔

جان مائیکل چند قدم آگے بڑھا اور اینجلا بھاگ کر ایک کونے میں جا کھڑی ہوئی وہ چلائی تم وحشی ہو۔تم کمینے ہو۔تم شراب سے مدہوش ہو۔

جان مائیکل اینجال کو جواب دینے کی بجائے خادمہ کی طرف متوجہ ہوا۔تم کیا دیکھ رہی ہو۔

بھاگو یہاں سے؟ خادمہ سر پر پاؤں رکھ کر بھاگی۔

مائیکل پھر آگے بڑھا اور اینجلا کو گھیر کر کمرے کے دوسرے کونے میں لے آیا پھر وہ ربیعہ کی طرف متوجہ ہوا۔تم اس کی بہن ہو! لوگ غلط نہیں کہتے۔اندلس کے حصے کا تمام حسن خدا نے تم دونوں پر عطا کر دیا ہے۔لیکن اس وقت صرف اینجلا کے لئے آیا ہوں۔تم جا سکتی ہو۔

لیکن ربیعہ اپنی جگہ سے نہ ہلی۔مائیکل چلایا۔جاؤ!

ربیعہ نے حقارت سے اُس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔تم بہت بہادر ہو۔عورتوں کے مقابلہ تم واقعی بہت بہادر ہو۔ایک لڑکی پر حملہ کرنے کے لئے تم نے فقط چند آدمیوں کو اپنے ساتھ لانے کی کوشش کی ورنہ اس مہم کے لئے ایک پوری فوج درکار تھی۔تم اپنا خنجر کیوں نہیں نکالتے۔اینجلا! اسے بتاؤ کہ تمہارے ہاتھ خالی ہیں۔فرڈی نینڈ کے نائٹ کا وار خالی نہیں جانا چاہیے۔ورنہ کلیسا کی تاریخ میں بہادری کا ایک کارنامہ کم ہو جائے گا۔

مائیکل نے غصے سے کانپتے ہوئے کہا۔بدزبان لڑکی! خاموش رہ تو مجھے نہیں جانتی۔

Created by Faraz AKram(farsun@gmail.com)

www.Nayaab.Net 2006 انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

ربیعہ نے کہا۔ میں تمہیں جانتی ہوں تم ایک بہادر نائٹ ہو۔ تم اس شہر کے گورنر ہو کلیسا کو تم پر ناز ہے۔ کلیسا کو اس بات پر ناز ہے کہ تمنے اس کا جھنڈا معصوم لڑکیوں کی عصمت کے خون میں رنگا ہے۔ کلیسا کو اس بات پر ناز ہے کہ تم جیسے بہادروں کی بدولت اس کا سفینہ بے گناہوں کے خون کے سمندر میں تیر رہا ہے۔ میں تمہیں جانتی ہوں تم مردوں کے مقابلوں میں بھیڑ اور عورتوں کے مقابلے میں شیر ہو۔

مائیکل زخمی درندے کی طرح آگے بڑھا اور اس نے ربیعہ کو دونوں بازوؤں سے پکڑ کر جھنجھوڑنے کے بعد عقبی کمرے کی طرف دھکیل دیا۔ ربیعہ منہ کے بل گری۔ اتنی دیر میں اینجلا بھاگ کر سیڑھیوں کی طرف کھلنے والے دروازے سے باہر نکل چکی تھی۔ مائیکل اس کی طرف متوجہ ہوا تو ربیعہ نے جلدی سے اُٹھ کر دروازے کو بند کر کے کنڈی لگا دی۔

مائیکل اینجلا کے پیچھے بھاگا۔ اینجلا تیزی کے ساتھ نیچے اُترتے ہوئے چلا چلا کر لوگوں کو مدد کیلئے بلا رہی تھی۔ نصف سیڑھیاں اُترنے کے بعد اُس نے محسوس کیا کہ محل میں اُس کی آواز پر لبیک کہنے والا نہیں۔ اُسے ربیعہ کا خیال آیا اور اُس کے پاؤں وہیں رک گئے اچانک اُسے نیچے سے چند آدمیوں کے قہقہے سُنائی دئے۔ سیڑھیوں کی شمع جل رہی تھی۔ اس نے جلدی سے اِتہاھ مار کر شمع نیچے گرا دی مائیکل کے آدمی قہقہے لگاتے ہوئے اُوپر آ رہے تھے۔ اینجلا کو خیال آیا کہ اگر وہ بالائی منزل کی باہر کی گیلری تک پہنچ جائے تو وہاں سے اکی چیخ پکار قلعے کے دروازے کے پہریداروں تک پہنچ سکے گی۔ وہ بے پاؤں اوپر چڑھی۔ زینے کے آخری موڑ پر اُسے ایک خوفناک قہقہہ سنائی دیا۔ وہ مائیکل کے مضبوط بازوؤں کی گرفت میں آ چکی تھی۔

Created by Faraz AKram(farsun@gmail.com)

www.Nayaab.Net 2006 انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

وہ چلا رہی تھی۔ظالم! دغاباز کمینے چھوڑ دو! مجھے چھوڑ دو!!

جان مائیکل نے اُوپر آنے والے سپاہیوں کو آواز دی۔تم قلعے کے دروازے پر کھڑی رہو جب تک میں اجازت نہ دوں اس طرف کوئی نہ آئے۔

سپاہی لوٹ گئے اور مائیکل تڑپتی چیختی چلاتی ہوئی اینجلا کو اپنے بازوؤں کی آہنی گرفت میں لئے پھر اُسی کمرے میں داخل ہوا جہاں تھوڑی دیر پہلے ربیعہ اور اینجلا کھانا کھا رہی تھیں اس نے ایک ہاتھ سے دروازہ بند کرتے ہوئے کہا۔شور مچانے سے میرا کچھ نہیں بگڑنے والا تمہاری ہی رسوائی ہوگی میں تمہارے باپ سے نہیں ڈرتا اس نے ہمارے ساتھ اپنے ضمیر کا سودا کیا ہے۔اور ہم اس کی قیمت ادا کر چکے ہیں۔بادشاہ میرے خلاف اس کی کوئی شکایت نہیں سُنے گا۔

اینجلا نے دونوں ہاتھوں سے اس کا منہ نوچتے ہوئے کہا۔مجھے چھوڑ دو! وحشی ظالم! کمینے, مجھے چھوڑ دو! وہ اس کے مضبوط ہاتھوں کی گرفت میں تڑپ رہی تھی۔

اچانک جان مائیکل بلبلا کر اُٹھا۔اُس کے ہاتھ کی انگلی اینجلا کے دانتوں میں آچکی تھی۔اُس نے دوسرے ہاتھ سے اینجلا کا گلا دبا کر اپنی اُنگلی چھڑائی۔اس کے بعد مائیکل پاگل ہو چکا تھا۔اس نے ایک ہاتھ سے اینجلا کو گلے سے پکڑ رکھا تھا۔اور دوسرے ہاتھ سے اُس لباس نوچ رہا تھا۔

اچانک عقب کے کمرے کا دروازہ کھلا۔ربیعہ ہاتھ چھپا لئے دبے پاؤں آگے بڑھی۔مائیکل کی پیٹھ اس کی طرف تھی لیکن اینجلا اُسے دیکھ چکی تھی۔ربیعہ نے مائیکل کے قریب پہنچ کر پوری قوت سے برچھا مارا اور وہ ایک پلٹا کھانے کے بعد نیچے گر پڑا۔برچھے کی تیز نوک اس کے سینے کے آر پار ہو چکی تھی۔وہ تڑپ رہا تھا۔

اینجلا ربیعہ کے ساتھ لپٹ گئی۔وہ سسکیاں لے رہی تھی۔ربیعہ! ربیعہ! میں

Created by Faraz AKram(farsun@gmail.com)

www.Nayaab.Net 2006 انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

سمجھ رہی تھی کہ تم مجھے چھوڑ کر بھاگ گئی ہو

وہ کہہ رہی تھی۔ مجھے برچھا تلاش کرنے میں دیر لگی۔ مجھے باہر کے کونے کی سیڑھی سے اُتر کر احمد کے کمرے میں جانا پڑا۔

"لیکن تم نے اُسے قتل کر دیا۔ اب کیا ہوگا۔؟ نہیں! نہیں ربیعہ تم نے اُسے قتل نہیں کای۔ اُسے میں نے قتل کیا ہے۔ اور میں بڑی سے بڑی عدالت کے سامنے اس بات کا جواب دے سکوں گی کہ میں نے اُسے کیوں قتل کیا ہے، ابھی اس کے سپاہی جائیں گے تم اپنے کمرے میں چلی جاؤ، ربیعہ جلدی کرو۔ خدا کے لئے۔

ربیعہ نے اطمینان کے ساتھ جواب دیا۔ نہیں اینجلا! تم مجھے اس نیکی کے ثواب سے محروم نہ کرو،

"نہیں ربیعہ! میں تمہیں ایسا نہیں کرنے دوں گی۔ کبھی نہیں۔ اینجلا پھوٹ پھوٹ کر رو رہی تھی۔،

"ربیعہ نے کہا۔ اینجلا تمہارا لباس! تمہارا سارا جسم عُریاں ہو رہا ہے چلو اپنا لباس تبدیل کرو۔

اینجلا نے کہا۔ پہلے یہ وعدہ کرو کہ تم اس معاملے میں خاموش رہو گی۔

ربیعہ جواب دینے کی بجائے اُسے بازو سے پکڑ کر کھینچتی ہوئی اس کے کمرے کی طرف لے گئی گیلری میں کوئی نہ تھا۔ مائیکل کے آدمی نیچے شور مچا رہے تھے۔

وہ چھوٹا سا کمرہ جس میں اینجلا کے کپڑے اور آائش کا دوسرا سامان تھا اس کے سونے کے کمرے کے پیچھے تھا اینجلا نے اس کرمے کا دروازہ کھولا۔ اندر تاریکی تھی اس لئے ربیعہ نے دوسرے کمرے سے شمع اٹھا کر اندر رکھ دی اور اینجلا سے کہا تم جلدی سے اندر جا کر لباس تبدیل کرو۔ میں یہاں کھڑی ہوں۔

Created by Faraz AKram(farsun@gmail.com)

www.Nayaab.Net 2006 انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

جب اینجلا لباس تبدیل کر رہی تھی ۔ ربیعہ نے دروازہ بند کر کے باہر سے کنڈی لگا دی اینجلا اندر چلا رہی تھی" ربیعہ! ربیعہ! خدا کے لئے دروازہ کھول دو۔

اس نے اندر سے کہا۔نہیں نہیں! زندگی اور موت میں میرا اور تمہارا ساتھ تھا تم میرے ساتھ دھوکا کر رہی ہو۔ربیعہ! میری ربیعہ! میری بہن! اینجلا رو رہی تھی۔

ربیعہ نے اپنے آنسو پونچھتے ہوئے کہا۔اینجلا تمہارے دل میں خیال کیونکر پیدا ہوا کہ میں تمہیں اپنے لئے خودکشی کی اجازت دے سکتی ہوں۔تمہیں یاد ہے تم نے الحمرا میں ان کی جان بچائی تھی، اس وقت مجھے ان پر کسی کا احسان گوارا نہ تھا۔ مجھے تمہاری جرات پر رشک آتا تھا۔اینجلا! یہ ایک ایسا احسان تھا جو کسا بدلہ شاید میں اس زندگی میں نہ دے سکتی۔میرے متعلق تمہارا ہمیشہ یہ خیال رہا ہے کہ میرا دل کمزور ہے اور اب بھی تمہیں شاید میری کمزوری پر ترس آ رہا ہے لیکن میں اپنا فرض پہچانتی ہوں ۔

اینجلا نے اندر سے کہا۔ ربیعہ دروازہ کھول دو۔ میں وعدہ کرتی ہوں کہ میں خاموش رہوں گی۔

نہیں اینجلا! میں جانتی ہوں جب وہ بھیڑیوں کی طرح میری بوٹیاں نوچیں گے تم سے دیکھا نہیں جائے گا۔تم خاموش نہیں رہ سکو گی۔

اینجلا نے کہا۔ربیعہ! میری بات سنو! کیا یہ ممکن نہیں کہ ہم یہاں سے فرار ہو جائیں۔

تم جانتی ہو کہ اس قسم کی کوئی کوشش کامیاب نہیں ہو سکتی ۔اول تو یہ ممکن نہیں لیکن اگر ہم کسی طرح قلعے سے باہر بھی نکل جائیں تو شہر میں ہمارے لئے کوئی جائے پناہ نہیں صبح تک ہر گھر پر فوج کا پہرا ہو گا۔اگر ہم شہر سے نکلنے میں بھی کامیاب ہو

Created by Faraz AKram(farsun@gmail.com)
www.Nayaab.Net 2006 انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

جائیں تو صبح تک سارا شہر شکاری کتوں کی طرح ہمارا تعاقب کر رہا ہوگا۔ اینجلا! میں نے کوئی گناہ نہیں کیا۔ میں موت سے کیوں بھاگوں۔ میں لوشہ کی عدالت میں یہ کیوں نہ کہوں کہ میں نے اپنا فرض ادا کیا ہے۔ میں ان سے رحم کی التجا بھی نہیں کروں گی۔ میرا باپ قوم کا غدار ہے۔ اسے غداری کا صلہ ملنا چاہیے ممکن ہے کہ میری قربانی کے بعد اس پر توبہ کا دروازہ کھل جائے۔

ربیعہ کو محل کے دروازے کی طرف آدمیوں کا شور سنائی دیا۔ وہ گیلری کی طرف بھاگی اور ایک لمحہ پیچھے جھانکنے کے بعد واپس آ کر بولی۔ اینجلا! لوگ دروازے پر جمع ہو رہے ہیں۔ شاید کوتوال کے گھر سے کوئی اس کا پتہ کرنے آیا ہے اور مائیکل کا کوئی آدمی اُسے باخبر کرنے کے لئے اُوپر آ جائے۔ میں جاتی ہوں۔ اینجلا! خدا حافظ!

"نہیں نہیں ربیعہ! میری بات سنو! میں موت کی آغوش تک تمہارا ساتھ دوں گی۔ ربیعہ ٹھہرو۔ ربیعہ! ربیعہ!

ربیعہ جا چکی تھی☆

(۴)

اینجلا کو خدا حافظ کہنے کے بعد ربیعہ اس کے کمرے میں پہنچی جہاں مائیکل کا لاش پڑی تھی اس ک اخون قالین پر منجمد ہو چکا تھا۔ اس کی شکل سخت ہیبت ناک بن چکی تھی۔ ربیعہ نے دوسرے کمرے سے ایک چادر لا کر اس کے منہ پر ڈال دی اور خود ایک کرسی پر بیٹھ گئی۔

تھوڑی دیر بعد اُسے سیڑھی پر کسی کے پاؤں کی آہٹ سنائی دی کسی نے دروازے کے قریب پہنچ کر کہا۔ آقا! بہت دیر ہو گئی، کوتوال کے آدمی آپ کے متعلق

Created by Faraz AKram(farsun@gmail.com)
www.Nayaab.Net 2006 انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

پوچھ رہے ہیں۔

ربیعہ اپنے دھڑکتے ہوئے دل پر قابو پا کر اٹھی اور دروازہ کھول کر باہر جھانکتے ہوئے بولی۔ ادھر آؤ میرے کمرے میں ایک شرابی کی لاش پڑی ہوئی ہے۔ دیکھو تم اُسے پہچانتے ہو؟

سپاہی بدحواس ہو کر اندر داخل ہوا۔ ایک ثانیہ کے لئے اس نے ربیعہ کی طرف دیکھا اور پھر جھک کر کپڑا اُٹھا دیا۔ جان مائیکل۔ وہ بدحواس ہو کر چلا گیا۔

ربیعہ نے کہا۔ تم اسے جانتے ہو؟

سپاہی نے جواب دیا۔ یہ شہر کا گورنر ہے، یہ فرڈی نینڈ کا مشہور نائٹ ہے۔ یہ ملکہ کا رشتہ دار ہے اسے کس نے قتل کی؟

ربیعہ نے کہا۔ تمہیں مجھ سے اس کے متعلق کوئی سوال پوچھنے کا حق نہیں۔ تم جا کر کوتوال کو اطلاع دو۔

لیکن اس کے بدلے ہم سب کو پھانسی دی جائے گی۔ ہم جانے سے پہلے اس کے قاتل کو گرفتار کرنا ضروری سمجھتے ہیں۔

اس کو میں نے قتل کیا ہے۔

سپاہی ایک لمحے کے لئے مبہوت ہو کر ربیعہ کی طرف دیکھتا رہا۔

ربیعہ نے چلا کر کہا۔ جاتے کیوں نہیں۔ میری طرف کیا دیکھ رہے ہو کیا تم یہ نہیں جانتے کہ اس شہر کا اصلی حاکم میرا باپ ہے۔ وہ اس شہر کا حاکم ہی نہیں فرڈی نینڈ کا دوست بھی ہے۔ تم ایسے شخص کی حفاظت کا ذمہ کیوں لیتے ہو جو شراب پی کر شرفا کے گھروں میں گھس آتا ہے۔ میں پوچھتی ہوں تم اس وقت کہاں تھے جب اس کمرے میں ایک بے بس لڑکی چیخیں مار رہی تھی۔ تم نیچے قہقہے لگا رہے تھے۔ میں

Created by Faraz AKram(farsun@gmail.com)

www.Nayaab.Net 2006 انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

تمہیں حکم دیتی ہوں جاؤ! اور نہ تمہارے لئے اچھا نہ ہوگا اور دیکھو جب تک کوتوال نہ آجائے تمہارے کسی ساتھی کو اُوپر آنے کی اجازت نہیں۔

سپاہی پریشانی کی حالت میں فیصلہ نہ کرسکا کہ اُسے کیا کرنا چاہیے۔ وہ ربیعہ کی طرف گھر کر دیکھتا ہوا باہر نکل گیا

☆

(۵)

سپاہی کے جانے سے تھوڑی دیر بعد ربیعہ اُٹھ کر کمرے سے باہر نکلی اور باہر کی گیلری میں کھڑی ہو کر نیچے جھانکنے لگی۔ اینجلا کے کمرے سے دروازہ کھٹکھٹانے کی آواز آرہی تھی۔ ربیعہ اس کے کمرے کی طرف بڑھی لیکن دروازے پر اسکے پاؤں رُک گئے۔ اینجلا کی آواز سنائی دی۔ ربیعہ! ربیعہ کچھ دیر تذبذب کی حالت میں وہاں کھڑی رہی اور پھر دبے پاؤں واپس چلی آئی۔

گیلری کے کونے سے وہ تنگ و تاریک سیڑھیوں پر چڑھتی ہوئی مکان کی چھت پر جا پہنچتی۔ چاند کی دلفریب روشنی میں اس نے چاروں طرف نگاہ دوڑائی اور پھر آسمان کی طرف دیکھنے لگی۔ چاند کی پیشانی سے نور کے چشمے پھوٹ رہے تھے، ستارے مسکرا رہے تھے۔ یہ دنیا اسی طرح قائم تھی اور اس دنیا میں زندگی کی تمنا بیدار کرنے کے لئے ہزاروں سامان تھے۔ ربیعہ ان تمام دلچسپیوں کو خیرباد کہہ رہی تھی۔ لیکن ان تمام دل چسپیوں کا مرکز اپنی جگہ پر موجود تھا۔ زندگی کے حادثات ربیعہ کے دل سے بدمغیرہ کی تمنا نہ چھین سکے۔ طوفان گزر چکے تھے۔ اب وہ ٹھنڈے دل سے اپنے مستقبل کے متعلق غور کر رہی تھی۔ اُسے قید خانے کی تاریکی کا خوف نہ تھا۔ اُسے پھانسی پر لٹکنے یا آگ جلائے جانے کا ڈر نہ تھا۔ موت کا چہرہ اس کے لئے

Created by Faraz AKram(farsun@gmail.com)

www.Nayaab.Net 2006 انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

بھیانک نہ تھا۔لیکن اپنے دل میں بدر بن مغیرہ کی تمنا لے کر موت کے دروازے پر دستک دینا اس کے لئے ہمت آزما ضرور تھا۔کاش وہ مرنے سے پہلے اُسے دیکھ سکتی ۔کاش وہ اُس سے یہ کہہ سکتی کہ میں ایک نئی زندگی میں تمہارا انتظار کروں گی کاش وہ اس کے لئے زندہ رہ سکتی! کاش اس کی موت کے بعد یہ چاند یہ ستارے بدر کو اس کی یاد دلا سکتے ۔یہ بتا سکتے کہ اس کی زندگی میں کوئی شام ایسی نہ تھی جب وہ اس کی یاد سے غافل تھی۔

ربیعہ نے اپنے دل میں کہا۔لیکن میں کیا سوچ رہی ہوں۔بدر صرف میرے لئے نہیں وہ قوم کا سپاہی ہے۔وہ مجھ جیسی ہزاروں لڑکیوں کی ناموس اور عصمت کی حفاظت کے لئے لڑ رہا ہے۔میں کس قدر نادان ہوں میں یہ سمجھ رہی ہوں اس وقت وہ بھی کسی پہاڑی پر کھڑا اس چاند، ستاروں کو دیکھ رہا ہوگا۔اور یہ اس کے دل میں میری یاد تازہ کر رہے ہوں گے۔میں سوچ رہی ہوں کہ وہ میری آہیں سُن رہا ہے، میرے آنسو دیکھ رہا ہے لیکن یہ اس کی توہین ہے۔اس کا تصور میرے ذات تک محدود نہیں رہ سکتا، وہ اس وقت ہزاروں بے کس لڑکیوں کی چیخیں سُن رہا ہوگا۔اُن کے آنسو دیکھ رہا ہوگا۔آنسوؤں اور آہوں کے اس طوفان میں اس کے لئے میری آواز پہچاننا بھی مشکل ہوگا۔وہ کسی پہاڑی کی چوٹی پر کھڑا چاند سے میرا ذکر کرنے کی بجائے اس سے یہ کہہ رہا ہوگا۔تم نے میری قوم کا عروج بھی دیکھا ہے۔آج اس کا زوال بھی دیکھ لو۔تم نے اس سرزمین پر طارق اور عبدالرحمٰن کا جاہ وجلال دیکھا ہے آج ابوعبداللہ کی ذلت اور رسوائی دیکھ لو۔تم نے اندلس کے ساحل پر اُن مجاہدوں کو دیکھا ہے جنہوں نے اپنا سفینہ جلا دیا تھا۔آج ان ملت فروشوں کو بھی دیکھ لو جو دشمن سے قوم کی عزت اور آزادی کی قیمت وصول کر رہے ہیں۔تم نے ہمارے شہسواروں

Created by Faraz AKram(farsun@gmail.com)
www.Nayaab.Net 2006 انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

کو میدان کارزار میں رخ کرتے دیکھا ہے۔ جو شہنشاہوں کے تاج اُتار کر غلاموں کے سر پر رکھ دیا کرتی تھی۔؟ کیا یہ وہی قوم ہے جس کے فرزند اپنی غریب بہن کی عزت کی خاطر بڑی بڑی سلطنتوں کو زیر و زبر کر دیا کرتے تھے۔

تھوڑی دیر بعد جب ربیعہ نیچے اُتر رہی تھی اس کے دل کا بوجھ اُتر چکا تھا۔ وہ کہہ رہ تھی۔ ربیعہ! اجتماعی مصائب کے اس دور میں تیری زندگی کی کوئی اہمیت نہیں لیکن اگر تو چاہے تو اپنی موت کو اندلس کی تاریخ کا ایک قابل ذکر واقعہ ضرور بنا سکتی ہے۔ اگر موت ناگزیر تو تجھے بہادری سے اس کا سامنا کرنا چاہیے۔ تجھے یہ ثابت کرنا چاہیئے کہ ظلم کے ہاتھ قابل نفرت ہیں خوفناک نہیں تیرا اور بدر کی زندگی کا مقصد ایک ہے۔ اور وہ باطل کے خالف لڑ رہا ہے اور تو حق کے لئے قربانی دے رہی ہے۔ قیامت کے دن تو اس کا دامن تھام کر یہ کہہ سکے گی کہ ہم دنیا میں ایک دوسرے کے ساتھی تھے۔

(۶)

شہر کا کوتوال، فوج کے چند افسر، بشپ اور چند با اثر لوگ مائیکل کی لاش کے گرد کھڑے تھے۔

کوتوال اس سپاہی کو جو اسے اس حادثے کی خبر دینے گیا تھا ڈانٹ ڈپٹ رہا تھا تم بیوقوف ہو اس مکان سے باہر نکلنے کے کئی راستے ہون گے وہ یقیناً قلعے سے نکل چکی ہے۔ تم نے اپنے ساتھیوں سے قلعے کا دروازہ بند کرنے کے لئے بھی کہا میں پوچھتا ہوں کہ تم نے اُسے گرفتار کیوں نہ کر لیا۔

کوتوال فوج اور پولیس کے دوسرے افسروں کی طرف متوجہ ہوا۔ تم یہاں کی دیکھ رہے ہو جاؤ ہر کی ناکہ بندی کر دو اور مسلمانون کے گھروں کی تلاشیاں شروع کر

Created by Faraz AKram(farsun@gmail.com)
www.Nayaab.Net 2006 انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

دو۔کچھ آدمیوں کو اس محل کی تلاشی لینے کے لئے چھوڑ دو۔

محل کی تلاشی لینے کی ضرورت نہیں ۔ ربیعہ نے گیلری کی طرف سے اندر داخل ہوتے ہوئے کہا۔

سب دم بخود ہو کر اس کی طرف دیکھ رہے تھے۔وہ اطمینان کے ساتھ آگے بڑھی۔اس کے چہرے پر ایک غیر معمولی وقار تھا۔

کوتوال نے کہا۔جان مائیکل کو تم نے قتل کیا ہے۔

ہاں اس آدمی کو جو ہمارے گھر میں شرمناک ارادہ لے کر آیا تھا میں نے قتل کیا ہے۔

اس قتل میں تمہارے ساتھ کوئی اور بھی شریک تھا۔

"نہیں"

میریا ہانپتی کانپتی ہوئی کمرے میں داخل ہوئی ربیعہ! اینجلا کہاں ہے؟ کہاں گئی۔اُسے کیا ہوا ہے؟ بتاؤ خدا کے لئے بتاؤ۔

"اس لاش کو دیکھ کر اُسے بہت صدمہ ہوا۔وہ چیخیں مارتی ادھر اُدھر بھاگ رہی تھی۔میں نے اُسے اُس کے سونے کے کمرے میں ساتھ والی کوٹھڑی میں بند کر دیا ہے لیکن آپ اُسے ابھی یہاں نہ لائیں تو اُس کے لئے بہتر ہوگا۔مجھے ڈر ہے کہ یہاں آ کر اُسے پھر غشی کا دورہ نہ پڑ جائے۔

میریا نے بھاگتی ہوئی اینجلا کے کمرے میں پہنچی اور اینجلا! اینجلا کہتی ہوئی کوٹھڑی کے دروازے کی طرف بڑھی۔

اینجلا اندر سے چلائی۔ربیعہ نے کہاں ہے؟ خدا کے لئے میرا دروازہ کھولو۔اُسے میں نے قتل کیا ہے۔اسے میں نے قتل کیا ہے۔ربیعہ بے گناہ ہے۔

Created by Faraz AKram(farsun@gmail.com)

www.Nayaab.Net 2006 انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

میریا کا ہاتھ کنڈی تک پہنچ کر رک گیا اور اس نے بھاگ کر گیلری کی طرف کھلنے والا دروازہ بند کر دیا۔

دوسری طرف شہر کا کوتوال مجیب کش مکش میں تھا۔ جان مائیکل کا قتل معمولی بات نہ تھی لیکن اس کا قاتل ایک اسے آدمی کی بیٹی تھی جس پر فرڈیننڈ بہت مہربان تھا ۔عدالت کے فیصلہ سے پہلے اس کے لئے گورنر کی لڑکی کو گرفتار کر کے عام قیدیوں کی طرح رکھنا مشکل تھا اور اس کے ساتھ ہی اُسے اس بات کا ڈر تھا کہ اگر اس نے تذبذب سے کام لیا تو نہ صرف عیسائیوں کی رائے عامہ اس کے خلاف ہو جائے گی بلکہ اُندلس کے تمام نائٹ اس کے دشمن ہو جائیں گے۔ شام کو میریا کو بگھی پر تنہا جاتے دیکھ کر مائیکل نے اُسے یہ پیغام بھیج دیا تھا کہ مجھے شاید ایک ضروری کام کی وجہ سے دیر ہو جائے گی لیکن میں میریا سے چند باتیں کرنا چاہتا ہوں۔ اس لئے میری آمد تک اسے ہر ممکن طریقے سے روکنے کی کوشش کرو۔ اب کوتوال پر یہ بات واضح ہو چکی تھی کہ وہ ضروری کام کیا تھا۔ لیکن وہ ایک شرابی اور بدچلن ہونے کے باوجود ایک نائٹ تھا اور ربیعہ ابوداؤد کی بیٹی ہونے کے باوجود ایک مسلمان لڑکی تھی۔ تاہم اُسے اک بات کا اندشہ ہوا تھا کہ ابوداؤد اپنی خدمات کے عوض اپنی بیٹی کے خلاف بڑی سے بڑی عدالت کا فیصلہ تبدیل کروا سکے گا۔

کوتوال نے بشپ سے مشورہ لیا تو اس نے کہا۔ میرے خیال میں جب تک عدالت کوئی فیصلہ نہیں دیتی اس لڑکی کو اسی قلعے کے کسی علیحدہ کمرے میں بند کر دیا جائے یا کم از کم جب تک نیا گورنر نہیں آتا اس وقت تک اُسے عام قیدیوں کے ساتھ نہ رکھا جائے۔ اس دوران میں آپ بادشاہ سلامت سے بھی اس لڑکی کے متعلق ہدایتا لے سکیں گے

Created by Faraz AKram(farsun@gmail.com)
www.Nayaab.Net 2006 انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

(۷)

ایک ہفتہ اینجلا شدید بخار میں مبتلا رہی۔ اُسے جب کبھی ہوش آتا وہ ربیعہ! ربیعہ! کہتی ہوئی اٹھ بیٹھتی۔ کبھی کبھی وہ جوش میں اپنے کمرے سے بھاگ کر باہر نکلنے کی کوشش کرتی لیکن چند قدم چلنے کے بعد بے ہوش ہو کر گر پڑتی۔ کبھی میریا کو نوکروں کی مدد سے اُسے زبردستی بستر پر لٹانا پڑتا۔ وہ بے بسی کی حالت میں چلاتی۔ مجھے چھوڑ دو، مجھے اُسکے پاس جانے دو مائیکل کو میں نے قتل کیا ہے۔ وہ میری وجہ سے قتل ہوا ہے۔ وہ میری جان بچانے کے لئے اپنی قربانی دے رہی ہے۔ میریا گھبرا کر دروازے بند کر لیتی۔ شہر کی خواتین اس کی تیمارداری کے لئے آتیں لیکن میریا کسی نہ کسی بہانے انہیں اینجلا کے کمرے میں جانے سے روک دیتی۔ میریا کو یہ پریشانی بھی تھی کہ کہیں ان دنوں ابوداؤد نہ آجائے۔ اُسے اس بات کا ڈر تھا کہ وہ اینجلا کے لئے ربیعہ کو قربان نہیں ہونے دے گا۔ اینجلا کی نسبت وہ ربیعہ سے زیادہ پیار کرتا تھا۔ اس لئے میریا نے اُس کو اس واقعے کی اطلاع نہ بھیجی۔

پہلے اُسے ربیعہ کی طرف سے بھی خطرہ تھا کہ کہیں عدالت میں وہ اپنے بیان سے پھر نہ جائے لیکن یہ خطرہ اب ٹل چکا تھا۔ ربیعہ دریوں کی عدالت میں اپنے جرم کا اقبال کر چکی تھی۔

عدالت کے نام ازابیلا کا یہ حکم آچکا تھا کہ مائیکل کے قاتل کو سخت سزا دی جائے مائیکل کے قتل کیبعد عیسائیوں نے جوش وخروش کا یہ عالم تھا کہ وہ اس کے جنازے میں شریک ہونے سے پہلے کئی مسلمانوں کو موت کے گھاٹ اُتار چکے تھے۔ شہر کا کوتوال اشبیلہ کے حاکم اعلیٰ کو لکھ چکا تھا کہ اگر اس لڑکی کو فوراً سزا نہ دی گئی تو شہر میں سخت بدامنی کا خطرہ ہے۔ فری نینڈ کو میدان جنگ میں اس واقعہ کی اطلاع ملی

Created by Faraz AKram(farsun@gmail.com)
www.Nayaab.Net 2006 انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

اگر مقتول کوئی اور ہوتا تو شاید وہ اس معاملے کو دبانے کی کوشش کرتا لیکن مائکل اسکا نائٹ تھا۔وہ ملکہ کا قریبی رشتہ دار تھا۔اور ملکہ یہ سننے کے لئے تیار نہ تھی کہ قاتل کون ہے اور اس کے باپ کی خدمات کیا ہیں۔جان مائیکل بہر حال ایک نائٹ تھا۔اور اس کی قاتل ایک مسلمان لڑکی تھی۔

چھ ماہ قبل یہ واقعہ رونما ہوتا تو شاید فرڈی ننڈ یا ملکہ ابو داؤد کی دل آزاری سے بچنے کی کوشش کرتے لیکن اب اس سے کام لیا جا چکا تھا۔اب اس کی ان تھک کوششوں کے باعث اندلس کے ہر شہر میں کئی ملت فروش پیدا ہو چکے تھے۔وہ سردار اور علماء جنہیں اہل غرناطہ میں انتشار ڈالنے کے لئے ابو داؤد نے تربیت دے کر بھیجا تھا اب براہِ راست فرڈی ننڈ سے تعلق پیدا کر چکے تھے۔وہ زیادہ تعلیم حاصل کرنے کے لالچ میں ابو داؤد کی بجائے فرڈی ننڈ اور ملکہ کو اپنی کارگزاری سے مطلع کرتے تھے۔بادشاہ اور ملکہ کو اب یہ اطمینان تھا کہ ان کے پاس سینکڑوں آدمی ایسے ہیں جو ابو داؤد کی جگہ لے سکتے ہیں۔وہ یہ بھی جانتے تھے کہ غرناطہ کی رہی سہی قوت مدافعت کچلنے کے لئے انہیں سپاہیوں کی تلواروں کی ضرورت ہے اور اگر مائیکل کے قاتل کو سزا نہ دی گئی تو فوج میں بد دلی پھیل جائے گی۔بڑے بڑے نائٹ مخالف ہو جائیں گے۔

ملکہ نے بادشاہ سے کہا۔آخر ہماری جنگ کا مقصد اکے سوا اور کیا ہے کہ مسلمانوں سے کلیسا کی عظمت کا لوہا منوایا جائے۔کیا کلیسا کے لئے یہ بات باعثِ رسوائی نہیں کہ ایک مسلمان لڑکی مائیکل جیسے نائٹ کو قتل کرے اور ہم انتقام نی لے سکیں۔ابو داؤد نے کلیسا سے وفاداری کا حلف اُٹھایا ہے۔وہ ہمارے سامنے کئی بار یہ کہہ چکا ہے کہ اُسے مسلمانوں سے قطعاً کوئی ہمدردی نہیں وہ صرف اس لیے

Created by Faraz AKram(farsun@gmail.com)
www.Nayaab.Net 2006 انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

مسلمان ہے کہ اس لباس میں وہ مسلمانوں کو دھوکا دے دے کر کلیسا کی بہت بڑی خدمت کر سکتا ہے۔ اب اس کے امتحان کا وقت آیا ہے، اگر وہ ہمیں فریب نہیں دیتا تو اُسے اس لڑکی کے ساتھ کوئی ہمدردی نہیں ہونی چاہیے۔ جس نے ہمارے بہترین سپاہی کو قتل کیا ہے۔ وہ لڑکی مسلمان ہے اور اُس نے مائیکل کو مذہبی جنون میں قتل کیا ہے۔ ہم نے ابوداؤد کی خدمات کا اُسے کوئی صلہ نہیں دیا۔ ہم نے اُسے لوشہ کا گورنر بنایا۔ ہم نے اُسے یہ اختیار دے رکھا ہے کہ وہ ہمارے خزانے سے جتنا چاہے خرچ کرے۔ اب وفاداری کا تقاضہ یہ ہے کہ اگر ہم اسی مقدمے کے فیصلہ کرنے کا اختیار دے دیں تو بھی وہ اپنی بیٹی کو سزا دینے سے نہ ہچکچائے۔

فرڈی ننڈ نے کہا۔ مجھے ڈر ہے کہ جب وہ میرے پاس آئے گا میں عدالت کا فیصلہ تبدیل کرنے پر مجبور ہو جاؤں گا۔

ملکہ نے برہم ہو کر کہا۔ تم بادشاہ ہو اور تمہاری ملکہ یہ برداشت نہیں کرے گی کہ ایک نوکر تمہیں کلیسا کی کسی عدالت کا فیصلہ تبدیل کرنے پر مجبور کر دے۔

ملکہ کے اصرار پر بادشاہ نے نئے گورنر کو یہ ہدایت بھیجی کہ وہ مجرم کو عدالت سے سزا دلوانے میں آخیر نہ کرے۔

(۸)

ربیعہ عدالت کے سامنے کھڑی تھی۔ کمرے کے اندر ع اور باہر آدمیوں کا ہجوم تھا۔ پادریوں کی جیوری بشپ کو اپنا فیصلہ دے چکی تھی۔ ربیعہ اپنے جرم کا اقبال کر چکی تھی۔ کوتوال اور مائیکل نے نوکرون کی شہادت کے بعد عدالت نے کسی اور گواہی کی ضرورت محسوس نہ کی دو دن قبل ربیعہ نے عدالت کے سامنے جو بیان دیا تھا۔ اس سے وہ اپنے آپ کو بدترین سزا کی مستحق ثابت کر چکی تھی۔ اس نے عدالت

Created by Faraz AKram(farsun@gmail.com)
www.Nayaab.Net 2006 انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

کانداق اُڑایا تھا۔اس نے کلیساء کی توہین کی تھی۔

اس نے کہا تھا۔

میں اس عدالت کو تسلیم نہیں کرتی جو ایک شرابی اور بدمعاش کو یہ اجازت تو دے دیتی ہے کہ وہ لوگوں کے گھروں میں گھس کر من مانی کرے لیکن ایک بے کس لڑکی کو اپنی عصمت کی حفاظت کے لئے ہاتھ اُٹھانے کی اجازت نہیں دیتی۔تم اس وقت کہاں تھے جب تمہارا یہ نائٹ لوگوں کے گھرون کے دروازے توڑا کرتا تھا۔جب معصوم اور بے کس لڑکیاں چلا چلا کر تمہیں مدد کے لئے پکارا کرتی تھیں۔جب وہ کہا کرتی تھیں۔عدل و انصاف کے اجارہ دارو! آؤ ہماری عصمت لُٹ رہی ہے۔ہمیں بچاؤ تمہیں مجھ پر مقدمہ چلانے کی ضرورت نہ تھی۔تم مجھے مقدمہ چلائے بغیر بھی تو سزا دے سکتے تھے۔کلیسا کی عظمت کا لوہا منوانے کے لئے تم مجھ جیسی سینکڑوں لڑکیوں کو مقدمہ چلائے بغیر موت کے گھاٹ اُتار چکے ہو۔تمہارا دامن بے گناہوں کے خون سے تر ہے۔میرے خون کے چند چھینٹے اُس کی بدنمائی میں اضافہ نہیں کر سکتے۔تم انصاف نہیں کر سکتے اور مین تم سے رحم کی بھیک مانگنا

Created by Faraz AKram(farsun@gmail.com)
www.Nayaab.Net 2006 انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

انسانیت کی توہین سمجھتی ہوں۔تم نے اب تک مجھ سے یہ نہیں پوچھا کہ میں نے اُسے قتل کیوں کیا تم نے مجھ سے یہ نہیں پوچھا کہ وہ کس ارادے سے میرے کمرے میں داخل ہوا تھا۔تمہارے لئے فقط یہ جاننا کافی ہے میں نے اسے قتل کیا ہے ایک مسلمان لڑکی نے اپنی عصمت کی حفاظت کے لئے تمہارے ایک نائٹ کو قتل کیا ہے۔تم یہ سمجھتے ہو کہ اس درندے کی موت کے بعد تمہارے کلیسا کا ایک ستون گر چکا ہے۔تم مجبور ہو کہ مجھے سزا دو۔میرے ساتھ انصاف کرنا تمہارے بس کی بات نہیں۔تم اندلس میں کلیسا کی نئی عمارت کے معمار ہو تم نے اس کی بنیاد بے گناہوں کے خون اور ہڈیوں پر رکھی ہے میری موت کا فتویٰ دینے کے لئے تم صرف یہ جاننا کافی سمجھتے ہو کہ میں بے گناہ ہوں میں نے اپنی عزت بچانے کی کوشش کی ہے۔میں ایک مسلمان ہوں اس لئے میرا خون اور میری ہڈیاں کلیسا کی عمارت کی تعمیر کے کام میں لائیں جاسکتی ہیں۔میں نے صرف ایک جان مائیکل کو قتل کی ہے لیکن سب جان مائیکل ہو۔وہ شراب میں بدمست ہو کر بے بس مسلمانوں کو موت کے گھاٹ اُتارتا تھا

Created by Faraz AKram(farsun@gmail.com)
www.Nayaab.Net 2006 انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

اور تم انصاف کی کرسیوں پر بیٹھ کر بے گناہوں کی
موت کے فتوے دیتے ہو۔ وہ انسانیت کا منہ نوچتا
تھا تم حق و صداقت کی آواز کا گلا کاٹتے ہو۔

دو دن پہلے یہ بیان دینے کے بعد آج ربیعہ اپنے مقدمے کا فیصلہ سننے کے لئے عدالت میں کھڑی تھی۔ لوشہ کا بشپ جان لوقس اس مقدمے کے بڑے جج کی حیثیت میں نئے گورنر دان لوئی کا وہ رفیصلہ پڑھنے کے لئے تیار نہ تھا جس پر باقی پادری متفق ہو چکے تھے۔ اس کا فیصلہ یہ تھا کہ لڑکی کو جلا وطن کر دیا جائے۔ اس نے جان مائیکل پر بھی جرم عائد کرنے کی کوشش کی تھی۔ گورنروں اور پادریوں کا یہ خیال تھا کہ جان لوقس پر ربیعہ نے جادو کر دیا ہے۔ اس لئے فیصلہ کے دن بڑھے جج کی کرسی پر ایک اور پادری رونق افروز تھا۔

عدالت کے اندر اور باہر جو لوگ جمع تھے اُنہیں معلوم تھا کہ اس مقدمے کا فیصلہ کیا ہو گا۔ ربیعہ کلیسا کی عدالت کی توہین کی چکی تھی۔ اس نے کلیسا کے ایک سپاہی کو قتل کیا تھا۔ بعض لوگوں کو بشپ لوق کی غیر حاضری کی وجہ معلوم ہو چکی تھی اور وہ ربیعہ کو ایک خطرناک جادوگرنی سمجھتے تھے۔ لوگ ایک دوسرے سے کانا پھوسی کر رہے تھے۔ اُسے پھانسی پر لٹکا دیا جائے گا۔ اُسے آہنی شکنجے میں کسا جائے گا۔ اُسے زندہ جلایا جائے گا۔

لوگوں کو خاموشی کا حکم دینے کے بعد جج نے اپنا فیصلہ پڑھ کر سنایا۔ حاضرین ربیعہ کی طرف دیکھ رہے تھے۔ اُس کی موت کا حکم صادر ہو چکا تھا۔ لیکن وہ خاموش کھڑی تھی۔ جب جج نے یہ کہا کہ ملزمہ کلیساء اور عدالت کی توہین کے بعد سخت سے سخت سزا کی مستحق تھی لیکن اس کے باپ کی خدمات کا لحاظ رکھتے ہوئے عدالت

Created by Faraz AKram(farsun@gmail.com)
www.Nayaab.Net 2006 انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

اُسے زندہ جلانے کی بجائے اُس کے قتل کا حکم صادر کرتی ہے۔ایک نوجوان لڑکی ہجوم کو چیرتی ہوئی آگے بڑھے اور ربیعہ کے قریب پہنچ کر چلائی ٹھہرو! انصاف اور انسانیت کا خون نہ کرو۔جان مائیکل کو میں نے قتل کیا ہے۔

عدالت میں سناٹا چھا گیا۔

ربیعہ نے چونک کر اس کی طرف دیکھا۔یہ اینجلا تھی۔جج پادری اور حاضرین عدالت تھوڑی دیر کے لئے سناٹے میں آ گئے۔اینجلا اپنی بغل میں ایک چھوٹی سی گٹھڑی دبائے ہوئے تھی۔

ربیعہ نے جج سے مخاطب ہو کر کہا۔آپ پریشان نہ ہوں۔یہ میری سوتیلی بہن ہے۔اس کے دماغ پر ان واقعات کا بہت اثر پڑا ہے۔

اینجلا نے ایک قدم بڑھتے ہوئے کہا۔یہ غلط ہے! یہ جھوٹ ہے ربیعہ نے میری جان بچانے کے لئے یہ سب کچھ کیا ہے۔یہ بے قصور ہے۔مائیکل کو میں نے قتل کیا ہے اُسے قتل کرنا میرا فرض تھا۔

جج نے سوال کیا۔تم آج تک کہاں تھیں۔

اینجلا نے جواب دیا۔مائیکل کے قتل کے بعد ربیعہ نے مجھے ایک کمرے میں بند کر دیا تھا۔اس کے بعد چند دن بے ہوش رہی۔میری ماں نے میرے کمرے پر پہرہ بٹھا رکھا تھا۔میری بہن کی طرح وہ بھی میری جان بچانا چاہتی تھی۔

جج نے کہا۔تم اب بھی بیمار نظر آتی ہو۔تمہارا بیان لینے سے پہلے عدالت کے لئے تمہاری دماغی حالت کا امتحان لینا ضروری ہے۔

اینجلا نے کہا۔میرے دماغ پر صرف یہ بوجھ ہے کہ میری بے گناہ بہن میرے لئے اپنی زندگی کی قربانی دے رہی ہے۔اب یہ بوجھ اُتر چکا ہے۔

Created by Faraz AKram(farsun@gmail.com)

www.Nayaab.Net 2006 انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

"عدالت کو ثبوت کی ضرورت ہے۔"

ثبوت؟ یہ دیکھئے"!اینجلا نے آگے بڑھ کر کپڑے کی چھوٹی سی گٹھڑی جج کی میز پر رکھتے ہوئے کہا۔اسے غور سے دیکھو۔یہ وہ لباس ہے جو میں اس رات پہنے ہوئے تھی۔اسے تمہارے بہادر نائٹ نے تار تار کیا تھا۔یہ لباس اس بات کی گواہی دے گا کہ اس رات قتل ہونے سے پہلے کلیسا کے بہادر سپاہی نے کس کے دامن پر ہاتھ ڈالا تھا۔

عدالت میں پھر ایک بار سناٹا چھا گیا۔

میریا ہانپتی ہوئی کمرے میں داخل ہوئی اور آگے بڑھ کر اینجلا کے ساتھ لپٹ گئی۔اینجلا اینجلا میری بیٹی تمہاری طبیعت ٹھیک نہیں چلو گھر۔میریا یہ کہتے ہوئے اسے بازو سے پکڑ کر باہر کی طرف کھینچنے کی کوشش کر رہے تھی۔

جج نے کہا۔ٹھہرو!ہم چند سوالات پوچھنا چاہتے ہیں۔

اینجلا نے اپنی ماں کا ہاتھ جھٹک دیا،میریا طیتی نگاہوں سے جج کی طرف دیکھتے ہوئے بولی۔میری بیٹی کا اس قتل کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔یہ بیمار ہے اس کے حواس ٹھیک نہیں۔

جج نے گٹھڑی کھول کر میریا کو پھٹے ہوئے کپڑے دکھاتے ہوئے کہا۔تم پہچانتی ہو یہ کس کا لباس ہے؟

میریا جواب دینے کی بجائے اینجلا کی طرف دیکھ رہی تھی۔اینجلا نے کہا۔ امی!خاموش کیوں ہو؟تم نے خود میرے لئے یہ لباس خریدا تھا۔ تمہیں سب واقعات کا علم ہے۔تم جانتی ہو کہ وہ میری تلاش میں آیا تھا اور یہ اُس کا دوسرا حملہ تھا۔ پہلی بار جب تم نے اُسے دعوت دی تھی ل اس نے تمہارے سامنے میری بے عزتی

Created by Faraz AKram(farsun@gmail.com)
www.Nayaab.Net 2006 انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

کرنے کوکوشش کی تھی قسطلہ کا بشپ اس بات کا گواہ ہے کہ میں نے اُس کے سر پر پھولدان مارکر اپنی جان بچائی تھی۔تمہارے پاس وہ خط ہے جس میں اُس نے اپنی حرکت پر ندامت کا اظہار کیا تھا۔اس کے گھر سے دُور اُنے اپنے ذلیل مقاصد کی تکمیل کے لئے تمہیں بڑی ہوشیاری کے ساتھ گھر سے دور رکھنے کی کوشش کی تھی۔تم گھر آنا چاہتی تھیں لیکن کوتوال نے تمہیں روکے رکھا۔

پھر بھی اینجلا نے جج کی طرف متوجہ ہوتے ہوئے کہا۔میری ماں کی محبت شاید اُسے حق گوئی کی اجازت نہ دے لیکن بشپ لوقس اس بات کی گواہی دے گا کہ میرے متعلق مائیکل کی نیت ٹھیک نہ تھی۔میں نے بشپ لوقس کی موجودگی میں اُس کے ساتھ شادی کرنے سے انکار کیا تھا اور وہ مجھ سے اپنی توہین کا بدلہ لینے کے لئے موقع کی تلاش میں تھا۔

میریا نے انتہائی بے بسی کی حالت میں جج کی طرف دیکھا اور کہا۔مقدس باپ!میری لڑکی بے قصور ہے۔اس پر ربیعہ کے جادو کا اثر ہے۔اس نے میری بیٹی کو مذہب سے گمراہ کیا ہے۔ربیعہ کے جادو کا یہ اثر ہے کہ میری بیٹی چُھپ چُھپ کر قرآن اور نمازیں پڑھتی ہے،میں مائیکل کے ساتھ اس کی شادی کرنا چاہتی تھی لیکن ربیعہ نے اسے بہکایا۔ربیعہ اپنے جادو کے زور سے اُس سے جو چاہتی ہے کرواتی ہے۔اینجلا معصوم ہے۔اُسے معلوم نہیں کہ وہ کیا کہہ رہی ہے۔یہ سب ربیعہ کے جادو کا اثر ہے مجھے ڈر ہے کہ بشپ لوقس پر بھی کہیں ربیعہ کے جادو کا اثر نہ ہو جس دن سے مائیکل قتل ہوا ہے میری بیٹی جنون کے مرض میں مبتلا ہے۔یہ دروازے توڑ کر باہر بھاگنے کی کوشش کرتی ہے۔یہ لباس جو آپ دیکھ رہیں ہیں اس نے جنون کی حالت میں تار تار کیا ہے۔

Created by Faraz AKram(farsun@gmail.com)

www.Nayaab.Net 2006 انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

اینجلا نے حقارت کے ساتھ اپنی ماں کی طرف دیکھا اور پھر جج کی طرف متوجہ ہو کر کہنے لگی ۔میری بہن میرا جرم اپنے سر لے چکی ہے ۔میرے متعلق اگر اُس کی نیت بُری ہوتی تو وہ ایسا نہ کرتی لیکن میری ماں اس کے ایثار سے متاثر ہونے کی بجائے صرف میری جان بچانے کے لئے حقیقت کے چہرے پر نقاب ڈالنے کی کوشش کر رہی ہے ۔میری ماں کا خیال ہے کہ ربیعہ چونکہ مسلمان ہے اس لئے عدالت اس کے متعلق ہر غلط بات مان لے گی ۔اُسے یقین ہے کہ ایک مسلمان لڑکی پر اگر کوئی اور جرم عائد نہ ہوتا تو اُسے جادوگرنی ثابت کرنا بہت آسان ہے لیکن میں اس عدالت میں اعلان کرتی ہوں کہ اپنی سوتیلی بہن کی طرح میں بھی ایک مسلمان ہوں ۔اگر اسلام ایک جادو ہے تو مجھ پر اس جادو کا اثر ہو چکا ہے ۔اور دنیا کی کوئی طاقت اس جادو کا اثر زائل نہیں کر سکتی ۔مجھے اگر کوئی افسوس ہے تو اس بات کا کہ میں نے اس سے قبل چُھپ چُھپ کر نمازیں پڑھی ہیں ۔یہ میری بزدلی تھی لیکن اب میں زندگی اور موت کے مفہوم سے آشنا ہو چکی ہوں ۔اب مجھے کسی کا ڈر نہیں ۔ اگر مسلمان ہونے کی کوئی سزا ہے تو میں اس کے لئے تیار ہوں لیکن جہاں تک مائیکل کے قتل کا سوال ہے یہ کوئی جرم نہیں ۔وہ ایک وحشی تھا ۔وہ ایک بدمعاش تھا ۔یہ عدالت اس کے متعلق اس لئے پریشان ہے کہ وہ ملکہ کا رشتہ دار ہے ۔کاش ! ملکہ کو یہ معلوم ہوتا کہ دنیا کی ہر عورت بالخصوص وہ عورت جو کلمہ توحید پڑھ چکی ہو اپنی عصمت کو جان سے عزیز سمجھتی ہے ۔کلیسا کی عدالت کو اس بات کا افسوس ہے کہ لوگوں کے دلوں پر کلیسا کی ہیبت بٹھانے والا ایک ہاتھ کٹ گیا ۔لیکن کاش وہ ہاتھ جنہوں نے میرا لباس تار تار کیا تھا کبھی کلیسا کے علمبرداروں کی بہو بیٹیوں کی طرف بھی بڑھے ہوتے ۔

Created by Faraz AKram(farsun@gmail.com)

www.Nayaab.Net 2006 انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

جج، پادریوں اور حاضرین عدالت کی قوت برداشت جواب دے چکی تھی۔ جج نے گرج کر کہا۔ گستاخ لڑکی زبان بند کرو!

لیکن اینجلا کی آواز بلند ہوتی گئی۔ بخار کی صورت میں اُسے یہ معلوم نہ تھا کہ وہ کیا کہہ رہی ہے شہر کا گورنر ڈان لوئی جسے اس مقدمے میں ایک نئی پیچیدگی کی اطلاع مل چکی تھی عدالت کے دروازے میں کھڑا اینجلا کی تقریر سُن رہا تھا۔ اینجلا کلیسا کے عدل و انصاف کا مذاق اُڑا رہی تھی۔ وہ یہاں تک کہہ چکی تھی کہ تم غریبوں اور نہتوں پر ظلم کرتے ہو لیکن طاقت ور کے سامنے بھیڑ بن جاتے ہو۔ تمہیں آٹھ برس کی غلامی کے بعد حکومت کا موقعہ ملا ہے لیکن تم نے ثابت کر دکھایا ہے کہ اسکے اہل نہیں ہو۔

ڈان لوئی نے آگے بڑھ کر کہا۔ میں عدالت کی یہ توہین برداشت نہیں کر سکتا۔ یہ لڑکی اپنے آپ کو بدترین سزا کی مستحق ثابت کر چکی ہے۔ یہ کلیسا کو بدنام کر رہی ہے۔ یہ سلطنت کی غدار ہے۔ یہ ہمیں جاننے کی ضرورت نہیں کہ مائیکل کے قتل کے ساتھ اس کا کیا تعلق ہے۔ میں یہ چاہتا ہوں کہ ان دونوں لڑکیوں کے مقدمے پر نئے سرے سے غور کیا جائے۔

اینجلا نے ڈان لوئی کی طرف متوجہ ہو کر کہا۔ اگر تمہارے وحشانہ کارناموں سے بدنام نہیں ہوتا تو اسے میرے الفاظ سے پریشان نہیں ہونا چاہئے اگر تمہاری حکومت ظالموں کی پشت پناہی کرتی ہے اور مظلوموں کو فریاد کرنے کا حق نہیں دیتی تو میں ایک باغی ہوں، میں اس عدالت کی توہین کرنے میں حق بجا ہوں۔ جو ایک پاگل کتے کو میری بوٹیاں نوچنے کی اجازت دیتی ہے لیکن مجھے اس کی کھوپڑی توڑنے کی اجازت نہیں دیتی۔

Created by Faraz AKram(farsun@gmail.com)

www.Nayaab.Net 2006 انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

گورنر نے اشارے پر سپاہی اینجلا کو دھکیلتے ہوئے باہر لے گئے ۔وہ بدستور چلا رہی تھی۔تم ظالم ہو!تم وحشی ہو تم وہ بزدل ہو جو آئینے میں اپنی صورت دیکھنا پسند نہیں کرتے ۔میریا بے ہوش ہو کر گر پڑی۔سپاہی اُسے اُٹھا کر باہ لے گئے ۔ربیعہ ابھی تک عدالت میں کھڑی تھی ۔گورنر نے آگے بڑھ کر جج کے کان میں کچھ کہا اور وہ سر ہلانے کے بعد ربیعہ کی طرف متوجہ ہوا

کیا تم یہ تسلیم کرتی ہو کہ اینجلا نے جان مائیکل کو قتل کیا ہے۔

ربیعہ نے جواب دیا۔میں اپنا بیان ختم کر چکی ہوں،۔میرے متعلق عدالت اپنا فیصلہ دے چکی ہے،۔اس لئے میں مزید کچھ کہنے کی ضرورت نہیں سمجھتی ۔اینجلا نے جو کچھ کہا ہے عدالت کی حالت میں کہا ہے۔مائیکل کے قتل کے ساتھ اس کا کوئی تعلق نہیں۔

جج نے سوال کیا۔کیا یہ درست ہے کہ اینجلا اپنے مذہب سے گمراہ ہو چکی ہے ؟۔

نہیں'' وہ گمراہ نہیں ہوئی۔وہ ایک سچا دین اختیار کر چکی ہے۔

گورنر نے آگے بڑھ پھر جج کے کان میں کچھ کہا اور وہ سر ہلانے کے بعد بولا۔ اس مقدمے کی نوعیت میں ایک متوقع تبدیلی کے پیش نظر عدالت ملزمہ ربیعہ کے متعلق اپنا فیصلہ واپس لیتی ہے۔ملزمہ کی سوتیلی بہن کا بیان سننے کے بعد عدالت کی رائے ہے کہ یہ دونوں بہنیں جان مائیکل کی قتل کی سازش میں شریک ہیں اور اس کے علاوہ حکومت کے خلاف بغاوت اور کلیسا کے خالف نفرت پھیلانے کی مجرم ہیں۔ پولیس کو تحقیقات کا موقع دینے کے لئے عدالت مقدمے کی کاروائی کل پر ملتوی کرتی ہے۔

Created by Faraz AKram(farsun@gmail.com)

www.Nayaab.Net 2006 انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

شام تک میریا نے بے ہوشی کی حالت میں چلاتی رہی۔ جب اُسے ہوش آیا تو وہ اپنے کمرے کی بجائے ایک چھوٹے سے کمرے میں لیٹی ہوئی تھی۔ اُس کی خادمہ اس کے قریب ایک کرسی پر بیٹھی ہوئی تھی۔ ایک ثانیہ کے لئے وہ کمرے کی بوسیدہ چھت کی طرف دیکھتی رہی پھر اچانک اُٹھ کر بیٹھتے ہوئے بولی۔ اینجلا کہاں ہے۔ میں کہاں ہوں۔

خادمہ نے آنکھوں میں آنسو بھرتے ہوئے کہا۔ اینجلا ربیعہ کے ساتھ قید میں ہے۔ میریا کو عدالت کے تمام واقعات یاد آ گئے اور وہ بستر سے اُتر کر کھڑی ہوگئی۔ میں گورنر کے پاس جاتی ہوں وہ میری بیٹی کے ساتھ یہ سلوک نہیں کر سکتا۔

خادمہ نے اُٹھ کر اس کا ہاتھ پکڑتے ہوئے کہا۔ آپ کی طبیعت ٹھیک نہیں، آپ باہر نکلنے کے قابل نہیں ہیں۔

میریا نے کہا۔ نہیں میں بالکل ٹھیک ہوں لیکن میں ہوں کہاں؟ عدالت میں شاید بے ہوش ہوگئی تھی، یہ کس کا مکان ہے؟

خادمہ کے جواب کا انتظار کئے بغیر میریا دروازے سے باہر جھانکنے لگی اور پھر خادمہ کی طرف متوجہ ہو کر بولی۔ یہاں کوئی بھی نہیں۔ مجھے اس ٹوٹے ہوئے مکان میں کون لے آیا ہے کاش میں خواب دیکھ رہی ہوں، میرے گھر کا سامان اس مکان کے صحن میں کیسے آ گیا۔

خادمہ جواب دینے کی بجائے پھوٹ پھوٹ کر رو رہی تھی۔

بشپ لوقس صحن میں داخل ہوئے اور میریا اُسے دیکھ کر باہر نکل آئی۔ اس نے سہمی ہوئی آواز میں کہا۔ مقدس باپ! یہ کیا معاملہ ہے میں کہاں ہوں۔ میرے گھر کا سامان یہاں بکھرا پڑا ہے۔ خادمہ مجھے کوئی جواب نہیں دیتی۔

Created by Faraz AKram(farsun@gmail.com)

www.Nayaab.Net 2006 انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

بشپ نے سرد مہری سے جواب دیا۔ یہ سب تمہارے اعمال کی سزا ہے۔

میریا ششدر سی ہو کر ایک قدم پیچھے ہٹی اور انتہائی بے بسی کی حالت میں بشپ کی طرف دیکھنے لگی۔ ایک ثانیہ کے بعد وہ بھاگ کر باہر کے دروازے کی طرف بڑھی اور باہر جھانکنے کے بعد پر بشپ کی طرف متوجہ ہوئی۔ مقدس باپ! مجھ پر رحم کر مجھے بتاؤ یہ کای معاملہ ہے میں یہاں کیسے آئی اینجلا کا کیا ہوگا؟ میری بیٹی کا بچاؤ۔

تمہاری بیٹی کو بچانا اب کسی کے بس کی بات نہیں تم نے اپنی سوتیلی بیٹی کے ایثار کی قدر نہ کی۔ تم نے اس پر جادوگرنی ہونے کا الزام لگایا، بیوقوف عورت! تمہارا خیال تھا کہ اگر تم ایک مسلمان لڑکی پر بہتان لگاؤ گی تو عدالت کی نگاہ میں اینجلا کا جرم چھپ جائیگا۔ کاش تم پہلے دن ہی اینجلا کو عدالت میں جانے سے نہ روکتیں، اس وقت کسی کو یہ معلوم نہ تھا کہ وہ مسلمان ہو چکی ہے۔ تمہارے پاس اس بات کے کافی ثبوت تھے کہ مائیکل اینجلا کے متعلق بُری نیت لے کر تمہارے گھر میں داخل ہوا تھا اگر تم یہ حماقت نہ کرتیں تو اس مقدمے کی نوعیت بالکل مختلف ہوتی لوگوں کو یہ احساس ہوتا کہ اینجلا ایک عیسائی لڑکی ہے اور بادشاہ اور ملکہ کو بھی یہ کہنے کی جرات نہ پڑتی کہ اپنی عزت بچانے کے لئے اُس نے جو کچھ کیا ہے وہ قابل سزا ہے سب وہ دونوں قید میں ہیں اور تمہیں اس حماقت کا یہ صلہ ملا ہے کہ گورنر نے تمہی بے ہوشی کی حالت میں محل سے نکال کر اس کٹیا میں بھجوا دیا ہے میریا کی پتھرائی ہوئی آنکھوں میں آنسو جمع ہو رہے تھے۔ اُس نے آگے بڑھ کر بشپ کے پاؤں پر گرتے ہوئے کہا۔ مقدس باپ! مجھ پر رحم کیجئے۔ اینجلا کو بچایئے۔ خدا کے لئے اینجلا کو بچائے۔ مجھے یقین نہیں آتا کہ اُس نے مائیکل کو قتل کیا ہے۔ لیکن اگر اُس نے واقعی قتل کیا ہے تو بھی وہ بے گناہ ہے۔ اینجلا نے جو کچھ کیا ہے اپنی عصمت کی حفاظت کے لئے کیا

Created by Faraz AKram(farsun@gmail.com)

www.Nayaab.Net 2006 انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

ہے۔

لوقس میریا کے آنسوؤں سے متاثر نہ ہوا۔وہ ایک قدم پیچھے ہٹ کر بولا۔بے وقوف عورت! اب رونے سے کیا فائدہ۔اینجلا کو اس قتل کے باوجود بے گناہ ثابت کیا جا سکتا تھا۔لیکن اب تمہاری حماقت سے اس پر قتل سے زیادہ سنگین الزامات عائد ہو چکے ہیں۔کلیسا کی توہین اپنے مذہب سے نفرت اور حکومت کے خلاف بغاوت! یہ معمولی الزامات نہیں۔اب اس کی جان بچانا میرے بس کی بات نہیں۔

میریا نے اُٹھ کر لوقس کا دامن پکڑتے ہوئے کہا۔نہیں نہیں آپ بہت کچھ کر سکتے ہیں۔آپ لوشہ کے بشپ ہیں۔

"آج سے میں لوشہ کا بشپ نہیں ہوں میں نے کل عدالت میں گورنر کی خواہش کے مطابق بیان دینے سے انکار کر دیا ہے اور اس کے ساتھ ہی میں نے لارڈ بشپ کو اپنا استعفا بھیج دیا ہے۔تاہم اینجلا اور ربیعہ کے متعلق میں اپنا فرض پورا کر چکا ہوں۔میں نے عدالت کو اپنا تحریری بیان بھیج دیا ہے۔میں نے یہ لکھ دیا ہے کہ اینجلا کے متعلق جان مائیکل کے ارادے کس قدر شرمناک تھے۔اپنے بیان میں میں نے ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ اینجلا مائیکل کو قتل کرنے میں حق بجانب تھی۔لیکن میرا بیان چونکہ گورنر کی مرضی کے مطابق نہیں اس لئے مجھے یقین ہے کہ عدالت اسے دبا لے گی۔میں ابو داؤد کے پاس جا رہا ہوں۔ممکن ہے کہ وہ بادشاہ اور ملکہ سے رحم کی درخواست کر سکے۔اگرچہ جس مقصد کے لئے بادشاہ نے اُسے اس قدر اہمیت دی تھی وہ بہت حد تک پورا ہو چکا ہے۔فرڈیننڈ غرناطہ کا محاصرہ کر چکا ہے۔ابو داؤد کی کوششوں سے اہل غرناطہ کا ایک بااثر طبقہ جنگ کا مخالف ہو چکا ہے اور بادشاہ کو یقین ہے کہ غرناطہ کی فتح کوئی دن کی بات ہے۔ابو داؤد کی جماعت میں اب کئی

Created by Faraz AKram(farsun@gmail.com)
www.Nayaab.Net 2006 انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

لوگ اس کے رقیب بن چکے ہین ۔ان حالات میں مجھے یہ امید نہیں کہ بادشاہ رحم کے لئے اس کی درخواست پر غور کرنے کے لئے تیار ہوگا لیکن ہوسکتا ہے کہ اس کے تدبر کے ترکش میں ابھی تک کوئی تیر باقی ہوا اور بادشاہ اُسے کارآمد سمجھ کر اس کی درخواست پر غور کرنے کے لئے تیار ہو جائے اب میں تم سے جو ضروری بات کہنے آیا تھا وہ یہ ہے کہ تم کل عدالت میں جا کر یہ کہو کہ جب تک میں گواہی نہیں دیتا اُس وقت تک عدالت اس مقدمے کا فیصلہ نہیں کر سکتی ۔اگر عدالت تمہارا اعتراض رد کر دے اور مقدمے کا فیصلہ دینے میں جلد بازی سے کام لے تو تم اس فیصلے کے خلاف بادشاہ سے اپیل کرنے کی مہلت مانگو ۔ممکن ہے کہ عدالت تمہیں اپیل کے لئے مہلت نہ دے ۔لیکن تمہارے اس مطالبے کے بعد عدالت اپنے فیصلہ پر بادشاہ کی تصدیق حاصل کرنے پر مجبور ہو جائے گی اتنی دیر میں تمہارے خاوند کو دوڑ دھوپ کرنے کا موقع مل جائیگا

میریا نے سراپا التجا بن کر کہا ۔!مقدس باپ! آپ بہت رحم دل ہیں آپ کا احسان نہیں بھولوں گی ۔آپ کب جا رہے ہیں؟

"میں آج رات روانہ ہو جاؤں گا۔

Created by Faraz AKram(farsun@gmail.com)

www.Nayaab.Net 2006 انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

اینجلا اور ربیعہ کا باپ

(۱)

ماہ اپریل ۱۴۹۱ء میں فرڈی نینڈ نے غرناطہ پر اپنی پوری فوجی قوت کے ساتھ حملہ کیا بادشاہ اور ملکہ کی طرح اندلس کے تمام نائٹ یہ حلف اُٹھا کر آئے تھے۔ کہ وہ غرناطہ فتح کئے بغیر واپس نہیں جائیں گے۔ شاہین کی وادی اور الپجسر اکے مجاہدین کو اپنے علاقوں میں مصروف رکھنے کے لئے وہ سواروں کی ایک فوج روانہ کر چکا تھا۔ غرناطہ کی فوج کی قیادت موسیٰ کے ہاتھ میں تھی۔ اگر چہ غرناطہ میں منافقین اور غداروں کی ایک بہت بڑی جماعت کام کر رہی تھی۔ تاہم عوام کی اکثریت موسیٰ کے اشاروں پر جان دینے کے لئے تیار تھی۔

فرڈی نینڈ اپنی گزشتہ ناکامیوں سے سبق سیکھ چکا تھا۔ اس نے اپنی قت کی برتری کے باوجود شہر پر براہِ راست حملہ کرنے کی بجائے کچھ دور پڑاؤ ڈال کر قریب وجوار کی بستیوں میں مار دھاڑ شروع کر دی۔ وہ تین اطراف سے غرناطہ جلانے اور فصلیں تباہ کرنے میں مصروف تھی۔ فرڈی نینڈ کو یہ یقین تھا کہ ایک طویل محاصرے کے بعد اہل غرناطہ فاقہ کشی سے تنگ آ کر ہتھیار ڈالنے پر مجبور ہو جائیں گے۔ اس لئے وہ باہر کے کسانوں کی بستیاں جلانے کے بعد انہیں غرناطہ میں پناہ لینے پر مجبور کر رہا تھا۔ دو ماہ میں گرناطہ کے تین اطراف میلوں تک سرسبز و شاداب علاقہ ویران کر چکا تھا۔ صرف جبل البشارت کی طرف سے غرناطہ کے لئے باہر کی رسد و کمک کے راستے کھلے تھے، اس راستے سیرا نویدا کی زرخیر وادیوں سے ایک محدود مقدار میں اناج سبزیاں اور پھل غرناطہ میں پہنچ رہا تھا لیکن یہ غرناطہ کے لاکھوں انسانوں کے لئے کافی نہ تھا۔ روز بروز اہل غرناطہ کی حالت نازک ہو رہی تھی۔ موسیٰ کے لئے شہر

Created by Faraz AKram(farsun@gmail.com)

سے ابھر نکل کر کھلے میدان میں فرڈی نینڈ کی ٹڈی دل کا مقابلہ کرنا آسان نہ تھا۔اس کے سواروں کے چھوٹے چھوٹے دستے شہر نکلتے اور فرینڈ کی فوج کی نقصان پہنچانے کے بعد واپس آجاتے ۔موسیٰ کا خیال تھا کہ آئے دن اپنی فوج کے نقصانات میں اضافہ دیکھ رفرڈی نینڈ شہر پر حملہ کرنے پر مجبور ہو جائے گا لیکن فرڈنینڈ پر ان نقصانات کا کوئی اثر نہ ہوا۔اس کی فوج شہر کے گرد خندقیں اور مرور چے بنانے میں مصروف رہی۔

محاصرے کے زمانہ سے متعلق غرناطہ کے شہسواروں کی انفرادی شجاعت کی بے شمار داستانیں مشہور ہیں ایک سوار گھوڑا بھگا ہوا شہر سے نکلتا اور دور سے بلند آواز میں فرڈینڈ کے کسی مشہور نائٹ کا نام لے کر اُسے مقابلے کی دعوت دیتا۔ایک نائٹ کے لئے مقابلے کی دعوت پر لبیک نہ کہنا باعث عار تھا۔اُسے مجبوراً میدان میں آنا پڑتا۔ایسے معرکوں میں عام طور پر غرناطہ کے شہسواروں کا پلہ بھاری رہتا ایک نائٹ سے نبٹنے کے بعد غرناطہ کا شہسوار کسی دوسرے کو مقابلے کے لئے پکارتا۔ان انفرادی معرکوں میں فرڈی نینڈ کے کئی نائٹ مارے جا چکے تھے۔ایک دن غرناطہ کا ایک سوار میدان میں آیا۔اس کی زرہ چمک رہی تھی ارا انکھون کے سوا اس کا تمام چہرہ خود میں چھپا ہوا تھا۔اس کا گھوڑا نہایت خوبصورت تھا۔اُس نے فرڈینینڈ کی فوج کی اگلی صف سے کچھ دور اپنا گھوڑا اردکا اور بلند آواز میں کہا۔کوئی ہے جسے موت کی تمنا ہے؟جب دشمن کی طرف سے تھوڑی دیر کے لئے کسی نے جواب دیا تو اس نے کہا۔میرا گھوڑا دیکھو!دیکھو ایسے گھوڑے کی سواری تمہارے بادشاہ کے تاج میں بھی نہیں ۔تم میں کوئی ہے جسے اس تلوار اور گھوڑے کی خواہش ہے؟

کاؤنٹ ٹنڈیلا نے اپنا گھوڑا آگے بڑھاتے ہوئے جواب دیا۔میرے دل

Created by Faraz AKram(farsun@gmail.com)
www.Nayaab.Net 2006 انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

میں اس گھوڑے اور تلوار سے زیادہ اس گستاخ زبان کو نوچنے کی خواہش ہے لیکن ایک ثانیہ کے بعد فرڈیننڈ کے بہترین نائٹ کی لاش خاک وخون میں تڑپ رہی تھی ۔ مارکوکس آف قادس میدان میں آیا لیکن اس کا بھی وہی حشر ہوا۔ اس کے بعد غرناطہ کا شہسوار فرڈیننڈ کی فوج کے سات بہترین نائٹ یکے بعد دیگرے موت کے گھاٹ اُتار چکا تھا۔ غرناطہ کی فصیل پر سے تماشائی خوشی کے نعرے بلند کر رہے تھے۔ شہسوار نے تھوڑی دیر کے لئے مدمقابل کا انتظار کا کی اور پھر بولا تمہارا بادشاہ کہاں ہے۔ ان بہادروں کی ارواح دوسری دنیا میں کب تک اس کا انتظار کریں گی ۔ اُسے کہو ایک مرد کی تلوار اس کے خون کا رنگ دیکھنا چاہتی ہے۔

ایک نائٹ کو جوش آیا لیکن فرڈیننڈ نے اس کے گھوڑے کی باگ پکڑ لی اور کہا ۔

نہیں تمہیں اس کے مقابلے پر جانے کی اجازت نہیں۔

غرناطہ کے شہسوار نے شہر کے دروازے کے قریب پہنچ کر اپنا خود اُتار دیا۔ پہریداروں نے اس کی تعظیم میں سر جھکا دیے۔ یہ موسیٰ بن ابی غسان تھا۔ غرناطہ کے مسلمانوں کی آخری تلوار۔

(۲)

ابوداؤد فرڈی ننیڈ کے سامنے کھڑا تھا۔ وہ انتہائی بے بسی کی حالت میں بادشاہ کے چہرے پر اپنی التجاؤں کا اثر دیکھ رہا تھا۔ بادشاہ کی مذہبی عدالت کے فیصلہ کے خلاف اُس کی اپیل کر چکا تھا۔ انصاف سے مایوس ہو کر ابو داؤد نے رحم کی درخواست کی تھی۔ بادشاہ کی خاموشی اس کے لئے صبر آزما تھی۔ وہ محسوس کر رہا تھا کہ اُس کے مقدر کا ستارہ گردش میں آچکا ہے۔ یہ پہلا موقع تھا کہ وہ فرڈی ننیڈ کے

Created by Faraz AKram(farsun@gmail.com)
www.Nayaab.Net 2006 انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

سامنے کرسی پر بیٹھنے کی بجائے کھڑا تھا۔ جب وہ اس خیمے میں داخل ہوا تھا تو اُسے یقین تھا کہ فرڈی نینڈ حسب معمول آگے بڑھ کر اس کے ساتھ مصافحہ کرے گا، اُسے کرسی پر بٹھائے گا اور اس کی آمد کی وجہ معلوم کرنے کے بعد یہ کہے گا کہ لوشہ کے پادری پاگل ہو گئے ہیں لیکن جب فرڈی نینڈ نے اُسے دیکھتے ہی یہ کہا۔ ابوداؤد! مجھے تمہارے ساتھ ہمدردی ہے لیکن یہ کلیسا کی عدالت کا فیصلہ ہے عدالت نے میرے پاس یہ فیصلہ تصدیق کے لئے بھیجا ہے۔ میں مجبور ہوں۔ تمہاری لڑکیوں سے مجھے یہ توقع نہ تھی۔ ابوداؤد کو اپنے کانوں پر یقین نہ آیا۔ وہ دیر تک بادشاہ کی طرف دیکھتا رہا۔ بالآخر اس نے ٹوٹو پھوٹے الفاظ کے ساتھ اپنی تقریر شروع کر دی۔ چند جملوں کے بعد اُس کی تقریر میں روانی آ چکی تھی۔ اس نے ربیعہ اور اینجلا کو بے گناہ ثابت کرنے کے لئے کئی دلائل دیئے۔ لیکن فرڈی نینڈ نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔ تم مجھے قائل نہیں کر سکتے۔ تمہاری لڑکیوں نے اپنے جرم کا اقبال کی ہے۔ یہ ممکن تھا کہ میں مائیکل کے قتل کا جرم معاف کر دیتا لیکن کلیسا کی توہین اور حکومت کے خلاف بغاوت ایسے جرائم ہیں جو کسی حالت میں بھی قابل معافی نہیں۔ تمہاری دوسری لڑکی کا جادو ہے لیکن حکومت کلیسا اور عدالت کے متعلق اس کے الفاظ میرے لئے بھی ناقابل برداشت ہیں۔ اگر لارڈ شپ کی صاحبزادی بھی یہ الفاظ کہتی تو اس کا انجام بھی تمہاری بیٹھی سے مختلف نہ ہوتا۔

ابوداؤد کی آواز بیٹھ گئی۔ تاہم اُس نے دوبارہ ہمت سے کام لیتے ہوئے رحم کی درخواست کی۔ اُس نے اپنی خدمات کا واسطہ دی۔ اُس نے کہا۔ عالی جاہ! میں نے یہ بال آپ کی خدمت میں سفید کئے ہیں۔ اور یہ لڑکیاں میرا آخری سہارا ہیں مجھ پر رحم کیجئے۔ ان التجاؤں کے جواب میں فرڈی نینڈ کچھ دیر خاموش رہا، بالآخر اس نے

Created by Faraz AKram(farsun@gmail.com)
www.Nayaab.Net 2006 انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

کہا۔میرا رحم کلیسا کی عدالت کا فیصلہ رد نہیں کر سکتا ابو داؤد مجھے افسوس ہے۔اب تم صبر سے کام لو۔یہ تمہاری وفاداری کے امتحان کا وقت ہے۔

اس نے کہا۔ عالی جاہ! میری وفاداری میں کوئی فرق نہیں آیا لیکن وہ میری بیٹیاں ہیں۔وہ آپ کے اُس وفادر خادم کی بیٹیاں ہیں جس کی کوششوں کے باعث آپ کی افواج آج غرناطہ کی چار دیواری کے سامنے کھڑی ہیں۔یہ اُس شخص کی بیٹیاں ہیں جو آپ کے لئے الحمراء کے دروازے کھولنے کے انتظامات مکمل کر چکا ہے جو آپ کے لئے غرناطہ کے راستے سے ابوالحسن اور الزغل جیسی چٹانیں ہٹا چکا ہے۔میرے آقا! میں نے ان انعامات کے لئے ابھی تک دامن نہیں پھیلایا جن کا آپ میرے ساتھ وعدہ کر چکے ہیں۔میں تو ایک چھوٹی سی التجا لے کر آیا تھا۔مجھے آپ غرناطہ میں اپنا نائب بنانے کا فیصلہ کر چکے ہیں۔کیا میری لڑکیاں اتنا بھی حق نہیں رکھتیں کہ وہ میری غیر حاضری میں اپنی عصمت بچا سکیں۔

لیکن انہوں نے مائیکل کو قتل کیا ہے اور وہ ملکہ کا عزیز ہے۔ہمیں تمہاری خدمات کا اعتراف ہے لیکن ہم مائیکل کی خدمات کو بھی فراموش نہیں کر سکتے۔

ملکہ ازابیلا جو پردے کے پیچھے یہ باتیں سُن رہی تھی کمرے میں داخل ہوئی۔ ابو داؤد نے سراپا التجا بن کر کہا۔ملکہ عالیہ! مجھ پر رحم کیجئے۔

ملکہ کوئی جواب دئے بغیر بادشاہ کے قریب بیٹھ گئی۔فرڈیننڈ نے کہا۔ابو داؤد اگر ہم کلیسا کی عزت کی حفاظت نہیں کر سکتے تو ہماری فتوحات کا کیا فائدہ؟

ملکہ نے کہا۔اگر تم ہمیں اس بات سے ڈرانا چاہتے ہو کہ تمہارے بغیر ہم غرناطہ فتح نہیں کر سکتے تو یہ تمہاری بھول ہے۔ہم نے تمہاری وساطت سے فقط چند آدمیوں کے ضمیر کا سودا کیا ہے لیکن اگر تم نہ بھی ہوتے تو بھی ہم یہ کام کر سکتے تھے۔

Created by Faraz AKram(farsun@gmail.com)
www.Nayaab.Net 2006 انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

تم نے فقط سودا چکایا ہے لیکن قیمت ہمارے خزانے سے ادا ہوئی ہے۔ اب اگر تم دھمکی دیتے ہو کہ تم ہمیں چھوڑ چلے جاؤ گے تو سنو! غرناطہ میں ایسے لوگ موجود ہیں جو تم سے زیادہ ہوشیار اور زیادہ کارآمد ہیں۔

ابو داؤد نے کچھ سوچ کر بادشاہ کی طرف دیکھا اور کہا۔ عالی جاہ! شاید میں آپ کی تمام توقعات پوری نہیں کر سکا۔ ممکن ہے کہ غرناطہ کی فتح کے لئے اب آپ میری ضرورت محسوس نہ کریں لیکن ابھی ایک محاذ ایسا ہے جہاں آپ کو میری ضرورت ہے۔ سرحدی عقابوں کے پروں میں ابھی تک جان ہے۔ بعد بن مغیرہ کی موت کے بعد بھی ان کی تندہی اور تیزی میں کوئی فرق نہیں آیا۔

فرڈی ننڈ نے چونک کر ابو داؤد کی طرف دیکھا اور کہا۔ تم جانتے ہو کہ بدر بن مغیرہ زندہ ہے۔ تم نے ہمیں دھوکا دیا تھا۔

ابو داؤد نے جواب دیا۔ جہاں تک مجھے معلوم ہے وہ مر چکا ہے۔ میں نے اُسے گرفتار کر دیا ہے۔ ابو عبداللہ نے اُسے جلاد کے حوالے کیا تھا۔ لیکن اگر قدرت کا کوئی معجزہ اُسے بچا چکا ہے تو میں اس بات کا ذمہ لیتا ہوں کہ اُسے زندہ آپ کے سامنے پیش کروں گا۔ اس مقصد کے لئے مجھے بہت بڑا خطرہ مول لینا پڑے گا۔ لیکن اگر آپ میری لڑکیوں کی جان بچانے کا دعوہ کریں تو میں اس مہم پر جانے کے لئے تیار ہوں۔ اگر بدر بن مغیرہ زندہ ہے تو میں اُسے آپ کے پاس لے آؤں گا۔ اگر وہ زندہ نہیں تو میں اس کے جانشین کو قتل کر کے اس کی جماعت میں انتشار ڈالنے کا ذمہ لیتا ہوں۔

فرڈی ننڈ نے کہا۔ غرناطہ کی فوج کے چند قیدیوں نے ہمیں بتایا ہے کہ وہ زندہ ہے۔ لیکن تم ایک بار اُسے دھوکا دے چکے ہو۔ ہم تمہارے ساتھ کوئی وعدہ کرنے

Created by Faraz AKram(farsun@gmail.com)
www.Nayaab.Net 2006 انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

سے پہلے یہ جاننا ضروری سمجھتے ہیں کہ اس مہم میں تمہاری کامیابی کے امکانات کی ہیں؟

عالی جاہ! میں گستاخی کے لئے معافی چاہتا ہون لیکن یہ سودا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ میری کامیابی کے امکانات بہت روشن ہیں لیکن میں اس وقت تک آپ کو کچھ نہیں بتاؤں گا جب تک آپ میری لڑکیوں کی جاں بخشی کا وعدہ نہیں کرتے۔

فرڈی نینڈ نے ملکہ کی طرف دیکھا اور پھر تھوری دیر سوچنے کے بعد کہا۔ ابو داؤد بیٹھ جاؤ سنو! اگر تمہاری لڑکیوں پر کلیسا کی توہین کا جُرم عائد نہ ہوتا تو ہمارے کئے جان مائیکل کا قتل بھول جانا مشکل نہ تھا۔ تاہم تمہاری اس مہم کی کامیابی کے بعد لارڈ بشپ سے تمہاری لڑکیوں کی سزا معاف کرسکیں گے۔

"عالیجاہ! آپ کو اس غلام کے ساتھ وعدہ کرنا ہوگا۔

"ہم وعدہ کرتے ہیں کہ تمہاری لڑکیوں کی سزا معاف کردی جائے گی لیکن اگر تم شرف پوری نہ کرسکے تو دوبارہ ہمارے سامنے کان کا ذکر نہ کرنا۔

ابو داؤد نے کہا۔ عالی جاہ! میں ایک مہینے کی مہلت چاہتا ہوں۔ آج قمری کی پانچ تاریخ ہے۔ آج عدالت کو حکم دیں کہ وہ اگلے مہینے کی چار تاریخ تک ان کی سزا ملتوی رکھے! اگر میں اس مدت کے اندر اندر کامیابی کے ساتھ واپس نہ آؤں تو عدالت کو یہ حق ہے کہ میری لڑکیوں کو اگلے مہینے کی چار تاریخ کو غروب آفتاب کے وقت سزا دے دے۔ میری غیر حاضری کا مطلب یہ ہوگا کہ میں زندہ نہیں ہوں اور دوسری دنیا میں اپنی بیٹیوں کا انتظار کررہا ہوں۔

فرڈی نینڈ نے کہا۔ میں آج ہی اپنی ہدایات لوشہ کے گورنر کو بھیج دوں گا لیکن اس سے پیشتر تمہیں یہ بتانا چاہتا ہوگا کہ تمہاری کامیابی کے امکانات کیا ہیں؟

Created by Faraz AKram(farsun@gmail.com)
www.Nayaab.Net 2006 انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

ابو داؤد نے جواب دیا ۔بدر بن مغیرہ میری بڑی لڑکی کے ساتھ شادی کرنا چاہتا تھا ۔اگر وہ زندہ ہے اور اس میں اُسے یقین دلانے میں کامیاب ہو گیا کہ بادشاہ سلامت تمہاری گزشتہ خطائیں معاف کر دیں گے تو ربیعہ کی خاطر وہ میرے ساتھ آنے پر تیار ہو جائے گا۔

ملکہ اور بادشاہ اس بات پر یقین کرنے کے لئے تیار نہ تھے لیکن ابو داؤد نے سرحدی قلعہ میں اپنے قیام اور اُس کے بعد الحمرا میں بدر بن مغیرہ کی آمد کے واقعات ضروری ردوبدل کے ساتھ بیان کئے تو اُنہیں کسی حد تک یقین آ گیا۔

بادشاہ نے کہا ۔اگر وہ زندہ نہ ہوا تو ؟

ابو داؤد نے جواب دیا ۔اگر وہ زندہ نہ ہوا تو یا آپ یہ سنیں گے کہ اس کا جانشین مارا جا چکا ہے اور یا آپ یہ دیکھیں گے کہ اُن کا ایک با اثر گروہ آپ کی طرف صلح کا ہاتھ بڑھا رہا ہے۔

فرڈی ننڈ نے کہا ۔میں دونوں صورتوں میں تمہاری لڑکیوں کی جان بچانے کا وعدہ کرتا ہوں ۔اس کے علاوہ میں تمہیں اپنی طرف سے بڑے سے بڑے انعام کا مستحق سمجھوں گا لیکن اگر تم اس مہم میں کامیاب نہ ہوئے تو لڑکیوں کو یقیناً سزا دی جائے گی ۔تمہیں چاند کی چار تاریخ سے کم از کم دو دن پہلے میرے پاس پہنچ جانا چاہیے ۔تا کہ میں بروقت لوشہ کے حاکم کو عدالت کے حکم کی تعمیل سے منع کر سکوں۔

ابو داؤد نے جواب دیا ۔ممکن ہے کہ میں دو ہفتوں کے اندر اندر ہی پہنچ جاؤں ۔اگر میں کسی وجہ سے رُک بھی گیا تو بھی میں مہینے کے اختتام سے پہلے آپ کو اپنی کار گزاری سے مطلع کروں گا۔

اگر ضرورت ہوئی تو شاید مہلت مانگوں اور مجھے یقین ہے کہ جہاں پناہ ایسی

Created by Faraz AKram(farsun@gmail.com)
www.Nayaab.Net 2006 انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

صورت میں مجھے چند دنوں کی مہلت ضرور دیں گے ۔لیکن اگر اس مہینے کی آخری تاریخ تک حضور کی خدمت میں میری طرف سے کوئی پیغام نہ آئے تو حضور سمجھ لیں کہ یہ غلام آپ پر نثار ہو چکا ہے۔

فرڈیننڈ نے کہا۔تمہاری درخواست آنے پر ہم چند دن کی اور مہلت دے سکیں گے ۔ابو داؤد آگے اور دوزانو ہو کر فرڈیننڈ کے دامن کو بوسہ دینے کے بعد بولا ۔عالیجاہ!میری کامیابی کے لئے دعا کریں ۔پھر وہ ملکہ کی طرف متوجہ ہوا ۔ملکہ نے اُس کی طرف ہاتھ بڑھا دیا اسنے پھر ایک بار گھٹنے ٹیکتے ہوئے ملکہ کے ہاتھ کو بوسہ دیا اور اُٹھتے ہوئے بولا ۔ملکہ عالیہ!میں جانتا ہوں کہ مائیکل آ کا عزیز تھا،مجھے اس کی موت کا افسوس ہے ۔اُمید ہے کہ آپ کا یہ غلام سر انجام دینے کے بعد اپنے آپ کو اسی نظر کرم کا مستحق ثابت کر سکے گا۔

ملکہ نے کہا۔میں اس میں تمہاری کامیابی کو مائیکل کے قتل کی تلافی سمجھوں گی ہمیں عقب سے قبائلوں کے اکا دکا حملے پریشان کر رہے ہیں۔

تھوڑی دیر بعد ابو داؤد ایک تیز رفتار گھوڑے پر بیٹھ کر عقاب کی وادی کا رُخ کر رہا تھا ۔اُسے ایک طرف الحمراء کی شاندار عمارتیں اور دوسری طرف فرڈیننڈ کی فوج کے خیموں کی قطاریں دکھائی دے رہی تھیں ۔ایک ٹیلے پر چڑھ کر اُس نے گھوڑا روکا۔کچھ دیر وہ الحمراء کی طرف دیکھتا رہا۔اور پھر ایک ٹھنڈی سانس لینے کے بعد بولا ۔الحمرا!تیری چاردیواری سے بڑے بڑے بادشاہوں کے جنازے نکلے ہین ۔میری طرف دیکھ میں کسی کی اُمنگوں کا جنازہ ہوں ۔میری طرف دیکھا اور اپنے دل میں کہا۔مورخ یہ کہیں گے کہ غرناطہ کو فرڈیننڈ نے فتح کیا تھا۔تاریخ یہ لکھا جائے گا کہ فرڈیننڈ کی افواج غرناطہ کی افواج سے طاقت ور تھیں ۔کاش!میں جانے

Created by Faraz AKram(farsun@gmail.com)
www.Nayaab.Net 2006 انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

سے پہلے الحمرا کے ہر پتھر پر یہ لکھ سکتا کہ ابو داؤد نہ ہوتا تو مورخ فرڈی نینڈ کو غرناطہ کے فاتح کی حیثیت سے یاد نہ کرتے۔ غرناطہ کے آسمان تم گواہ ہو کر کسی قوم کو دشمن کے فرڈی نینڈ تباہ نہیں کرتے بلکہ اُس کے اپنے ابو داؤد اُسے موت کے گھاٹ اُتارتے ہیں۔ الحمراء خدا حافظ! غرناطہ الوداع!!۔

(۳)

عشاء کی نماز کے تھوڑی دیر بعد بدر بن مغیرہ اپنے پہاڑی قلعے کے ایک کمرے میں بشیر بن حسن منصور بن احمد اور چند اور چیدہ چیدہ سالاروں کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا۔ ایک دن قبل اُس کی فوج سرحد پر ایک کامیاب حملہ کرنے کے بعد واپسی آئی تھی۔ اور اب ایک تازہ حملے کی تفصیلات طے ہو رہی تھیں۔

ایک سپاہی نے کمرے میں داخل ہو کر ادب سے سلام کرنے کے بعد کہا۔ سرحد سے چار سپاہی ایک آدمی کو گرفتار کر کے لائے ہیں۔ ان کا خیال ہے کہ وہ کوئی جاسوس ہے۔ سپاہی یہ کہتے ہیں کہ سرحد کے سالار کے سامنے اس نے بیان دینے سے انکار کر دیا تھا۔ اس کا مطالبہ ہے کہ مجھے سالار اعظم کے سامنے پیش کیا جائے۔

بدر بن مغیرہ نے کہا۔ اُسے سر دست قید میں رکھو! اور صبح میرے سامنے پیش کر دو۔

سپاہی نے کہا۔ لیکن وہ ابھی آپ سے ملنے پر مُصر ہے۔ وہ یہ کہتا ہے کہ میں ایک اہم خبر لے کر آیا ہوں،

اس کا نام کیا ہے؟

وہ اپنا نام بتانے سے بھی انکار کرتا ہے۔ وہ یہ کہتا ہے کہ اگر سالار اعظم مجھ سے نہ مل سکیں تو مجھے بشیر بن حسن کے سامنے پیش کیا جائے۔

Created by Faraz AKram(farsun@gmail.com)

www.Nayaab.Net 2006 انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

بعد بن مغیرہ نے کچھ سوچ کر کہا۔ وہ کون ہوسکتا ہے۔ اچھا بلاؤ۔

تھوڑی دیر بعد سپاہی نے ابو داؤد کو کمرے میں لے آئے۔ بعد اور اُس کے ساتھی چند ثانیے غصے کے بجائے حیرت اور پریشانی کی حالت میں اس کی طرف دیکھتے رہے۔ ابو داؤد کو اب تک یہ یقین نہ تھا کہ بعد بن مغیرہ واقعی زندہ ہے۔ وہ سہمی ہوئی نگاہوں سے اس کی طرف چند بار دیکھنے کے بعد بولا۔ آپ مجھے یہاں دیکھ کر حیران ہوں گے لیکن مجھے آنا پڑا۔

بدر بن مغیرہ نے کہا۔ کیا تم نے اپنی جرات کا مظاہرہ کرنے میں زیادتی سے کام نہیں لیا!

میں یہ کہنا جانتا ہوں کہ میں بدترین سزا کا مستحق ہوں لیکن جو سزا میں نے خود اپنے لئے تجویز کی ہے وہ شاید آپ بھی میرے لئے تجویز نہ کریں لیکن اس سے پہلے میں کچھ کہنا چاہتا ہوں۔

تم یہ کہنا چاہتے ہو کہ فرڈیننڈ کی فوج بہت زیادہ ہے اس لئے ہم ہتھیار ڈال دیں۔

"نہیں میں آپ کو یہ بتانے آیا ہوں کہ لوشہ کی عدالت ربیعہ اور اینجلا کو زندہ جلانے کی سزا دے چکی ہے اور آپ اگر چاہیں تو انہیں بچا سکتے ہیں۔

بدر بن مغیرہ اور بشیر بن حسن کبھی ایک دوسرے کی طرف اور کبھی ابو داؤد کی طرف دیکھ رہے تھے۔ ان کی نگاہیں یہ کہہ رہی تھیں کہ ابو داؤد جھوٹ کہتا ہے۔ یہ ان کے لئے کوئی نیا پھندا لے کر آیا ہے لیکن ان کے دلوں کی دھڑکنیں یہ کہہ رہی تھیں کہ اگر یہ خبر درست ہوئی تو؟ ابو داؤد ان کی نگاہ میں دنیا کا ایک ذلیل ترین انسان تھا لیکن اس یقین کے باوجود کہ یہ سب جھوٹ ہوگا۔ ربیعہ اور اینجلا کو زندہ جلائے

Created by Faraz AKram(farsun@gmail.com)
www.Nayaab.Net 2006 انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

جانے کو اتصور اُنہیں اضطراب اور پریشانی کی انتہا تک پہنچا دینے کے لئے کافی تھا۔

ابو داؤد نے پھر کہا۔ میں جانتا ہوں کہ آپ کو یقین نہیں آئے گا۔ آپ مجھے، قریبی، دغاباز اور منافق سمجھنے میں حق بجانب ہیں لیکن آپ اور بشیر جس قدر مجھے جانتے ہیں اس سے کہیں زیادہ ربیعہ اور اینجلا کو جانتے ہیں۔ ربیعہ پہلے ہی مسلمان تھی اور اب اینجلا بھی مسلمان ہو چکی ہے۔ آپ یہ جانتے ہیں کہ ان کے دلوں میں نسوانی حیا اور غیرت ہے۔ میں آپ کو یہ بتانے آیا ہوں کہ فرڈینینڈ کے ایک نائٹ نے اُن کی عزت پر حملہ کیا تھا اور انہوں نے اس نائٹ کو قتل کر دیا۔ عدالت نے قتل کے جرم میں ربیعہ پر مقدمہ چلایا تھا۔ اور اسے موت کی سزا دی تھی لیکن فیصلے کے دن اچانک اینجلا نے عدالت میں پہنچ کر کہ بیان دے دیا کہ فرڈینینڈ کے نائٹ کے قتل کی اصلی مجرم میں ہوں۔ اس نے اپنے بیان میں یہ بھی تسلیم کیا ہے کہ وہ مسلمان ہو چکی ہے۔ اس کے علاوہ اس نے عدالت اور کلیسا کی توہین کی ہے اور حکومت کے متعلق اس کی تقریر نہایت باغیانہ تھی۔ عدالت نے ربیعہ کو جادوگرنی اور حکومت اور کلیسا کی دشمن قرار دیا ہے اور اینجلا کو حکومت کے خلاف بغاوت، اپنے مذہب سے ارتداد اور کلیسا اور عدالت کی توہین کے جرائم عائد کئے ہیں اور فرڈینینڈ کے نائٹ کے قتل کا جرم بھی ان دونوں پر عائد کی ہے۔ اب انہیں زندہ جلنے کی سزا دی جا چکی ہے۔

بدر بن مغیرہ نے سوال کیا۔ کب؟

ابو داؤد نے پریشان سا ہو کر کہا اس سوال کا جواب دینے کے لئے میں مناسب موقع کا منتظر تھا۔

بدر بن مغیرہ نے اپنے ساتھیوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ بشیر اور منصور کے

Created by Faraz AKram(farsun@gmail.com)
www.Nayaab.Net 2006 انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

سوا باقی سب جا سکتے ہیں۔

جب وہ کمرے سے باہر نکل گئے تو بدر نے کہا۔ ابو داؤد! مومن ایک ہی سوراخ سے دوبارہ نہیں ڈسا جا سکتا۔ اگر لوشہ کا شہر آسمان پر نہیں تو میری بات پر یقین کرو کہ میرے آدمی ایک ہفتہ کے اندر اندر اس واقعہ کی چھان بین کر لیں گے اور یہ میں اس لئے کہہ رہا ہوں کہ اگر تم مجھے دھوکا دینے کی نیت سے آئے ہو تو تمہیں اپنے انجام سے بے پروا نہیں ہونا چاہیئے۔

ابو داؤد نے جواب دیا۔ میں آپ کو یہ مشورہ نہیں دوں گا کہ آپ کو کیا کرنا چاہیئے۔ میرے گزشتہ اعمال کے پیش نظر آپ میری ہر بات پر شک کرنے میں حق بجانب ہیں۔ آپ یہ سوچ رہے ہوں گے کہ اس دفعہ میں نے الحمرا کی بجائے آپ کے لئے لوشہ میں ایک پھندا تیار کیا ہے لیکن طلوع آفتاب سے پہلے یہ ثابت کر سکوں گا کہ ربیعہ اور اینجلا کے متعلق میں نے جو کچھ کہا ہے وہ صحیح ہے۔ مجھے آپ صبح تک اپنی قید میں رکھیں صبح تک میں اپنا تحریری بیان آپ کے سامنے پیش کروں گا۔ میں یہ چاہتا ہوں کہ مجھے قید میں لکھنے کی اجازت دی جائے۔

بشیر نے کہا۔ تم ہمارے لئے ایک معما بننے کی کوشش نہ کرو اگر تمہاری زبان کا جادو ٹوٹ چکا ہے تو تمہاری تحریر بھی ہمیں بے وقوف نہیں بنا سکے گی۔ ہم لوشہ سے تمہاری ہر بات تصدیق کریں گے۔ تم نے بدر کے سوال کا جواب نہیں دیا۔ اُنہیں کب سزا دی جائے گی۔

"اُنہیں اگلے چاند کی چار تاریخ کو غروب آفتاب کے وقت زندہ جلایا جائے گا۔

منصور نے کہا۔ تم یہ چاہتے ہو کہ ہم اُس دن لوشہ پر حملہ کریں۔ ہم فرڈی نینڈ کی یہ خواہش بھی پوری کر دیتے لیکن افسوس یہ ہے کہ لوشہ ہم سے ذرا دور ہے۔ تم

Created by Faraz AKram(farsun@gmail.com)
www.Nayaab.Net 2006 انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

لوگوں نے فوجی معاملات میں ہماری ذہانت کا غلط اندازہ لگایا ہے۔ اگر وہ سرحد کے آس پاس کسی شہر میں فریب کا جال بچھاتا تو ممکن تھا کہ ہم اس کی خواہش کا احترام کرنے پر مجبور ہو جاتے اب اگر ہم دھکا کھانے کے لئے تیار نہ ہوں تو تمہیں اس شخص کی حماقت کا ماتم کرنا چاہئے جس نے جال بچھاتے وقت یہ نہیں سوچا کہ یہ شاہین جنہیں وہ پھنسانا چاہتا ہے بینائی سے محروم نہیں۔

بدر نے کہا۔ ابوداؤد! اگر میں یہ فرض بھی کرلوں کہ عدالت ربیعہ اور اینجلا کو سزا دے چکی ہے تو تمہیں جانتے ہوئے میں اس بات پر کیونکر یقین کرسکتا ہوں کہ ہمیں لوشہ پر حملہ کرنے کی ترغیب دینے کے لئے جو سازش کی گئی ہے اس میں تم نے عدالت اور حکومت کے ساتھ تعاون نہیں کیا۔ میں یہ کیوں نہ سوچوں یہ سب ایک کھیل ہے۔ حکومت نے تمہاری مرضی سے انہیں گرفتار کیا ہے اور عدالت نے تمہاری مرضی سے ان پر مقدمہ چلایا ہے اور لوشہ میں اگلے چاند کی چار تاریخ تک ہماری راہ دیکھی جائے گی ہوسکتا ہے کہ اُس سن ایک فرضی چتا بھی تیار کی جائے اور تم اپنی لڑکیوں کو چتا کے سامنے کھڑا کرتے ہوئے بھی شرم محسوس نہ کرلیکن ہماری آمد سے مایوس ہو کر تم فریب کا جال سمیٹنے پر مجبور ہو جاؤ۔ کاش! تم میں تھوڑی بہت انسانیت ہوتی اور تم ذلت کے چند ٹکڑوں کے لئے اپنی لڑکیوں کو لوشہ کے باشندوں کے سامنے سامان تضحیک نہ بناتے۔ یاد رکھو! اگلے چاند کی چار تاریخ کو میرے آدمی لوشی میں موجود ہوں گے۔ وہ اس کھیل کے اختتام تک وہاں رہیں گے اور جب مجھے یہ اطلاع ملے گی کہ ربیعہ اور اینجلا دکھاوے کی چتا سے نکال کر گھر پہنچا دی گئیں ہیں تو تمہیں پھانسی دی جائے گی اس وقت تک تم میری قید میں ہو۔ تم اس نئے جرم کے بغیر بھی بدترین سزا کے مستحق ہو۔ لیکن میں تمہیں اس شرط پر چھوڑنے کے لئے

Created by Faraz AKram(farsun@gmail.com)
www.Nayaab.Net 2006 انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

تیار ہوں کہ تم مجھے اس سازش کی تمام تفصیلات بتا دو۔ مجھے یہ گوارا نہیں کہ لوشہ کے عوام تمہاری لڑکیوں کا تماشہ دیکھیں۔

ابو داؤد نے جواب دیا۔ اگر موجودہ حالات میں اپنی جان کو کوئی قیمت سمجھتا تو یہاں نہ آتا۔ میں نے اپنی تحریر پیش کرنے کے لئے صبح تک مہلت مانگی ہے۔ سر دست میں جو کچھ کہہ چکا ہوں اُسے کافی سمجھتا ہوں

بدر نے کہا۔ میں تمہاری درخواست رد نہیں کرتا لیکن مجھے یقین ہے کہ تمہاری تحریر تمہاری زبان سے زیادہ موثر نہیں ہوگی۔

بدر بن مغیرہ نے تالی بجائی، ایک سپاہی اندر داخل ہوا۔ بدر نے کہا۔ اُسے لے جاؤ اور محفوظ کمرے میں اس کے قیام کا انتظام کرو۔ اس کے کھانے پینے اور آرام کا خیال رکھو۔ اسے لکھنے کی سہولت مہیا کی جائے لیکن اس کی نگرانی میں کوئی کوتاہی نہ ہو

۔

یہ کہہ کر بدر ابو داؤد کی طرف متوجہ ہوا اور بولا۔ تمہیں بھی میں یہ ہدایت کرتا ہوں کہ یہاں سے بھاگنے کی کوشش بے سُود ہوگی۔

ابو داؤد کوئی جواب دیئے بغیر سپاہی کے ساتھ باہر نکل گیا۔ دروازے پر چار اور سپاہی جوننگی تلواریں لئے کھڑے تھے ان کے ساتھ ہو گئے۔

تھوڑی دیر بعد بدر، بشیر اور منصور خاموشی کے ساتھ ایک دوسرے کی طرف دیکھتے رہے۔ بدر اضطراب کی حالت میں اُٹھا اور دریچے کے سامنے کھڑا ہو کر باہر جھانکنے لگا۔ کیا یہ ممکن ہے؟ کیا یہ ہوسکتا ہے؟ وہ اپنے دل سے پوچھ رہا تھا۔ اپنے ضمیر کو ہزاروں تسلیاں دینے کے باوجود جلتی ہوئی چتا میں ربیعہ سے یہ بعید نہیں۔ ربیعہ اپنی عصمت کی حفاظت کے لئے جان پر کھیل سکتی ہے۔ اس سے یہ بعید نہیں کہ

Created by Faraz AKram(farsun@gmail.com)
www.Nayaab.Net 2006 انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

اُس نے کسی نائٹ کو قتل کر دیا ہو۔ اُسے جرات رکھتی ہے لیکن نہیں نہیں ابو داؤد مکار ہے۔ یہ سب فریب ہے۔

منصور اُٹھ کر بدر کے قریب پہنچا اور اُس کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے بولا "۔بدر! اگر یہ بات درست ہے تو تمہیں اس بات کا اطمینان ہونا چاہئے کہ لوشہ کی کوئی دیوار راستہ نہیں روک سکتی۔

بدر بن مغیرہ نے اچانک مڑ کر اُس کی طرف دیکھا اور کہا۔ لوشہ میں دو لڑکیوں کی جان غرناطہ کی لاکھوں لڑکیوں سے زیادہ قیمتی نہیں۔ ان مجاہدوں نے ساری قوم کا بوجھ اپنے کندھوں پر اُٹھایا ہے۔ میں اپنے حصے کا بوجھ ان پر نہیں ڈالوں گا۔ یہ معاملہ فقط میری اور بشیر کی ذات تک محدود رہے گا۔

دونوں نے بشیر کی طرف دیکھا وہ اُٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس کے تاثرات کا اندازہ کرنا مشکل تھا۔ اس کے چہرے پر اس طوفان کا کوئی اثر نہ تھا۔ جو اُس کے دل کی اتھاہ گہرائیوں میں کروٹ لے رہا تھا۔ تھوڑی دیر وہ ایک چٹان کی طرح کھڑا رہا اور پھر یہ کہنے کے بعد باہر نکل گیا کہ میں زخمیوں کو دیکھنے جا رہا ہوں۔

کچھ دیر بدر کی طرف دیکھنے کے بعد منصور نے کہا۔ اگر ابو داؤد نے آپ کو اس بات کا قائل کر دیا کہ اس کی اطلاع صحیح ہے تو میں آپ کو یہ تسلیم کرنے پر مجبور کر سکتا ہوں کہ لوشہ پر ہمارا حملہ نہایت اہم نتائج پیدا کر سکے گا۔ اس وقت بھی ہمارے سامنے یہی مسئلہ ہے کہ فرڈی ننینڈ کی توجہ دو محاذوں پر مبذول کی جائے۔

(۴)

اگلی صبح بدر، بشیر، منصور اور دوسرے افسر ناشتہ کر رہے تھے کہ ایک سپاہی گھبرایا ہوا کمرے میں داخل ہوا اور اس نے اطلاع دی کہ ابو داؤد اپنے بستر کی بجائے فرش

Created by Faraz AKram(farsun@gmail.com)
www.Nayaab.Net 2006 انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

پر بیہوش پڑا ہے۔ یہ لوگ بھاگے ہوئے اس کے کمرے میں داخل ہوئے۔

ابو داؤد منہ کے بل فرش پر پڑا ہوا تھا۔ بشیر بن حسن نے اس کی نبض پر ہاتھ رکھنے کے بعد اسے جلدی سے پیٹھ کے بل لٹا دیا۔ اور اس کی آنکھیں کھول کر دیکھتے ہوئے بولا۔ یہ مر چکا ہے۔ میرے خیال میں اُس نے زہر کھالیا ہے۔

کمرے کے ایک کونے میں ایک چھوٹی سی میز پر قلم دوات اور کچھ کاغذات رکھے ہوئے تھے۔ بدر بن مغیرہ نے اوپر کے چند اوراق جن پر ابو داؤد کی تحریر تھی، اُٹھائے۔ سپاہیوں نے بشیر کے اشارے پر ابو داؤد کو اُٹھا کر بستر میں لٹا دیا۔

بشیر بن حسن نے اُس کی تلاشی لینے کے بعد اس کی جیب سے چاندی کی ایک چھوٹی سی ڈبیا برآمد کی اور اُسے کھول کر دیکھنے کے بعد کہا۔ اُس نے وہ زہر کھایا ہے جس کا تریاق آج تک معلوم نہیں ہو سکا۔

قلعے کے باقی سپاہی بھی جوق در جوق اس کمرے کے دروازے پر جمع ہو رہے تھے۔ بدر نے بشیر اور منصور کے سوا سب کو کمرے سے نکلنے کا حکم دے کر دروازہ بند کرتے ہوئے کہا۔ بشیر ہم غلطی پر تھے۔ یہ اس کا خط ہے پڑھو۔

بشیر نے بظاہر بے پروائی کے ساتھ کاغذ کی طرف ہاتھ بڑھایا لیکن چند فقرے پڑھنے کے بعد اُس کی ساری توجہ اس تحریر پر مرکوز ہو چکی تھی بدر نے کہا۔۔ بشیر! اُونچی آواز سے پڑھو میں نے صرف چند سطریں دیکھی ہیں

بشیر نے چونک کر اپنے ساتھیوں کی طرف دیکھا اور بلند آواز میں پڑھنا شروع کر دیا۔ بدر کے نام ابو داؤد کے آخری مکتوب کا مضمون یہ تھا۔

میرا مکتوب آپ کو اس وقت ملے گا جب
میں اس دینا میں نہیں ہوں گا۔ اس ذلیل موت

Created by Faraz AKram(farsun@gmail.com)
www.Nayaab.Net 2006 انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

کے بغیر میرے لئے آپ کو یہ یقین دلانا مشکل تھا
کہ ربیعہ اور اینجلا کے متعلق میری اطلاع صحیح ہے
اور میں اس کے لئے تیار ہو کر آیا تھا۔ میری موت
کے ساتھ وہ ذلیل خوہشات اور ناپاک ارادے ختم
ہو جائیں گے جن کے باعث میں آپ کی نگاہ میں
ایک ملت فروش اور ایک غدار تھا۔ حقیقت یہ ہے کہ
وہ ابو داؤد جس نے غرناطہ کی حکمرانی کا خواب دیکھا
جس نے اپنی قوم کی لاشوں پر اپنے لئے محل تعمیر
کرنے کی خواہش کی تھی آج سے چند دن پہلے مر
چکا تھا۔ وہ اسی وقت اپنا گلا گھونٹنے پر مجبور ہو گیا تھا
جب فرڈی نینڈ نے اس کی لڑکیوں کے لئے رحم کی
درخواست ٹھکرا دی تھی اور وہ اب داؤد جس کی لاش
آپ کے سامنے پڑی ہوئی ہے گزشتہ شب صرف
ایک باپ کی حیثیت میں آپ کے سامنے پیش ہو
اتھا ۔ اس کے سامنے اپنی دو لڑکیوں کی جان
بچانے کا مسئلہ تھا۔ اس لئے میری دوسری موت
ایک باپ کی موت ہے اور مرنے سے پہلے جو کچھ
میں لکھ رہا ہوں اسر اس صورت میں جب کہ مجھے
جھوٹ کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتا۔ میں سچ کہنے میں
ایک تسکین محسوس کرتا ہوں۔

Created by Faraz AKram(farsun@gmail.com)
www.Nayaab.Net 2006 انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

تم میرے متعلق صرف اتنا جانتے ہو کہ میں نے تمہیں الحمرا میں بلا کر قتل کروانے کی سازش کی اور میں نے ابو عبداللہ کو غداری پر آمادہ کیا لیکن میرے جرائم اس سے کہیں زیادہ ہیں ۔ میں تمہارے باپ کا قاتل ہوں ۔ اُسے میں نے ہی خط لکھ کر طلیطلہ آنے کی دعوت دی تھی ۔ پہلی بار جب میں تمہارے مہمان کی حیثیت میں آیا تھا ۔ پہلی بار جب میں میں فرڈی ننینڈ کا جاسوس تھا اور رات کے وقت تمہارے قلعے پر دشمن کا حملہ میری ترغیب پر تھا ۔ الحمرا میں موسیٰ کو میں نے گرفتار کروایا تھا ۔ ابو عبداللہ کو ملت فروشی پر میں نے آمادہ کیا تھا غرناطہ میں جہاد کے خلاف تبلیغ کرنے کے لئے اندلس کے جن مسلمان جاسوسوں کو بھیجا گیا ہے اُن کی تربیت میں نے کی ہے ۔ تم نے مجھ سے سوال کیا تھا کہ اینجلا اور ربیعہ کو کب سزا دی جائے گی اور میں بتا چکا ہوں کہ انہیں اگلے چاند کی چار تاریخ کو زندہ جلایا جائے گا ۔ تم اس بات پر حیران ہو گے کہ عدالت نے انہیں اتنی مہلت کیوں دی ۔ رات کے وقت اگر میں آ کے سامنے اس کی وجہ بیان کرتا تو میرے متعلق آپ کے شکوک اور زیادہ ہو جاتے

Created by Faraz AKram(farsun@gmail.com)
www.Nayaab.Net 2006 انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

مجھے ایک ماہ کی مہلت حاصل کرنے کے لئے فرڈی نینڈ سے یہ وعدہ کرنا پڑا کہ اگر بدر بن مغیرہ زندہ ہے تو میں اس عرصہ میں کسی نہ کسی بہانے سے اُسے آپ کے سامنے پیش کر دوں گا میں نے اُس سے مجاہدین کی صفوں میں انتشار ڈالنے کا عہد بھی کیا تھا ۔اس کے عوض فرڈی نینڈ نے میرے ساتھ ربیعہ اور اینجلا کی جان بچانے کا وعدہ کیا تھا۔

سیاست دان ابو داؤد شاید کسی حالت میں بھی اپنے ان جرائم کا اقبال نہ کرتا لیکن اینجلا اور ربیعہ کے باپ کو اپنی بیٹیوں کی بھلائی اسی بات میں نظر آتی ہے کہ وہ مرنے سے پہلے اپنے چہرے کے تمام نقاب اُلٹ دے ۔میرے بعد اگر آپ کی کسی تدبیر سے ان لڑکیوں کی جان بچ جائے تو میں ربیعہ کو تمہارے اور اینجلا کو بشیر بن حس کے سپرد کرتا ہوں ۔میں ایک مدت سے جانتا تھا کہ وہ تم دونوں کو اپنے رفیق اور محافظ منتخب کر چکی ہیں لیکن میری زندگی کے مقاصد ان کی خواہشات کے احترام کی گنجائش نہ تھی ۔میں نے ایک باپ کی نظر سے انہیں صرف اس وقت دیکھا جب مجھے یہ معلوم ہوا کہ میری غیر حاضری میں لوشہ کی عدالت انہیں

موت کی سزا دے چکی ہے ۔ میں اُن کی جان بچانے کے لئے آپ سے التجا کرنے کی ضرورت نہیں سمجھتا۔تم جانتے ہو کہ میرے ساتھ ربیعہ اور اینجلا کا رشتہ صرف خون کا رشتہ تھا ارمیری موت کے بعد یہ رشتہ ختم ہو جائے گا میں ان کا انجام نہیں دیکھوں گا۔چتا سے ان کی چیخیں میرے کانوں تک نہیں پہنچ سکیں گی اگر میں زندہ رہتا تو بھی اُنہیں مرے وقت اس بات کا ملال نہ ہوتا کہ وہ اپنے باپ سے جدا ہو رہی ہیں۔اُنہیں میری دینای سے کوئی دلچسپی نہیں۔اُنہیں صرف اس دنیا سے دلچسپی ہے جس میں تم اربشیر سانس لیتے ہو انہیں میرے ہوائی قلعوں سے کوئی اُنس نہیں ۔انہیں لوشہ کے گورنر کے محل کو ہمیشہ کے لئے خیر باد کہنے کا کوئی افسوس نہ ہوگا۔جلتی ہوئی چتا میں وہ صرف اس وادی کا تصور کریں گی جس میں انہوں نے اپنی بھٹکی ہوئی روحوں کے لئے گوشہ عافیت تلاش کیا تھا۔ وہ اُفق کی طرف دیکھ کر کہیں گی' بدر اور بشیر کہاں ہو؟ تم نے زندگی کے جس سمندر کی گہرائیوں میں ایک دوسرے کو تلاش کیا ہے میری نگاہ میں اس کی تہ تک نہیں پہنچ سکتی۔میں صرف یہ جانتا ہوں کہ

Created by Faraz AKram(farsun@gmail.com)
www.Nayaab.Net 2006 انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

اُنہوں نے فقط تمہاری وجہ سے اس سمندر میں غوطہ لگایا ہے۔ سب اگر ان کی زندگی کے چراغ بجھنے والے ہیں۔تو اس کی وجہ یہ ہے کہ تم نے ان میں طوفانوں کیساتھ کھیلنے کی خواہش پیدا کی۔ وہ غیرت جس نے ربیعہ یا اینجلا کو جان مائیکل کے قتل پر آمادہ کیا دراصل تمہاری اور بشیر کی عطا کردہ تھی۔ وہ حوصلہ جس نے ایک لڑکی کے کمزور ہاتھوں کو برچھے کا استعمال سکھا دیا تھا۔وہ زبان جس نے عدالت میں باغیانہ تقریر کی۔تمہارے خیالات کی ترجمانی کر رہی تھی، سمیں ربیعہ اراینجلا کو قید میں نہیں دیکھ سکا لیکن ایک شخص جس نے اُنہیں دیکھا ہے مجھے یہ بتا چکا ہے کہ اُنہیں اپنے کئے کا ذرا بھی ملال نہیں۔ان کا ایمان یہ ہے کہ خدا کو اگر ان کا زندہ رکھنا مقصود ہے تو وہ چتا کی آگ کو گلزار جانتے ہو کہ اُن کے دلوں میں یہ ایمان کس نے پیدا کیا۔

اگر تم ان سب باتوں کی ذمہ داری اپنے سر لینے سے انکار نہیں کرتے تو میں یہ کہوں گا کہ ربیعہ اور اینجلا کا معاملہ تمہارا اور بشیر کا معاملہ ہے اور مجھے اُن کے متعلق پریشان ہونے کی ضرورت نہیں

Created by Faraz AKram(farsun@gmail.com)
www.Nayaab.Net 2006 انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

۔تم پر اُن کی جان بچانے کا فرض عاد کر کے میں اپنے فرض سے سبکدوش ہوتا ہوں ۔ میں تمہیں یہ نہیں بتا سکتا کہ تم کس طریقے سے اُن کی جان بچا سکتے ہو۔ یہ سوچنا تمہارا کام ہے۔

میں اسپین کے مستقبل کے متعلق کچھ نہیں کہنا چاہتا۔ وقت نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ میں نے آج تک جو کچھ سوچا اور جو کچھ کیا وہ غلط تھا۔ میں نے اپنے لئے پھول منتخب کئے، اور اپنی قوم کے لئے کانٹے بچھائے لیکن میرے حصے کے پھول فرڈی نینڈ کے دامن کی زینت بن گئے۔ میرے ہاتھ اور پاؤں کانٹوں سے زخمی ہیں اور قوم کا انجام مجھے معلوم نہیں۔ میری سیاست ختم ہو چکی ہے میں ذلت اور نامرادی کی موت مر رہا ہوں۔ آپ میری خودکشی کو قابل نفرت سمجھیں گے لیکن میں آج اس حقیقت کو سمجھا ہوں کہ دنیا میں عزت کی موت صرف ان لوگوں کے لئے ہے جو عزت کی زندگی کا راستہ منتخب کرتے ہیں اپنی بیوی کے متعلق میں نے کچھ نہیں کہا۔ میں اُسے قابل ذکر نہیں سمجھتا۔ اس نے اینجلا کو بچانے کے لئے ربیعہ کے خلاف شہادت دی تھی۔ اگر وہ عدالت کا فیصلہ سننے کے

Created by Faraz AKram(farsun@gmail.com)
www.Nayaab.Net 2006 انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

بعد زہر نہ کھا لیتی تو میں اپنے ہاتھوں سے اس کا گلا گھونٹ ڈالتا۔

اس خط کے اختتام کے ساتھ میں اپنی کتاب زندگی کی آخری سطر لکھ چکا ہوں۔

ابوداؤد

"اینجلا اور ربیعہ کا باپ"

www.IqbalCyberLibrary.Net
All rights reserved.
©2002-2006

آنسو اور مسکراہٹیں

(۱)

غروں آفتاب سے کچھ دیر پہلے لوشہ شہر کے باہر ایک کھلے میدان میں اینجلا اور ربیعہ کی چتا کے گرد ہزاروں کی تعداد میں مرد اور عورتیں جمع ہو رہے تھے۔ وہ ایک دوسری کے قریب لکڑی کے کھمبوں کے ساتھ بندھی ہوئی تھیں۔ چتا کے قریب راہوں کا ایک گروہ مریم مقدس کی حمد و ثنا کے گیت گا رہا تھا۔ لوگ بیقراری کے ساتھ غروب آفتاب کا انتظار کر رہے تھے۔ لوشہ کا گورنر دان لوئی اور نیا بشپ بار بار اُفق مغرب کی طرف دیکھ رہے تھے۔ لوگوں کو یہ معلوم ہو چکا تھا کہ غروب آفتاب تک فرڈی نینڈ کے آخری حکم کا انتظار کیا جائیگا۔ اگر بادشاہ کا ایلچی کوئی نیا حکم لے کر نہ آیا تو چتا کو آگ لگا دی جائے گی۔ دو سپاہی چتا کے قریب جلتی ہوئی مشعلیں لئے تیار کھڑے تھے۔

ربیعہ اور اینجلا کو اپنے انجام کے متعلق کوئی شبہ نہ تھا لیکن انہیں چتا کو آگ لگانے میں گا دیر کی وجہ معلوم نہ تھی۔

اینجلا نے کہا۔ ربیعہ! میں موت سے بہت ڈرتی تھی لیکن اب میں محسوس کر رہی ہوں کہ موت اتنی بھیانک شے نہیں لیکن یہ انتظار میرے لئے بہت صبر آزما ہے۔ یہ لوگ کس بات کا انتظار کر رہے ہیں؟

میں خود حیران ہوں۔ سورج غروب ہو رہا ہے۔ شاید۔۔۔۔۔۔

شاید یا؟

کچھ نہیں اینجلا! میں سوچ رہی تھی۔۔۔۔ کہ شاید قدرت لوشہ کی عدالت کا فیصلہ رد کر چکی ہو۔ دیکھ سورج جہاں تھا وہیں کھڑا ہے۔

Created by Faraz AKram(farsun@gmail.com)
www.Nayaab.Net 2006 انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

ایجلا نے کہا۔ ربیعہ! یہ موہوم اُمیدوں کا سہارا لینے کا وقت نہیں۔

ربیعہ نے جواب دیا۔ میں صرف یہ کہہ رہی تھی کہ خدا انسان کر ہر فیصلہ بدلنے پر قادر ہے اور جب آگ کے شعلے میرے قریب آ چکے ہوں گے اس وقت بھی میں یہی کہوں گی۔

ربیعہ! میرا بھی یہی ایمان ہے لیکن اب موت کے دروازے تک صرف چند قدم باقی ہیں۔ دعا کرو کہ میرے قدم ڈگمگا نہ جائیں۔

ربیعہ نے کہا۔ تمہارے قدم نہیں ڈگمگائیں گے۔ ایجلا! مجھے تم پر فخر ہے۔ اسلام کی ہر بیٹی تم پر فخر کرے گی۔

دعا کرو ربیعہ، مجھے سہارا دو۔

ربیعہ نے آسمان کی طرف دیکھا اور کہا۔ اے جزا اور سزا کے مالک! ہمیں استقامت دے تو ہماری بے بسی دیکھ رہا ہے۔ تو ہماری کمزوریوں سے واقف ہے لیکن دوسروں پر ہماری کمزوری اور بے بسی ظاہر نہ ہو۔ ہماری مظلومیت فقط تیری رحمت کا دروازہ کھٹکھٹائے۔ یہ لوگ ہماری چیخیں نہ سنیں۔

ربیعہ ابھی دعا کر رہی تھی کہ میدان کی طرف سے پانچ سوار نمودار ہوئے اور لوگ شور مچانے لگے۔ وہ آ گئے!

لوگوں نے سواروں کے گرد گھیرا ڈال لیا۔ اب چتا کی طرف کسی کی توجہ نہ تھی سوار اقسطلہ کے سپاہیوں کا لباس پہنے ہوئے تھے۔ لوگ اُن سے پوچھ رہے تھے۔ بادشاہ سلامت نے کیا حکم دیا ہے؟ آپ نے اتنی دیر کیوں لگائی۔ لوشہ کا گورنر اور بشپ ہجوم کو چیرتے ہوئے آگے بڑھے۔ گانے والے راہب بھی ادھر اُدھر منتشر ہو کر سواروں کے قریب پہنچنے کی کوشش کر رہے تھے لیکن ان میں سے ایک راہب بد

Created by Faraz AKram(farsun@gmail.com)
www.Nayaab.Net 2006 انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

ستور گاتا ہوا چتا کے قریب جا کھڑا ہوا دوسرے راہبوں کی طرح اس کا سارا جسم ایک سفید قبا میں چھپا ہوا تھا۔ اس کی آواز سُن کر اینجلا اور ربیعہ اس کی طرف متوجہ ہوئیں ۔گاتے گاتے اس نے ربیعہ اور اینجلا کے ذرا اور قریب کھسکتے ہوئے اپنے سر سے بھاری کپڑا کھسکا دیا۔ ایک لمحہ کے لئے ربیعہ اور اینجلا کو اپنی آنکھوں پر یقین نہ آیا۔ وہ مبہوت سی ہو کر اُس کی آواز سے معلوم ہوتا تھا کہ وہ زندگی میں پہلی بار گانے کی مشق کر رہا ہے، وہ اپنے ساتھی کے سُر کے ساتھ ملانے کی کوشش کر رہا تھا لیکن کوشش کے باوجود اس کی آواز کبھی بہت دھیمی اور کبھی بہت بلند ہو جاتی تھی۔ یہ بشیر بن حسن تھا۔

سورج کی آخری کرن کے ساتھ ربیعہ اور اینجلا اپنے مقدر کے آسمان پر اُمید کے دو روشن ستارے دیکھ رہی تھیں۔ دل کی دھڑکنیں ذرا کم ہوئیں تو ربیعہ نے ادھر اُدھر دیکھنے کے بعد دبی زبان میں کہا۔ تم ہمارے لئے خودکشی نہ کرو۔ خدا کے لئے جاؤ۔

بدر نے اپنے ہونٹوں پر انگلی رکھتے ہوئے اُسے خاموشی کی تلقین کی اور بشیر کا بازو پکڑ کر اپسی طرح گاتا ہوا ہجوم کی طرف چل دیا۔

ڈان لوئی نے سواروں کے گرد شور مچانے والے لوگوں کو بڑی مشکل سے خاموش کریا اور سواروں سے مخاطب ہو کر کہا۔ تم بہت دیر سے آئے۔ ہم چتا کو آگ لگانے والے تھے۔ کای حکم لائے ہو؟

ایک سوار نے کہا۔ ہم گورنر سے بات کرنا چاہتے ہیں۔

ڈان لوئی نے برہم ہو کر کہا۔ میں گورنر ہوں۔

سوار نے اطمینان سے کہا۔ بادشاہ سلامت نے تمہیں معزول کر دیا ہے۔

Created by Faraz AKram(farsun@gmail.com)

www.Nayaab.Net 2006 انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

تھوڑی دیر میں کاؤنٹ انٹونیو شاہی فرمان لے کر یہاں پہنچ جائے گا۔ہمیں اُس نے حکم دیا ہے کہ بوداؤدکی لڑکیوں کی سزاملتوی کی جائے۔ہم عجلت میں یہاں پہنچے ہیں ۔کاؤنٹ انٹونیو تھوڑی دیر میں آجائیں گے اور آپ کو بادشاہ کا آخری حکم سنا دیں گے۔

ڈان لوئی سکتے کے عالم میں کھڑا تھا۔لوگ مایوسی کی حالت میں کبھی گورنر اور کبھی بشپ اور کبھی اُن سواروں کی طرف دیکھ رہے تھے۔

بالآخر بشپ نیکا، بادشاہ سلامت کا تحریری حکم ہمارے پاس وجود ہے اور وہ یہ ہے کہ اگر بادشاہ سلامت نے لوشہ کی عدالت کے فیصلے میں کسی تبدیلی کی ضرورت محسوس کی تو آج کے دن غروب آفتاب سے پہلے اُن کا دوسرا تحریری حکم پہنچ جائے گا اور اگر ان کا ایلچی غروب آفتاب سے پہلے نہ پہنچے تو یہ سمجھ لیا جائے گا کہ بادشاہ سلامت عدالت کے فیصلے کے ساتھ متفق ہیں۔اب سورج غروب آفتاب ہو چکا ہے۔بادشاہ کا ایلچی ہامرے پاس ابھی تک ان کا کوئی حکم لے کرنہین پہنچا اس لئے ڈان لوئی اگر چتا کو آگ لگانے کا حکم دے دے تو وہ اپنا فرض پورا کرے گا۔اگر تم ایلچی ہوتو بادشاہ سلامت کی تحریر پیش کرو ورنہ ہم کوئی بات سننے کے لئے تیار نہیں سوار نے جواب دیا۔لیکن ہم ایلچی کی ساتھ آئے ہیں اور یہ گورنر معزول ہو چکا ہے۔

بشپ نے کہا لیکن جب تک بادشاہ کا حکم انہیں نہیں ملتا اُن کے اختیارات میں کوئی فرق نہیں پڑتا۔اگر بادشاہ سلامت نے کاؤنٹ انٹونیو کو واقعی کوئی حکم دے کر بھیجا ہے اور وہ بروقت یہاں نہیں پہنچ سکا تو اس کی ذمہ داری اس پر عائد ہوگی۔ڈان لوئی اُس کے لئے جواب دہ نہیں ہوگا۔ڈان لوئی کو شام تک انتظار کرنے کی ہدایت

Created by Faraz AKram(farsun@gmail.com)
www.Nayaab.Net 2006 انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

تھی اور اب شام ہو چکی ہے۔

سوار نے جواب دیا۔ ہمیں اس لئے بھیجا گیا ہے کہ ان لڑکیوں کی حفاظت کریں اور ہم اپنی جان پر کھیل کر بھی فرض پورا کریں گے۔

بشپ اور گورنر پریشان ہو کر عوام کی طرف دیکھ رہے تھے۔ لوگ ان زردہ پوش سپاہیوں کی مداخلت پر خوش نہ تھے۔ بعض آدمیوں نے عوام کی اشتعال دلانے کی کوشش کی لیکن کوئی فرڈی نینڈ کے سپاہیوں پر ہاتھ اُٹھانے کے لئے تیار نہ ہوا۔ عوام کی اکثریت کو مرعوب پا کر ڈان لوئی نے اپنے ساتھ ہم کلام ہونے والے سپاہی سے کہا۔ میں یہ نہیں جانتا کہ تم کون ہو اور تمہاری اطلاع کہاں تک صحیح ہے۔ میں تھوڑی دیر اور انتظار کروں گا لیکن اگر تمہاری اطلاع غلط ثابت ہوئی تو تمہیں بدترین سزا کے لئے تیار نہ رہنا چاہیے۔ کاؤنٹ انٹونیو قرطبہ کا گورنر ہے۔ میری سمجھ میں نہیں آتا کہ اسے یہاں کیسے بھیجا جا رہا ہے اور میں نے وہ کون سی غلطی کی ہے جس کے باعث میں معزول کیا جا رہا ہوں۔

سوار نے جواب دیا۔ ممکن ہے کہ بادشاہ سلامت سے ابو داؤد نے آپ کی شکایت کی ہو بہر حال تھوڑی دیر میں یہ معاملہ صاف ہو جائے گا۔ کاؤنٹ انٹونیو آ ہی رہا ہو گا اتنی دیر ہم چتا کے گرد پہرہ دیتے ہیں، ۔کاؤنٹ انٹونیو نے یہ خدشہ ظاہر کیا تھا کہ لوگ اشتعال کی حالت میں قیدیوں کے ساتھ بدسلوکی نہ کریں،

ڈان لوئی نے جواب دیا۔ چتا کے گرد پہرا دینے کے لئے میرے سپاہی کافی ہیں۔ سوار نے کہا۔ نہیں چتا کے گرد اتنا بڑا ہجوم دیکھ کر کاؤنٹ انٹونیو پر خفا ہو گا۔ یہ بہتر ہو گا کہ لوگوں کو ذرا دُور دور رہنا دیا جائے،

ڈان لوئی تند مزاج آدمی تھا لیکن اپنی معزولی کی اطلاع کے بعد اس میں وہ

Created by Faraz AKram(farsun@gmail.com)
www.Nayaab.Net 2006 انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

پہلا سا جوش خروش نام کو نہ تھا، وہ اپنے دل سے بار بار یہی سوال پوچھ رہا تھا کہ اُسے معزول کیوں کیا گیا ہے۔ اس سے کیا خطا سرزد ہوئی ہے اُسے اپنی شاندار خدمات کا یہ صلہ دیا جا رہا ہے۔ اس کے خیال میں ملکہ ازابیلا کی سفارش ابوداؤد کے جادو کا توڑ ہو سکتی تھی۔ اور وہ اُڑ کر ملکہ کے پاس پہنچنا چاہتا تھا۔ جب سوار نیزے دکھا دکھا کر عوام کو چتا سے پرے ہٹانے لگے تو اس مزاحمت نہ کی اور گورنر کے طرز عمل میں یہ تبدیلی دیکھ کر بشپ کا غصہ بھی بہت حد تک ٹھنڈا ہو چکا تھا۔ اب وہ اپنے الفاظ پر نادم تھا۔ اور سپاہیوں کے آگے پیچھے پھر رہا تھا اور ہر ایک سے باری باری یہ کہہ رہا تھا۔ دیکھئے اگر آپ کاؤنٹ انٹونیو کا تحریری حکم لے آتے تو یہ باتیں نہ ہوتیں۔ بہر حال وہ آ ہی رہے ہوں گے۔ آپ انہیں کتنی دور چھوڑ آئے تھے۔ کافی دیر ہو گئی اب تو چاند بھی غروب ہو رہا ہے وہ کہیں راستہ نہ بھول گئے ہوں۔

ادھر ڈان لوئی اب خود ڈانٹ ڈپٹ کر کے لوگوں کو پیچھے ہٹا رہا تھا۔

چوتھی رات کا چاند اپنی منزل کا مختصر سا فاصلہ ختم کر رہا تھا۔ اور رفتہ رفتہ رات کی تاریکی بڑھ رہی تھی۔ بدر بن مغیرہ اور بشیر بن حسن راہبوں کے لباس میں چتا کے گرد چکر لگا رہے تھے۔ شہر کا کوتوال بھی بڑی ہوشیاری کے ساتھ چتا کے گرد چکر لگا رہا تھا۔ بدر نے بشیر سے کہا۔ تم اس کی توجہ اپنی طرف مبذول رکھو۔ یہ ہوشیار آدمی معلوم ہوتا ہے۔

بشیر نے آگے بڑھ کر کوتوال سے کہا۔ یہ کتنے افسوس کی بات ہے کہ آج تک کلیساء کی کسی عدالت کے احکام کی اتنی توہین نہیں ہوئی،

مشعل برداروں کو سوار چتا سے کافی دور ہٹا چکے تھے۔ اس لئے کوتوال اپنے مخاطب کو اچھی طرح نہ دیکھ سکا۔ اس نے سوال کیا۔ آپ کون ہیں؟

Created by Faraz AKram(farsun@gmail.com)
www.Nayaab.Net 2006 انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

بشیر نے سنبھل کر جواب دیا۔ میں طلیطلہ کی خانقاہ کا راہب ہوں

آپ یہاں کیسے آئے؟

میں اشبیلیہ جا رہا تھا یہ تماشہ دیکھ کر یہاں رُک گیا۔ میں طبیب بھی ہوں۔ اشبیلیہ کے بشپ نے مجھے علاج کے لئے بلایا ہے۔ میں آپ سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ اگر بادشاہ نے حکم دیا تو اتنے سنگین جرم کے متعلق کلیسا کی عدالت اپنا فیصلہ واپس لے لے گی۔

کوتوال نے جواب دیا۔ کلیسا کو اپنا فیصلہ واپس لینے کی ضرورت نہیں۔ بادشاہ اپنے حکم سے یہ فیصلہ منسوخ کر دے گا۔

"یہ کلیسا کی توہین ہوگی"

"بادشاہ کلیسا کے مفاد کو ہم سے بہتر ہے۔

(۷)

جب بشیر بن حسن کوتوال کے ساتھ باتیں کر رہا تھا۔ بدر بن مغیرہ نے عقب سے ربیعہ کے قریب پہنچ کر اس کے ہاتھوں اور پاؤں کی رسیاں کاٹتے ہوئے آہستہ سے کہا۔ ربیعہ! گھوڑے پر سواری کر سکو گی۔

ربیعہ نے رسیوں سے آزاد ہوتے ہی جواب دینے کی بجائے اس کی طرف مڑ کر دیکھا۔

بدر نے کہا۔ ابھی نہیں ربیعہ! تھوڑی دیر اُسی طرح کھڑی رہو۔

ربیعہ اُسی طرح کھمبے کے ساتھ لگ کر کھڑی ہو گئی۔

بدر نے پھر کہا تمہیں آج ساری رات سفر کرنا پڑے گا۔ تم گھوڑے پر سواری کر سکو گی نا؟

Created by Faraz AKram(farsun@gmail.com)

www.Nayaab.Net 2006 انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

ربیعہ نے دھڑکتے ہوئے دل کو قابو میں لانے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔

آپ کے ساتھ؟

ہاں میرے ساتھ۔

آپ کے ساتھ سفر کرتے ہوئے میں راستے کی طوالت کی شکایت نہیں کروں گی۔

اینجلا بھی گھوڑے کی سواری جانتی ہے نا؟

اینجلا مجھ سے بہتر سوار ہے

بہت اچھا تم تیار ہو۔

اس کے بعد بدر نے اینجلا کے قریب پہنچ کر اُس کی رسیاں کاٹ ڈالیں اور ایک سوار کے قریب پہنچ کر اُس سے کہا۔جلدی کرو۔مجھے اپنی کمند اُتار دو۔

سوار نے زین کے ساتھ بندھی ہوئی کمند اُتار دی اور لوگوں کی ساری توجہ دوسری طرف مبذول ہوگئی۔بشیر بن حسن نے ادھر اُدھر کی باتوں سے کوتوال کی توجہ ابھی تک اپنی طرف مبذول کر رکھی تھی لیکن گھوڑوں کی ٹاپ سننے کے بعد کوتوال نے کہا۔مقدس باپ شاید وہ آرہے ہیں مجھے معاف کیجئے لیکن کل جانے سے پہلے مجھے ضرور ملئے۔

بشیر کے جواب کا انتظار کئے بغیر کوتوال بھاگتا ہوا آگے بڑھا بشپ اور گورنر دونوں اب ایک سوار سے باتیں کر رہے تھے۔گورنر کہہ رہا تھا۔مجھے تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کاؤنٹ انٹونیو کے ساتھ کوئی فوج آرہی ہے۔

سوار نے جواب دیا۔اُس کے ساتھ کوئی پچاس آدمی ہوں گے۔

بشپ نے کہا میں اتنے آدمی ساتھ لانے کی وجہ نہیں سمجھتا۔

Created by Faraz AKram(farsun@gmail.com)

www.Nayaab.Net 2006 انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

بدر بن مغیرہ نے آگے بڑھ کر کہا۔اس کی وجہ میں آپ کو سمجھاتا ہوں۔آیئے میرے ساتھ!

بشپ نے پریشان ہو کر کہا۔تم کون ہو؟

بدر نے کہا۔آپ مجھے نہیں جانتے؟

بشپ نے کہا تاریکی میں میں تمہیں اچھی طرح نہیں دیکھ سکتا اور تمہاری آواز بھی میرے لئے اجنبی ہے۔

بدر نے کہا۔مقدس باپ! پہلے میں آپ سے ایک ضروری بات کرلوں پھر آپ کو کوئی سوال پوچھنے کی ضرورت نہیں رہے گی۔

بشپ نے کہا۔لیکن وہ کونسی بات ہے جو تم گورنر ڈان لوئی کے سامنے نہیں کرنا چاہتے۔

بدر نے جواب دیا۔ان سے میں بعد میں معذرت کرلوں گا۔آپ آئیں میں علیحدگی میں آپ سے ایک بہت ضروری بات کرنا چاہتا ہوں۔

بدر نے بشپ کا بازو پکڑ لیا اور وہ تذبذب اور پریشانی کی حالت میں اس کے ساتھ چل دیا۔چند قدم کے فاصلے پر بشیر کھڑا تھا بدر کو دیکھ کر وہ قریب آ گیا۔بشپ نے کہا۔وہ لوگ آ رہے ہیں جلدی کہو کیا کہنا چاہتے ہو اور میرا بازو چھوڑ دو۔

بدر نے اس کا بازو اپنے ہاتھ کی آہنی گرفت میں بھینچتے ہوئے کہا۔خاموش رہو۔ایک لمحہ کے لئے بشپ کے اوسان خطا ہو گئے۔بدر نے بشیر سے کہا۔اسے لے جاؤ اور یہ رسی بھی لو،اسی میں سے آدھی گورنر کے لئے رکھ لینا۔میں ابھی اسے بھی لاتا ہوں۔

بشپ نے شور مچانے کی کوشش کی لیکن بشیر کا خنجر اپنی شہ رگ کے قریب دیکھ کر

Created by Faraz AKram(farsun@gmail.com)
www.Nayaab.Net 2006 انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

اس کی آواز منہ سے باہر نہ نکل سکی۔وہ اس کے آگے چل دیا۔

گھوڑوں کی ٹاپوں کی آواز اب قریب آچکی تھی۔ڈان لوئی اس طرف جانے کا ارادہ کر رہا تھا کہ بدر بن مغیرہ نے آگے بڑھ کر اُس کا بازو پکڑ لیا اور اس کی پسلی پر خنجر کی نوک رکھتے ہوئے کہا۔میرے ساتھ چلو۔اگر بولنے کی کوشش کرتو۔بدر بن مغیرہ نے اپنا فقرہ پورا کرنے کی بجائے خنجر کو ذرا دبا دیا اور ڈان لوئی بے بس ہو کر اس کے ساتھ ساتھ چل دیا۔

سوار اب کوتوال کے سپاہیوں کو بھی چتا سے کافی دور رکھنے کی کوشش کر رہے تھے۔وہ چتا کے گرد زیادہ تیزی کے ساتھ چکر لگا رہے تھے اور کوتوال کے سپاہی بھاگتے ہوئے گھوڑوں کی زد سے بچنے کے لئے پیچھے ہٹ رہے تھے۔

بدر نے ربیعہ کو ایک طرف ہٹاتے ہوئے اس کی جگہ گورنر کو لکڑی کے کھمبے کے ساتھ جکڑ دیا۔اتنی دیر میں بشیر بن حسن بشپ کو اینجلا کی جگہ باندھ چکا تھا۔دوسری طرف پچاس سواروں نے ہجوم کے قریب پہنچتے ہی نعرہ تکبیر بلند کیا اور ہجوم کو اپنے نیزوں کے الٹے سروں سے ہانکنا شروع کیا۔لوگ نہایت بدحواسی میں چیختے چلاتے ایک دوسرے پر گرنے لگے۔لوشہ کی پولیس کے سپاہی اب چتا کا خیال چھوڑ کر ادھر اُدھر بھاگنے والے لوگوں کا ساتھ دے رہے تھے۔

چتا کے گرد پہرا دینے والے سواروں میں چار اپنے گھوڑوں سے اُتر پڑے بدر بن مغیرہ راہب کا چولا اُتار کر چتا میں پھینکنے کے بعد جست لگا کر ایک گھوڑے پر سوار ہو گیا۔باقی تین گھوڑوں پر بشیر ربیعہ اور اینجلا سوار ہو گئے۔

بدر نے کہا۔بشیر! تم ربیعہ اور اینجلا کے ساتھ وہاں پہنچ کر ہمارا انتظار کرو ہم تھوڑی دیر میں پہنچ جائیں گے۔جلدی کرو۔

Created by Faraz AKram(farsun@gmail.com)

www.Nayaab.Net 2006 انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

بشیر نے گھوڑے کی باگ موڑلی۔بدر نے پانچویں سوار کی طرف متوجہ ہو کر کہا تم بھی ان کے ساتھ جاؤ۔

بشیر اور یہ سپاہی ربیعہ اور اینجلا کو ساتھ لے کر ایک طرف نکل گئے۔گئے بدر بن مغیرہ نے اپنے گھوڑے کو ایڑ لگائی اور آگے بڑھ کر ایک سپاہی کے ہاتھ سے جلتی ہوئی مشعل چھین کر چتا میں پھینک دی۔چتا میں لکڑیوں کو آگ لگانے کے لئے سوکھی گھاس ڈالی گئی تھی۔اُسے فوراً آگ لگ گئی۔گورنر اور بشپ بُری طرح چلا رہے تھے لیکن اس ہنگامے میں اُن کی آواز سننے والا کوئی نہ تھا۔میدان میں ایک قیامت کا سماں تھا۔حملہ آور سوار فقط اپنے نیزوں کی اُلٹی طرف سے لوگوں کو ہانکنے کی کوشش کر رہے تھے لیکن لوگ ایک دوسرے سے ٹکرا رہے تھے۔اور بری طرح سے زخمی ہو رہے تھے۔تاریکی میں لوشہ کے باشندے یہ سمجھ رہے تھے کہ ہزاروں پیادہ اور سوار ان پر حملہ کر چکے تھے۔کوتوال اور اُس کے سپاہیوں کا پتہ نہ تھا۔بعض لوگوں نے آگ کے شعلوں کے سامنے اپنے گورنر اور بشپ کی صورتیں پہچان لیں لیکن کسی نے ان کی مدد کے لئے پہنچنے کی ضرورت محسوس نہ کی۔

تھوڑی دیر میں میدان خالی ہو گیا۔بدر بن مغیرہ نے سواروں کو منظم کرنے کے بعد کہا ہمارا کام ختم ہو چکا ہے لیکن واپس جانے کے لئے ہمیں تازہ دم گھوڑوں کی ضرورت ہے اور لوشہ میں گھوڑوں کی کمی نہیں۔ہمیں ایک ساعت کے اندر اندر واپس جانا ہے۔کیا تم تیار ہو؟

گورنر کے محل کو آگ لگانے پر اکتفا کیا تھا۔

ربیعہ، اینجلا اور خانقاہ میں باقی آدمی کی تعداد چودہ کے لگ بھگ تھی اُن کی آمد سے پہلے ہی تیار کھڑے تھے۔

Created by Faraz AKram(farsun@gmail.com)

www.Nayaab.Net 2006 انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

کوچ کا حکم دینے سے پہلے بدر نے ابو محسن سے کہا۔ابو محسن لوشہ میں ہمارا کام ختم ہو چکا ہے کہو تمہیں کامیابی ہوئی ہے یا نہیں۔اس پر منصور بن احمد ہنس پڑا اور ابو محسن نے قدرے کھسیانہ ہو کر کہا۔خدا کی قسم وہ بالکل گدھا ہے۔آپ مجھے خواہ مخواہ یہاں چھوڑ گئے۔اس نے خود مجھے بلا کر کہا کہ میں کچھ کچھ اسلام کی صداقت کا قائل ہوتا جا رہا ہوں۔

آج آپ جا رہے ہیں اس لئے مجھے کچھ اور تبلیغ کر جائیں اور ایک قائل ہوتا جا رہا ہوں۔آج آپ جا رہے ہیں اس کا گلا تو نہیں گھونٹ ڈالا تم نے؟

اگر آپ کا حکم نہ ہوتا تو میں شاید یہ بھی کر ڈالتا۔

بدر نے کہا۔اچھا اب چلو۔

اپنے محفوظ علاقے میں داخل ہونے سے پہلے بدر نے راستے میں تین جگہ منزل کی۔وہ رات کے وقت سفر اور دن کے وقت شہروں ار بستیوں سے دور اُن خانقاہوں میں قیام کرتا جن پر راہبوں کے لباس میں اُس کے سپاہی چند دن پیشتر قبضہ جما چکے تھے ان خانقاہوں ے مکین لوشہ کی خانقاہ کے راہبوں کی طرح قید میں تھے۔بدر بن مغیرہ جس خانقاہ میں داخل ہوتا۔وہاں اس کے آدمی اُس کے ساتھیوں کے لئے کھانا اور گھوڑوں کے لئے چارہ تیار رکھتے۔ہر منزل اس کے آدمیوں کی تعداد میں اضافہ ہوتا گیا۔جب وہ فرڈی نینڈ کی مملک کی سرحد عبور کر رہا تھا تو اُس کے

ساتھیوں کی تعداد ڈیڑھ سو ہو چکی تھی۔

بدر بن مغیرہ پہاڑی قلعے کے ایک کمرے میں بیقراری سے ٹہل رہا تھا۔اس کے چہرے پر مایوسی، پریشانی اور ملال کے آثار تھے۔ربیعہ کمرے میں داخل ہوئی،

Created by Faraz AKram(farsun@gmail.com)
www.Nayaab.Net 2006 انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

بدر کسی گہری سوچ میں تھا۔ جب تھوڑی دیر وہ اس کی طرف متوجہ ہوا تو ربیعہ نے ایک قدم آگے بڑھ کر کہا۔آپ نے مجھے بلایا تھا۔

بدر نے چونک کر اُس کی طرف دیکھا۔ ہاں ربیعہ! میں نے تم سے ایک ضروری بات کہنا چاہتا تھا۔بیٹھ جاؤ۔

اس کا لہجہ اس قدر مغموم تھا کہ ربیعہ سہم کر رہ گئی۔وہ کرسی کے قریب پہنچی لیکن تذبذب کی حالت میں کھڑی رہی۔بدر نے پھر کہا۔بیٹھ جاؤ ربیعہ!

ربیعہ نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔آپ بہت پریشان ہیں

کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد بدر نے جواب دیا۔ربیعہ! میں تمہارے متعلق سوچ رہا تھا۔نصرانیوں کے خلاف ہماری جنگ ایک فیصلہ کُن دور میں داخل ہو چکی ہے۔میں یہ محسوس کرتا ہوں کہ اب تمہارا یہاں رہنا ٹھیک نہیں۔

ربیعہ اچانک اُٹھ کر کھڑی ہوگئی۔وہ کچھ کہنا چاہتی تھی۔اُس کی آواز بیٹھ گئی۔ وہ سراپا التجا بن کر اس کی طرف دیکھ رہی تھی۔

بدر نے کہا۔بیٹھ جاؤ ربیعہ! میں نے ابھی اپنی بات ختم نہیں کی۔

ربیعہ بیٹھ گئی اور بدر نے تھوڑی دیر سوچنے کے بعد کہا۔تمہیں معلوم ہے کہ فرڈی نینڈ کے طویل محاصرہ کے باعث غرناطہ کے حالات مخدوش ہو چکے ہیں۔سیرا نویدا کے راستے رسد کا جو تھوڑا بہت سامان ہماری کوششوں سے وہاں پہنچ رہا ہے لاکھوں انسانوں کی ضرورت پوری نہیں کر سکتا۔لوگ فاقہ کشی سے تنگ آ چکے ہیں۔ اب سردیاں آنے والی ہیں موسیٰ نے میرے ساتھ یہ فیصلہ کیا تھا کہ وہ غرناطہ کی فوج کے ساتھ اگلے مہینے کی پہلی تاریخ کو حملہ کرے گا۔اور میں نے اس دن اپنی ساری قوت کے ساتھ عقب سے حملہ کرنے کا وعدہ کیا تھا۔ہمیں اپنی فتح پر یقین تھا لیکن آ

Created by Faraz AKram(farsun@gmail.com)

www.Nayaab.Net 2006 انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

مجھے موسیٰ کا خط ملا ہے۔اس نے لکھا ہے کہ ابو عبداللہ کے وزیر نے فرڈی نینڈ کے ساتھ صلح کی بات چیت شروع کر دی ہے۔سرکردہ اُمرا کی اکثریت صلح کے حق میں ہے اور غداروں کی کوششوں سے عوام میں بھی ایک ایسا عنصر پیدا ہو چکا ہے جو صلح کے لئے بیتاب ہے۔چونکہ اس بات کا اندیشہ ہو گیا ہے کہ حملے کے دن ابو عبداللہ اور اس کے امراء کی نیت بدل نہ جائے، اس لئے موسیٰ نے یہ حملہ ملتوی کر دیا ہے۔ اس نے لکھا ہے کہ وہ حملے کا کوئی اور دن متعین کر کے مجھے اطلاع دے گا۔موسیٰ مایوس ہونے والے انسانوں میں سے نہیں لیکن اس کا خط پڑھ کر میں یہ محسوس کرتا ہوں کہ غرناطہ کے حالات بہت مخدوش ہیں، ربیعہ! تم یہ سمجھ سکتی ہو کہ اگر خدانخواستہ غرناطہ ہمارے ہاتھ سے نکل گیا تو قسطلہ کا سیلاب ہمارے خلاف اُمڈ آئے گا۔اس لئے میں نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ ایسا وقت آنے سے پہلے تمہیں مراکش بھیج دیا جائے گا۔سلطان میرے والد کا دوست ہے۔منصور اور بشیر کے خاندان کے بہت لوگ وہاں موجود ہیں۔وہاں تمہیں کوئی تکلیف نہ ہو گی۔

بدر اب ربیعہ کی طرف دیکھنے کی بجائے باہر کی طرف کھلنے والے دریچے کی طرف دیکھ رہا تھا۔

ربیعہ کا دل بیٹھ گیا۔وہ کچھ دیر خاموش بیٹھی رہی۔بالآخر اُس نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا۔تو آپ مجھے مراکش بھیجنے کا فیصلہ کر چکے ہیں۔

"نہیں تمہیں میرے متعلق غلط فہمی نہیں ہونی چاہیے۔میں نے صرف مشورہ دیا ہے۔اور مجھے اُمید ہے کہ تم میرا مشورہ قبول کر لو گی۔

"آپ کا مشورہ؟ ربیعہ نے آبدیدہ ہو کر کہا۔آپ یہ کیوں نہیں کہتے کہ ربیعہ! تمہارا دل کمزور ہے۔تم ایک شاہین کی قوت پرواز کا ساتھ نہیں دے سکتی۔اس لئے

Created by Faraz AKram(farsun@gmail.com)
www.Nayaab.Net 2006 انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

میرا حکم ہے کہ تم یہاں سے چلی جاؤ یہاں تمہاری ضرورت نہیں۔

بدر نے کہا۔میری دنیا میں کانٹوں کے سوا کچھ نہیں ارقدرت نے تمہیں کانٹوں پر چلنے کے لئے نہیں بنایا۔

ربیعہ نے جواب دیا۔قدرت نے مجھے آگ کی چتا میں ڈالا تھا اور جلنے کی بجائے میں نے ان کانٹوں پر چلنے کی خواہش کی تھی۔آپ کی راہ کے کانٹے مجھے پھولوں سے زیادہ عزیز ہیں۔آپ کے ساتھ چلتے ہوئے میرے پاؤں نہیں ڈگمگائیں گے۔اور آپ یہ کیوں نہیں سوچتے کہ آپ کی طرح میں بھی ایک مقصد کے لئے زندہ ہوں۔قدرت نے میری زندگی کا راستہ اس شاہراہ سے ملادیا ہے جس پر آپ گامزن ہیں،آپ نے وعدہ کیا تھا کہ غرناطہ کا محاصرہ اُٹھ جانے کے بعد۔۔۔لیکن۔۔۔۔۔ربیعہ آگے کچھ نہ کہہ سکی،اس نے اپنا چہرہ دونوں ہاتھوں میں چھپالیا اور سسکیاں لینے لگی۔

بدر نے متاثر ہوکر کہا۔ربیعہ! مجھے غلط نہ سمجھو!تمہارا رفیق حیات بننا میرے لئے باعث فخر ہے۔میرے لئے تم وہ سرسبز درخت ہو جس کی چھاؤں میں ایک تھکا ہو مسافر پناہ لیتا ہے۔اس دن جب میں نے تم سے شادی کی درخواست کی تھی۔میں یہ سمجھتا تھا کہ غرناطہ کی نجگ سے فارغ ہوکر تمہارے ساتھ زندگی کے چند لمحات گزارنا،میرے گزشتہ تلخیوں اور صعوبتوں کے لئے بہت بڑا انعام ہوگا۔لیکن اب میں یہ محسوس کرتا ہوں کہ میرے صحرا میں ایک آندھی کے بعد دوسر آندھی ہے۔میں جس سمندر میں اپنی کشتی ڈال چکا ہوں اس کا ساحل روز بروز دور ہوتا جائے گا۔مرے سامنے ایک بھنور کے بعد دوسر ابھنور ہوگا۔ربیعہ!تمہاری بھلائی اسی میں ہے کہ تم مراکش چلی جاؤ۔میں ایک اہم فیصلہ کرنے سے پہلے تمہارے مستقبل کے

Created by Faraz AKram(farsun@gmail.com)
www.Nayaab.Net 2006 انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

متعلق اطمینان چاہتا ہوں۔ ہوسکتا ہے کہ میرا گھوڑا کسی دن خالی واپس آئے اور تم یہ محسوس کرو کہ اس وادی میں تمہیں جاننے والا کوئی نہیں،

ربیعہ اُٹھ کھڑی ہوگئی۔ اس نے کہا۔ اگر یہ آپ کا حکم ہے تو مجھے سرتابی کی مجال نہیں لیکن اگر یہ آپ کا حکم نہیں تو مجھے اپنے متعلق فیصلہ کرنے کی اجازت دیجئے۔

بدر نے کہا۔ میں نے اپنی بات چیت نہیں کی۔ یہ سمجھانا چاہتا ہوں کہ اگر اہل غرناطہ نے ہتھیار ڈال دیے تو یہ وادی بھی آگ اور خون کے طوفان سے محفوظ نہیں رہ سکے گی۔ اور ہم سب پر ایک دور ایسا بھی آسکتا ہے کہ جب ہمارے سامنے عزت کی موت کے سوا کوئی دوسرا راستہ نہ ہو۔

ربیعہ نے کہا۔ تو کیا میں عزت کی موت آپ کے ساتھ نہیں دے سکتی۔

بدر بن مغیرہ نے کہا۔ ربیعہ! تمہارے متعلق کوئی غلط فہمی نہیں۔ میں نے تمہیں چتا کے سامنے مسکراتے دیکھا ہے لیکن مجھے یہ حق نہیں کہ میں چند دن کی مسرت کے لئے تمہیں اپنی زندگی کے پُرخطر راستوں پر لے جاؤں۔ میری رفاقت میں تمہارے لئے مصائب کے سوا کچھ نہیں۔ ربیعہ! میں ہر روز موت کے دروازے پر دستک دیتا ہوں۔ میری زندگی میں صرف آج ہے کل نہیں۔

ربیعہ نے کہا۔ بدر خدا شاہد ہے کہ میں تمہاری رفاقت میں چند لمحات کو ہزار برس کی زندگی پر ترجیح دوں گی۔ اگر زندگی بے مقصد ہو تو اس کی طوالت سے فائدہ؟ آپ کہتے ہیں کہ آپ طوفان سے پہلے مجھے کسی ساحل پر چھوڑ آنا چاہتے ہیں۔ لیکن اگر زندگی کا انجام موت کے سوا کچھ نہیں تو میں کنارے پر بیٹھ کر لہریں گننے کی بجائے بھنور میں آپ کا ساتھ کیوں نہ دوں؟ اگر آپ کو میرا خیال ہے تو میری بات پر یقین کیجئے کہ میں نے آپ کو اس زمین کی بجائے ہمیشہ اپنے تخیل کے آسمان پر دیکھا ہے۔

Created by Faraz AKram(farsun@gmail.com)

www.Nayaab.Net 2006 انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

مجھے اپنی بے بسی اور کمتری کا احساس ہے۔ میں آپ کو کسی گزشتہ فیصلے کی پابندی پر مجبور نہیں کروں گی۔ میں اس قابل نہیں کہ آپ کی رفیقہ حیات بن سکوں لیکن آپ مجھے اپنی رفیقہ کار بننے کی سعادت سے محروم نہ کیجئے۔ میں میدان میں تیر اندازی تیغ زنی کے جوہر نہیں دکھا سکتی لیکن زخمیوں کی مرہم پٹی کو سکتی ہوں۔ مجھے مراکش نہ بھیجئے۔ مجھے اپنی موت سے پہلے ہی زندگی کو خیرباد کہہ دینے پر مجبور نہ کیجئے۔

بدر بن مغیرہ کچھ دیر تک ایثار و وفا کے اس پیکر کی طرف دیکھتا رہا۔ اچانک اُس کے بھنچے ہوئے ہونٹوں پر ایک ہلکی سی مسکراہٹ نمودار ہوئی لیکن اُس نے منہ پھیر لیا اور سر جُھکا کر آہستہ آہستہ کمرے میں ٹہلنے لگا۔ دو تین چکر لگانے کے بعد وہ ربیعہ کے قریب رکا۔ ربیعہ اس کے چہرے پر اپنی قسمت کا فیصلہ دیکھ رہی تھی۔ اس کا دل دھڑک رہا تھا۔

بدر نے کہا۔ ربیعہ! میں تمہیں اپنے فیصلے پر نظر ثانی کرنے کا موقع دینا چاہتا تھا۔ یہ میرا فرض تھا اور اس کے بعد بھی اگر تم نے مخمل کے فرش کی بجائے زندگی کی سنگلاخ راہوں پر میرے ساتھ چلنے کا فیصلہ کیا ہے تو میں تمہارا شکر گزار ہوں۔ اگر تم اس تلخ حقیقت سے آنکھیں بند کرنے کے لئے تیار ہو کہ میری زندگی صرف چند برس۔ چند مہینے یا دن ہے تو میں آج ہی تمہارے ساتھ شادی کرنے کے لئے تیار ہوں۔ جواب دو ربیعہ! کیا تم اس کے لئے تیار ہو؟

ربیعہ کے چہرے پر حیا کی سرخی چھا گئی اس نے گردن جھکالی۔ اس کی زبان گنگ تھی لیکن اس کے دل دھڑکنیں بدر بن مغیرہ کے سوال کا جواب دے رہی تھی۔

تھوڑی دیر بعد بدر نے کہا۔ ربیعہ! میں نے تمہارے ساتھ شادی کی درخواست کی ہے۔ جواب دو۔

Created by Faraz AKram(farsun@gmail.com)

www.Nayaab.Net 2006 انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

ربیعہ نے گردن اُٹھا کر اس کی طرف دیکھا۔ الفاظ اُس کے کانپتے ہوئے ہونٹوں تک آ کر رُک گئے۔ تشکر اور احسان مندی کے جذبات نے جھکتی ہوئی نگاہوں کا سہارا لیا۔ بدر بن مغیرہ اس کی آنکھوں میں وہ آنسو دیکھ رہا تھا جن میں الفاظ کی ایک دنیا بند تھی، اس نے حیرت ہو کر کہا۔ ربیعہ! اگر میں نے تمہارا دل دُکھایا ہے تو میں معذرت کے لئے تیار ہوں۔ ربیعہ تم رو رہی ہو۔

ربیعہ نے جلدی سے اپنے آنسو پونچھتے ہوئے اس کی طرف دیکھا اور بلتجیانہ لہجے میں کہا۔ ان آنسوؤں کے لئے میری معذرت قبول کیجئے۔ مجھے یہ توقع نہ تھی کہ اس تمہید کے بعد ہماری گفتگو یہاں پر ختم ہوگی۔ یہ آنسو ایک بے بس عورت کا اظہار تشکر ہے۔

تو تمہیں آج میرے ساتھ شادی کرنے پر کوئی اعتراض نہیں

وہ سنجیدہ ہو کر بولی۔ آپ مذاق کر رہے ہیں۔

وہ بولا۔ میں مذاق نہیں کرتا۔ آج اگر کوئی حادثہ پیش نہ آیا تو ڈوبتے ہوئے سورج کی آخری نگاہ بدر بن مغیرہ اور ربیعہ بنتِ ابو داؤد کو شوہر اور بیوی کی حیثیت سے دیکھے گی۔

لیکن آج ہی اتنی جلدی۔

بدر نے جواب دیا۔ ہاں، اگر تمہیں اعتراض نہ ہو تو۔

ربیعہ نے بدر کی طرف دیکھا اور کچھ کہے بغیر تیزی سے قدم اٹھاتی ہوئی باہر نکل گئی۔

(۵)

ربیعہ کے پاؤں ڈگمگا رہے تھے۔ دل کی دھڑکنوں کے ساتھ اس کی رفتار کبھی

Created by Faraz AKram(farsun@gmail.com)
www.Nayaab.Net 2006 انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

تیز اور کبھی سُست ہو رہی تھی۔ وہ اینجلا اینجلا کہتی ہوئی اپنے کمرے میں داخل ہوئی۔ اینجلا دریچے کے سامنے کھڑی جھانک رہی تھی۔ اُس نے مڑ کر ربیعہ کی طرف دیکھا۔ ربیعہ اپنے خیال کے مطابق اس کے لئے ایک بہت بڑی خبر لے کر آئی تھی لیکن اینجلا کی آنکھوں میں آنسو دیکھ کر اُسنے کہا۔ اینجلا کیا ہوا؟ تم رو رہی ہو۔

اینجلا نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا۔ تمہیں نہیں معلوم؟

ربیعہ انتہائی پریشانی کی حالت میں اُس کی طرف دیکھ رہی تھی۔ اینجلا نے اپنے آنسو پونچھنے کے بعد اس کی طرف دیکھا اور سوال کیا۔ ہم کب جا رہی ہیں۔

کہاں؟

ربیعہ! تمہیں مجھ سے کوئی بات چھپانے کی ضرورت نہیں۔ وہ مجھے سب کچھ بتا گئے ہیں۔

کون بشیر بن حسن۔

ہاں۔ وہ ابھی آئے تھے۔

اس نے تمہیں یہ بتایا ہوگا کہ ہم مراکش جا رہی ہیں۔

ہاں۔

لیکن ہم مراکش نہیں جائیں گی۔ اینجلا میری بات پر یقین کرو ہم یہیں رہیں گی۔

اینجلا نے کہا۔ ربیعہ اب دل کو فریب دینے سے کوئی فائدہ نہیں ہمارے مقدر میں یہی کچھ تھا۔

تم نے بشیر کو کیا جواب دیا۔

میں انہیں کوئی جواب دے سکتی تھی۔ وہ آئے اور مجھ سے کہہ کر چلے گئے کہ تم

Created by Faraz AKram(farsun@gmail.com)

www.Nayaab.Net 2006 انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

ربیعہ کے ساتھ مراکش جا رہی ہو۔ وہ بہت مغموم تھے۔ میں جانتی ہوں۔ یہ اُن کے دل کی آواز تھی پیشتر اس کے کہ میں اُن کو کچھ کہہ سکتی وہ تیزی کے ساتھ باہر نکل گئے ۔ مجھے ان سے شکایت نہیں۔ انہوں نے میرے ساتھ کوئی وعدہ نہیں کیا تھا لیکن ہارا سرحدی عقاب تو تمہیں شادی کا پیغام دے چکا تھا۔ اس نے تمہارے سامنے ان مجبوریوں کا اظہار کیا ہوگا جن کے باعث ہمیں مراکش بھیجا جا رہا ہے۔ مجھے ڈر ہے کہ غناطہ کے حالات مخدوش ہیں۔

ربیعہ نے کہا۔ اگر میں نے اُن کے ساتھ خواب میں باتیں نہیں کیں تو آج غراب آفتاب سے پہلے تمہاری بہن اُن کی رفیقہ حیات بن چکی ہوگی۔ اینجلا! میری بات پر یقین کرتم مراکش نہیں جاؤ گی۔ یہ فیصلہ منسوخ ہو چکا ہے۔

اینجلا بے اختیار آگے بڑھ کر ربیعہ کے ساتھ لپٹ گئی اور ہچکیاں لیتے ہوئے بولی۔

ربیعہ مجھے دھوکا نہ دو۔ خدا کے لئے کچھ کہو۔

میں جھوٹ نہیں کہتی اینجلا! میری بات پر یقین کرو میں تمہیں سب کچھ بتاتی ہوں۔ بیٹھ جاؤ۔

اینجلا کرسی پر بیٹھ گئی۔ اور ربیعہ نے اُس کے قریب دوسری کرسی پر بیٹھتے ہوئے بدر کے ساتھ اپنی ملاقات کی داستان شروع کر دی۔

(۶)

قلعہ کے دوسرے سرے پر ایک وسیع کمرے میں بشیر بن حسن اور دوسرے طبیب اور جراح مریضوں کی دیکھ بھال مین مصروف تھے۔ بدر بن مغیرہ اس کمرے میں داخل ہوا۔ بشیر بن حسن زخمی کو پٹی باندھ رہا تھا۔ اپنے ایک ساتھی کا اشارہ پا کر

Created by Faraz AKram(farsun@gmail.com)
www.Nayaab.Net 2006 انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

بشیر نے پیچھے مڑ کر دیکھا اور پٹی کو آخری گرہ دینے کے بعد اُٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

بدر نے کہا۔آپ کو یہاں کتنی دیر لگے گی۔۔۔

بشیر نے جواب دیا۔میرا کام قریباً ختم ہو چکا ہے۔

میں تم سے ایک ضروری بات کہنا چاہتا ہوں۔

اگر آپ کو جلدی نہیں تو صرف ایک مریض دیکھنا رہ گیا ہے۔وہ میرے سوا کسی کو اپنے قریب نہیں آنے دیتا۔

نہیں مجھے کوئی جلدی نہیں تم فارغ ہو کر سیدھے میرے کمرے میں آؤ۔

تھوڑی دیر بعد بشیر بدر کے کمرے میں داخل ہوا اور اس نے کہا۔آپ بہت پریشان نظر آتے ہیں۔غرناطہ سے کوئی نئی خبر آئی ہے؟

نہیں۔میں ربیعہ اور اینجلا کے متعلق کچھ کہنا چاہتا تھا۔

اینجلا سے میں نے کہہ دیا ہے۔آپ کو اس بات کی کوئی خبر ملی ہے کہ مراکش کا جہاز کب یہاں پہنچے گا اور کس جگہ لنگر انداز ہو گا۔

ابھی تک اس کی کوئی اطلاع نہیں آئی ایک یا دو دن وہ ضرور پہنچ جائیں گے۔ اور وہ غالباً المیریا کے شمال میں اُسی مقام پر لنگر انداز ہوں گے جہاں وہ پچھلے مہینے لنگر انداز ہوئے تھے۔

تو میرے خیال میں ربیعہ اور اینجلا کو بہت جلد ساحل پر پہنچ جانا چاہئے۔

"اسی مسئلہ پر میں تمہارے ساتھ گفتگو کرنا چاہتا تھا۔

"میرے خیال میں یہ فیصلہ ہو چکا ہے۔

"بدر بن مغیرہ نے تھوڑی دیر سوچنے کے بعد کہا۔بشیر! اس مسئلے پر ربیعہ کے ساتھ گفتگو کے بعد میں اسے مراکش بھیجنے کے متعلق اپنی رائے بدل چکا ہوں۔

Created by Faraz AKram(farsun@gmail.com)

www.Nayaab.Net 2006 انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

بشیر کے پژمردہ چہرے پر اچانک تازگی آ گئی اور اس نے کہا۔میرا خواب صحیح نکلا۔

''ہاں' اور اس خواب کی آخری تعبیر کا حصہ سُن کر تم حیران رہ جاؤ گے۔

بشیر نے مسکراتے ہوئے کہا۔ مجھے اس خواب کی تعبیر کا آخری حصہ بھی معلوم ہے

''اچھا بتاؤ''

''آپ ربیعہ کے ساتھ شادی کر رہے ہیں۔

''بھلا کب''

''آج''

''لیکن تمہیں یہ باتیں کیسے معلوم ہوئیں۔ تمہیں انجلا نے بتایا ہوگا۔اور وہ ربیعہ سے سُن چکی ہوگی۔

نہیں بدر! تمہارا چہرہ میرے لئے ایک کتاب ہے۔تم ساری دنیا کے لئے ایک معما ہو میرے لئے نہیں۔اب بتاؤں مجھے یہ باتیں کیسے معلوم ہوئیں۔

بتاؤ!

ربیعہ سے ملاقات کے بعد آپ پریشان کی حالت میں میرے پاس آئے تو میں نے سمجھ لیا کہ آپ فیصلہ بدل چکے ہیں۔آپ نے یہ بتا کر میرے خیال کی تائید کر دی کہ آپ کی پریشانی کا باعث غرناطہ کے متعلق کوئی نئی خبر نہیں۔اس کے علاوہ اگر کوئی فوجی یا سیاسی پریشانی ہوتی تو آپ مجھے تلاش کرنے کی بجائے منصور کو بُلاتے یا مجلس شوریٰ طلب کرتے۔اس کے بعد جب آپ نے خود ہی یہ کہہ دیا کہ ربیعہ یہاں رہے گی تو میں سمجھ گیا کہ ہمارے عقاب کو اب اپنے نشیمن میں تنہا رہنا

Created by Faraz AKram(farsun@gmail.com)
www.Nayaab.Net 2006 انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

پسند نہیں۔

لیکن تمہیں یہ کیسے معلوم ہوا کہ میں آج ہی یہ شادی کر رہا ہوں۔

"آپ کے چہرے پر یہ لکھا ہوا ہے کہ آپ ایک اہم فیصلہ کر چکے ہیں اور آپ کے اہم ترین فیصلے فوراً نافذ ہوا کرتے ہیں۔

تو تمہارا مطلب ہے کہ میں جلد باز ہوں۔

نہیں میں ایک سپاہی کی اہم ترین خصوصیت کی تعریف کر رہا ہوں۔ عام پرندے جتنی دیر میں اُڑنے کا ارادہ کرتے ہیں شاہین اتنی دیر میں آسمان کی بلندیوں میں چکر لگا کر واپس آجاتا ہے۔ جب آپ ربیعہ کے متعلق یہ فیصلہ کر چکے ہیں کہ وہ یہاں رہے گی تو شادی کو کل پر ملتوی کرنے کا سوال پیدا نہیں ہوتا۔

بدر نے کہا۔ اچھا فرض کرو یہ صحیح ہے کہ میں آج ہی شادی کر رہا ہوں۔

بشیر نے ہنستے ہوئے کہا۔ مجھے فرض کرنے کی ضرورت نہیں۔ میں جانتا ہوں۔ اچھا اب میں اُندلس کے ارسطو سے پوچھتا ہوں کہ اس کا کیا ارادہ ہے؟

بشیر نے جواب دیا۔ مجھ پر ایک لڑکی سے معذرت کرنے اور اپنا غلط فیصلہ واپس لینے کا فرض عائد ہوتا ہو ہے اور یہ فرض بہت زیادہ خوشگوار نہیں۔ ایسے مراحل میں ارسطو جائے۔

بدر نے سنجیدہ ہو کر کہا۔ بشیر! میں چاہتا ہوں کہ تمہاری شادی بھی آج ہو ہو جائے،

بشیر نے جواب دیا۔ بدر! تمہیں یہ کہنے کی ضرورت نہیں۔ اس سے جدائی کا تصور میرے لئے صبر آزما تھا۔ میں تمہارا شکر گزار ہوں کہ تم انہیں مراکش بھیجنے کا فیصلہ بدل چکے ہو۔ اگر وہ چلی جاتی تو میری ظاہر داری کے باوجود تم یہ محسوس کرتے

Created by Faraz AKram(farsun@gmail.com)

www.Nayaab.Net 2006 انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

کہ تمہارا رفیق اپنے سرمایہ حیات میں سے بہت کچھ کھو چکا ہے۔تم میرے کھوکھلے قہقہوں کے باوجود یہ محسوس کرتے کہ میں تم سے کوئی بات چھپا رہا ہوں۔

بدر نے کہا۔بشیر! اگر مجھے معلوم ہوتا کہ اینجلا کی طرح تم بھی اُسے چاہتے ہو تو میں انہیں مراکش بھیجنے کا مسئلہ ہی نہ چھیڑتا۔میں نے صبح یہ کہا تھا کہ انہیں اب مراکش بھیج دینا بہتر ہوگا تو تمہارا چہرہ یہ بتاتا تھا کہ تم میرے فیصلے سے ذرہ بھر پریشان نہیں ہو۔

بشیر نے جواب دیا۔اُس وقت میرے سامنے اپنا مسئلہ نہ تھا۔مجھے ان مجبوریوں کا احساس تھا جنہوں نے بدر بن مغیرہ جیسے مجاہد کو اپنی عزیز ترین خواہشات کو خیرباد کہہ دینے پر مجبور کر دیا تھا۔میں دیکھ رہا تھا کہ وہ مجاہد جس کی تلوار ایک قوم کو پناہ دے رہی ہے اُس لڑکی کو رخصت کر رہا ہے۔جو اُس کی رفیقہ حیات بننے والی تھی۔تم میرے سامنے ایک چٹان کی طرح کھڑے تھے۔تمہاری عظمت مجھے مرعوب کر رہی تھی۔تم قوم کی زنجیریں کاٹنے کے لئے زندگی کے تمام ناطے توڑ رہے تھے اور تمہارا ایک رفیق یہ کیسے کہہ سکتا تھا کہ مجھے محبت کے سنہری تاروں نے کسی کے دامن کے ساتھ باندھ رکھا ہے؟ مجھے ربیعہ کا بھی افسوس تھا۔میں جانتا تھا کہ وہ مراکش میں زندہ رہنے کی بجائے آپ کے ساتھ مرنا پسند کرے گی۔

بدر نے کہا۔بشیر! یہ میری زندگی میں پہلا فیصلہ تھا جسے میں بدلنے پر مجبور ہوا ہوں۔مجھے ربیعہ کا دل توڑنا گوارا نہ تھا۔میں نے اُسے مستقبل کے تمام خدشات سے آگاہ کر دیا ہے۔اس نے ساحل کی بجائے میرے ساتھ بھنور منتخب کئے ہیں۔اب یہ خدا بہتر جانتا ہے کہ یہ فیصلہ صحیح ہے یا غلط؟ اپنے متعلق میں تمہیں یہ اطمینان دلانا چاہتا ہوں کہ میرے عزائم میں کوئی تبدیلی نہیں آئے گی۔دشمن کے لئے میری

Created by Faraz AKram(farsun@gmail.com)
www.Nayaab.Net 2006 انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

تلوار کی تیزی میں کوئی فرق نہیں آئے گا مجھے ڈر تھا کہ ربیعہ کے متعلق اتنی جلدی اپنا فیصلہ بدلنے پر تم میرا مذاق اُڑاؤ گے لیکن میں تمہارا احسان مند ہوں۔ اب تم اینجلا کے پاس جا کر اُسے تسلی دو۔

شام کے وقت سرحدی عقاب کی وادی میں ایک سے لے کر دوسرے سرے تک نقاروں کی آواز گونج رہی تھی۔ بدر نے اور ربیعہ، بشیر اور اینجلا کی شادی ہو چکی تھی۔

www.IqbalCyberLibrary.Net All rights reserved. ©2002-2006

الحمرا کا آخری محافظ

(۱)

غرناطہ کے محاصرہ کے ساتواں مہینہ شروع ہو چکا تھا شہر کی حالت نازک ہورہی تھی عوام بھوک سے تنگ آچکے تھے۔غرناطہ کے اکابر الحمراء کے ایک کشادہ کمرے میں جمع تھے شیر غرناطہ موسیٰ ابی غسان غضب آلود نگاہوں سے ابوعبداللہ اور اس کے درباریوں کی طرف دیکھ رہا تھا۔

فرڈی نینڈ کی طرف سے صلح کا ایلچی کمرے میں داخل ہوا۔اس نے شہ نشین کے سامنے جھک کر سلام کی اور پھر چند قدم پیچھے ہٹ کر ادب کے ساتھ کھڑا ہوگیا۔ اس کے دائیں ہاتھ میں فرڈیننڈ کا مراسلہ تھا۔ابوعبداللہ اور حاضرین دربار کو اپنی طرف متوجہ دیکھ اُس نے مراسلہ کھولا اور پڑھنا شروع کردیا:

''شہنشاہ والا تبار فرڈی نینڈ اعظم غرناطہ کے بادشاہ ابوعبداللہ کو ایک بار پھر یہ مشورہ دیتے ہین کہ وہ اس بے فائدہ جنگ کو طول دے کر اپنی رعایا کی مشکلات میں اضافہ نہ کریں۔شاہ غرناطہ کو اب تک اس بات کا یقین ہو گیا ہوگا کہ جب تک غناطہ فتح نہیں گا قسطلہ کی فوج واپس نہیں جائے گی اس بات کا کوئی امکان نہیں کہ افریقہ کے سلاطین جو خود خانہ جنگی میں مبتلا ہیں اہل غرناطہ کی مدد کے لئے کوئی فوج روانہ کریں گے۔فرڈی نینڈ اعظم کو یہ یقین ہے کہ ان کی قوت اہل غرناطہ اور اُن کے معاون

Created by Faraz AKram(farsun@gmail.com)
www.Nayaab.Net 2006 انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

پہاڑی قبائل کی قوت مدافعت کچلنے کے لئے کافی
ہے۔ اس کے باوجود بادشاہ اور ملکہ ابوعبداللہ اور
اس کی رعایا کی طرف صلح کا ہاتھ بڑھاتے ہیں۔
اگر ابوعبداللہ کو اپنی رعایا کی بدحالی میں مزید اضافہ
کرنا مقصود نہیں تو یہ ضروری ہے کہ وہ فوراً ہتھیار
ڈال دے اور صلح کی شرائط طے کرنے کے لئے
بادشاہ کے دربار میں اپنا ایلچی بھیجے۔ شاہ فرڈی ننڈ
یہ یقین دلاتے ہیں کہ ان کا سلوک نہایت فیاضانہ
ہوگا بصورت دیگر شاہ عبداللہ پر غرناطہ کی عبرت
ناک تباہی کی ذمہ داری عائد ہوگی۔

اہل دربار خاموشی سے ابوعبداللہ، ابوالقاسم اور موسیٰ کی طرف دیکھ رہے تھے۔ ایلچی نے مراسلہ لپیٹ کر ابوعبداللہ کو پیش کیا۔ ابوعبداللہ نے اپنے دائیں بائیں وزیر اور سپہ سالار کی طرف دیکھا۔

ابوالقاسم عبدالمالک نے ایلچی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ آپ کو کل تک ہمارا جواب مل جائے گا۔

ایلچی بادشاہ کو جھک کر سلام کرنے کے بعد کمرے سے نکل گیا دروازے پر دو پہریدار اس کے ساتھ ہو لئے اور اُسے شاہی مہمان خانہ کی طرف لے گئے۔

ابوعبداللہ مراسلہ کھول کر ایک نظر دیکھنے کے بعد موسیٰ کی طرف متوجہ ہوا اور مغموم لہجے میں بولا۔ موسیٰ! تمہاری کیا رائے ہے۔

موسیٰ اُٹھا اور ایک لمحہ کے لئے خاموشی کے ساتھ حاضرین دربار کی طرف

Created by Faraz AKram(farsun@gmail.com)
www.Nayaab.Net 2006 انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

دیکھنے کے بعد بولا،

ہمیں یہ بتایا گیا تھا کہ فرڈیننڈ کا ایلچی صلح کا پیغام لے کر آرہا ہے لیکن مصالحت کے لئے پہلی شرط جو آپ بھیج چکے ہیں یہ ہے کہ ہم ہتھیار ڈال دیں میرے خیال میں ہتھیار ڈال دینے کے بعد ہمارے لئے دوسری شرائط طے کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوگا۔ اس مکتوب کا مفہوم یہ ہے کہ ہم پہلے فرڈی نینڈ کی طاقت کے سامنے گھٹنے ٹیک دیں اور پھر اس کے رحم و کرم پر بھروسہ کریں ابو القاسم عبد المالک نے ہمیں یہ بتایا تھا کہ فرڈی نینڈ ہمارے ساتھ ایک باعزت سمجھوتہ کے لئے تیار ہے۔ اس لئے ہمیں کھلے میدان میں فیصلہ کن جنگ لڑنے کا ارادہ ترک کر دینا چاہیے تھے۔ اور آج تم اس کا نتیجہ دیکھ رہے ہو۔ سلطان معظم وزیر اعظم! اور بزرگان قوم! میری رائے تمہیں معلوم ہے۔ تلوار نے ہمیشہ قلم کے فیصلے کو منسوخ نہیں کیا۔ فرڈی نینڈ کا خیال ہے کہ غرناطہ کی لاش قبر میں اُتاری جا چکی ہے۔ اور اب اُس پر صرف مٹی ڈالنے والی ہے۔ اس کا ایلچی تمہارے پاس یہ پیغام لایا ہے کہ اگر تم لحد میں دفن ہونے کے لئے تیار ہو تو تمہارا قبرستان

Created by Faraz AKram(farsun@gmail.com)
www.Nayaab.Net 2006 انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

تمہاری خواہش کے مطابق بنایا جایے گا۔تم اپنا گلا
اپنے ہاتھوں سے گھونٹنے کے ل ء تیار ہو جاؤ تم
تمہاری لاشوں کی بے حرمتی نہیں کی جائے گی

سلطان معظم! اگر آپ مجھ سے فرڈی نینڈ
کے مکتوب کا جواب پوچھتے ہیں تو اہل غرناطہ کی
طرف سے ایک تلوار اس کے پاس بھیج دیجئے۔با
عزت معاہدوں کی تحریر قلم سے نہیں نوک شمشیر لکھی
جاتی ہے۔

موسیٰ بیٹھ گیا۔دربار پر تھوڑی دیر کے لئے خاموشی طاری ہو رہی، ۔ابو عبداللہ نے اپنے وزیر کی طرف دیکھا اور کہا۔ابو القاسم! تم کچھ کہنا چاہتے ہو۔

ابو القاسم نے اُٹھ کر جواب دیا:

سلطان معظم! میں موسیٰ بن ابی غسان کا
مخاطب نہیں میں ان کے جذبات کا احترام کرتا ہوں
لیکن اگ انہیں میری نیک نیتی پر شبہ ہے تو میں اسی
وقت مستعفیٰ ہونے کے لئے تیار ہوں۔میرا جرم یہ
ہے کہ میں نے شہر سے نکل کر کھلے میدان میں فیصلہ
کُن لڑائی کی مخاطب کی ہے، لیکن موسیٰ بن ابی
غسان کو معلوم ہے کہ میری مخالفت بزدلی کی وجہ
سے نہ تھی، میں نے صرف یہ رائے دی تھی کہ اگر
جنگ کا نتیجہ ہمارے حق میں نہ نکلا تو ہمیں الم ناک

Created by Faraz AKram(farsun@gmail.com)
www.Nayaab.Net 2006 انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

حادثات سے دو چار ہونا پڑے گا۔ فوج کی جو حالت ہے وہ مجھ سے زیادہ موسیٰ کو معلوم ہے عوام کی حلت کسی کی نگاہوں سے پوشیدہ نہیں موسیٰ یقیناً مجھے یہ الزام نہیں دے گا کہ اس دن الحمرا کے دروازے پر عوام نے صلح کے حق میں جو مظاہرہ کیا تھا وہ میری کسی سازش کا نتیجہ تھا اور اس کے بعد سلطان معظم کے سامنے فوج کے جن سالاروں اور شہر کے جن اکابر نے کھلے میدان میں فیصلہ کن جنگ کی مخالفت کی تھی۔ ان سب کو میں نے سکھایا تھا اور آج فرڈی ننڈ کے ایلچی کی آمد پر شہر کے جو لوگ خوشیاں منا رہے ہیں انہیں میں نے خفیہ ہدایات دی ہیں۔

اکابر غرناطہ! اگر تم موسیٰ کے اس فیصلہ سے اتفاق کرتے ہو کہ ہمارے لئے آخری دم تک لڑنے کے سوا کوئی چارہ نہیں تو میں تمہارے ساتھ ہوں۔ دشمن کو تمہارے فیصلہ سے آگاہ کر دیا جائے گا،

ایک سردار نے اُٹھ کر کہا۔ میری رائے یہ ہے کہ ہم فیصلہ کن جنگ کے لئے تیار رہیں لیکن اس کے ساتھ ہی اگر دشمن کے ساتھ کسی باعزت سمجھوتے کا امکان ہو تو گفت وشنید کا دروازہ بند نہ کیا جائے۔

دوسرے سردار نے اُٹھ کر کہا۔ جذبات کی رو میں بہہ کر ہمیں حقائق کو نظر انداز

Created by Faraz AKram(farsun@gmail.com)
www.Nayaab.Net 2006 انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

نہیں کرنا چاہئے۔ اہل شہر بھوکوں مر رہے ہیں۔ اگر یہ محاصرہ سردیوں تک جاری رہا تو ہماری حالت اور بھی نازک ہو جائے گی۔ باہر سے بدر بن مغیرہ کی مٹھی بھر جماعت کے سوا ہمیں کسی اور سے مدد کی اُمید نہیں ہماری فوج فاقہ کشی اور جنگ کی دوہری مصیبت سے تنگ آ چکی ہے۔

ایک عالمِ دین اُٹھ کر بولا۔ اگر ہم یہ فرض بھی کر لیں کہ ہم چند ماہ ارقلعہ بند رہ کر یا کھلے میدان میں لڑ کر فرڈیننڈ کو محاصرہ اُٹھانے پر مجبور کر دیں گے تو یہ کون کہہ سکتا ہے کہ یہ جنگ ختم ہو جائے گی ارفرڈیننڈ زیادہ تیاری کے ساتھ دوسرا حملہ نہیں کرے گے۔ آخر ہم کب تک لڑتے رہیں گے۔ ہمیں یہ بھی نہیں بھولنا چاہیے کہ اس جنگ کی طوالت باقی اسپین میں ہمارے اُن بے کس بھائیوں کی مشکلات میں اضافہ کر رہی ہے جو وہاں کی عیسائی اکثریت اور عیسائی حکومت کے رحم و کرم پر ہیں۔

موسیٰ نے اُٹھ کر کہا۔ اگر آج کے دن ہم غرناطہ میں محصور ہونے کی بجائے قسطلہ کی چار دیواری کے سامنے کھڑے ہوتے ہین تو اسپین میں ہمارے بھائیوں کی یہ حالت نہ ہوتی۔ ان پر مصائب کے پہاڑ اس وقت ٹوٹے ہیں جب کہ عیسائیوں کو ہماری بے حسی کی احساس ہو چکا ہے۔

ایک شخص نے اُٹھ کر کہا۔ غرناطہ کے بعض علما کا خیال ہے کہ فرڈی نینڈ کے ساتھ ہماری یہ بے نتیجہ جنگ جہاد نہیں ہماری قوم کا ایک بڑھا عنصر عیسائیون کا محکوم ہو چکا ہے اور اس جنگ کا نتیجہ ہماری اور ہمارے بھائیوں کی مشکلات میں اضافہ کنے کے سوا اور کچھ نہ ہوگا۔

موسیٰ غصے سے ہونٹ کاٹتا ہوا اٹھا۔ اُس نے لرزتی ہوئی آواز میں کہا۔

ہماری جنگ ظلم و استبداد کے خلاف

Created by Faraz AKram(farsun@gmail.com)
www.Nayaab.Net 2006 انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

انسانیت کی جنگ ہے۔ ہماری فتح انسانیت کی فتح
اور ہماری شکست انسانیت کی شکست ہوگی۔ میں
اس مجلس میں کسی ایسے احمق کو عالم کے نام سے یاد
کرنے کی اجازت نہیں دوں گا جو اسے جہاد نہیں
سمجھتا۔ اہل غرناطہ یہ کیوں نہیں سوچتے کہ ہم اس
زمین کے لئے لڑ رہے ہیں جس پر ہم کھڑے ہیں
۔اگر ہم سے یہ چھن گئی تو ہم کہیں کے نہ رہیں گے
۔اگر غرناطہ ہمارے ہاتھ سے چلا گیا تو اندلس میں
اسلام کا چراغ ہمیشہ کے لئے بجھ جائے گا۔

اس کے بعد اہل دربار نے باری باری اس بحث میں حصہ لیا۔آدھی رات کے وقت یہ بحث ختم ہوئی۔موسیٰ اور اس کے چند ساتھیوں کے سوا باقی سب کا فیصلہ یہ تھا کہ فرڈی نینڈ کے جو با میں ابو القاسم عبد المالک کو اُس کے پاس بھیجا جائے اور ابو القاسم فرڈی نینڈ سے صلح کے لئے جو شرائط لے کر واپس آئے ان پر بحث کی جائے ۔اگر یہ شرائط قابل قبول ہوں تو بہتر ورنہ فیصلہ کن جنگ کی تجاویز پر غور کیا جائے۔

موسیٰ کو یقین تھا کہ فرڈینینڈ کی طرف سے صلح کی شرائط اس قدر ذلیل ہوں گی کہ اہل غرناطہ اُسے قبول نہیں کریں گے۔اس لئے جب اس کی مرضی کے خلاف ابو القاسم فرڈی نینڈ کے ساتھ بات چیت کرتا رہا اور اس دوران میں غرناطہ کی مساجد میں موسیٰ کی روح پرور تقریریں اہل شہر میں ایک نئی زندگی پیدا کر چکی تھیں۔عوام کے جوش وخروش کے باعث جنگ کے مخالفین کا عنصر بہت حد تک دب چکا تھا۔

Created by Faraz AKram(farsun@gmail.com)
www.Nayaab.Net 2006 انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

(۲)

تین دن کی طویل ملاقاتوں کے بعد ابوالقاسم عبدالمالک فرڈی نینڈ سے صلح جو شرائط کرنے میں کامیاب ہوا وہ یہ تھیں

۱۔فریقین ستر دن تک جنگ ملتوی رکھیں گے اور اس عرصہ میں حسب ذیل شرائط پر غرناطہ کی حکومت فرڈی نینڈ کے سپرد کی جائے گی۔

۲۔فریقین جنگی قیدیوں کو رہا کر دیں گے۔

۳۔غرناطہ کی عیسائی حکومت مسلمانوں کی جان و مال اور وزت کی حفاظت کا ذمہ لے گی۔مسلمانوں کی مساجد اور اوقاف اور ان کی عبادات میں عیسائی کوئی مداخلت نہیں کریں گے۔اُنہیں نماز پڑھنے، روزہ رکھنے اور اذان دینے کی پوری پوری آزادی ہوگی۔مسلمانوں کے گھروں اور اُن کی مساجد میں کسی عیسائی کو داخل ہونے کی اجازت نہیں ہوگی۔مسلمانوں کے مقدمات کا فیصلہ اُن کے قانون شریعت کے مطابق ہوگا اور اس مقصد کے لئے مسلمان قاضی مقرر کئے جائیں گے کوئی عیسائی یا یہودی ایسے مقدمات کا فیصلہ کرنے کا مجاز ہوگا۔

۴۔اگر مسلمان چاہیں تو اُنہیں افریقہ ہجرت کرنے کی اجازت ہوگی اور عیسائی حکومت انہیں اپنے جہاز مہیا کریگی۔

۵۔مسلمانوں کو ان کا دین تبدیل کرنے پر مجبور نہیں کیا جائے گا۔جو عیسائی مسلمان ہوگئے ہیں اُنہیں بھی اسلام ترک کرنے پر مجبور نہیں کیا جائے گا۔مسلمانوں کے گھروں پر عیسائی سپاہ متعین نہیں کی جائے گی اور نہ ہی اُن پر کسی ٹیکس کا بوجھ ڈالا جائے گا۔

۶۔غرناطہ چھوڑنے کے بعد سلطان ابوعبداللہ کے سپرد البشارات کی حکومت

Created by Faraz AKram(farsun@gmail.com)

www.Nayaab.Net 2006 انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

کی جائے گی۔

۷۔ستر روز کے اندر شہر غرناطہ، قلعہ الحمرا اور تمام سامانِ جنگ عیسائیوں کے حوالے کر دیا جائے گا۔

۸۔عیسائیوں کی طرف فرڈی نینڈ کے علاوہ روما کا پاپائے اعظم اس معاہدہ دستخط کرے گا اور اس کی تعمیل کا ذمہ دار ہوگا۔

ابو القاسم نے عبداللہ کے دربار میں معاہدے کی شرائط پڑھ کر سنانے سے پہلے حاضرین سے یہ وعدہ لیا کہ ان شرائط کے متعلق شاہی دربار میں جو باتیں ہوں گی وہ غرناطہ کے عوام پر ظاہر نہیں کی جائیں گی۔

دربار میں اُمراء اور علماء کی اکثریت کے خیال میں فرڈی نینڈ کی پیش کش نہایت فیاضانہ تھی لیکن موسیٰ اس معاہدے کی مخالفت مین اپنی ساری قوت بیان سے کام لے رہا تھا چار دن تک بحث ہوتی رہی۔اُمراء کی اکثریت اس معاہدے کے حق میں اپنے خیالات کا اظہار کر چکی تھی۔آج بحث کا آخری دن تھا۔

الحمراء میں شیر غرناطہ کی آخری گرج سنائی دے رہی تھی۔حاضرین دربار دم بخود ہو کر اس کی طرف دیکھ رہے تھے۔موسیٰ بن ابی غسان کہہ رہا تھا:

"اہل غرناطہ! میں تمہارے مرجھائے ہوئے چہروں پر اس قوم کی تقدیر کا فیصلہ پڑھ رہا ہوں جس نے اس ملک پر آٹھ سو سال حکومت کی ہے۔مین جانتا ہوں کہ میری چیخ پکار تم پر کوئی اثر نہیں کرے گی۔تمہاری رگوں میں وہ خون خشک ہو چکا ہے جسے الفاظ جوش میں لا سکتے ہیں۔لیکن یہ

Created by Faraz AKram(farsun@gmail.com)
www.Nayaab.Net 2006 انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

جاننے کے باوجود کہ میری آواز ایک بار پھر اس ایوان کی دیواروں سے ٹکرا کر فضا میں گم ہو جائے گی میں تم سے کچھ کہنے پر مجبور ہوں۔

الفاظ مُردوں کے لئے آب حیات کا کام نہیں دے سکتے لیکن اگر تم میں زندگی کی کوئی رمق باقی ہے تو میری بات غور سے سنو۔ قیامت کے دن الحمرا کی دیواروں کے یہ بے جان پتھر اس بات کی گواہی دیں گے کہ جب تم اپنے ہاتھوں سے اپنا گلا گھونٹ رہے تھے۔ کسی نے تمہیں منع کیا تھا۔ جب تم موت کی نیند سو رہے تھے کسی نے تمہیں جھنجوڑ کر جگایا تھا اور جب تم اپنے لئے اور اپنی قوم کے لئے ذلت کی زندگی کا راستہ اختیار کر رہے تھے کسی ہمت اور خدا کی رحمت سے مایوس، یہ سمجھتے ہو کہ دشمن کے سامنے ہتھیار ڈال کر اپنی زندگی کے باقی دن آرام سے گزار سکو گے لیکن تم یہ نہیں جانتے کہ غلامی کی زندگی کا ہر لمحہ تمہارے لئے موت سے بدتر ہوگا۔ اگر تمہیں اس بات کی شرم نہیں کہ قیامت کے دن تمہیں اپنے ان اسلاف کو منہ دکھانا ہے جن کی ہڈیاں غرناطہ کی خاک میں دفن ہیں تو خدا کے لئے یہی سوچو کہ تمہاری آنے والی نسلیں تمہیں کیا کہیں

Created by Faraz AKram(farsun@gmail.com)
www.Nayaab.Net 2006 انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

گی۔تمہیں اپنے اسلاف سے وراثت میں حکومت ملی تھی اور تم اپنی آنے والی نسلوں کے لئے کیا چھوڑ کر جا رہے ہو؟ غلامی۔ذلت اور رسوائی!

اگر تم نے ہتھیار ڈال دئے تو نہ صرف ہماری گزشتہ چند برس کی قربانیاں رائگاں جائیں گی بلکہ وہ تمام خون رائیگاں جائے گا جو طارق بن زیاد کے زمانے سے لے کر آج تک مسلمان اس سرزمین پر بہا چکے ہیں۔ آج تمہیں قوم کے شہیدوں کی روحیں دیکھ رہی ہیں ان کے خون کی توہین نہ کرو۔میرا آج بھی یہ ایمان ہے کہ ہم یہ جنگ جیت سکتے ہیں تم یہ کہتے ہو کہ اہلِ غرناطہ بھوک اور فاقہ کشی سے تنگ آ چکے ہیں لیکن کیا بھوک جو بزدل کو بہادر بنا دیتی ہے۔ بہادروں کو بزدل بنا چکی ہے۔تم اگر ہمت نہ ہارو تو قوم آج بھی لڑنے کے لئے تیار ہے۔ ہم چالیس ہزار مجاہدین کے ساتھ دشمن کو لوشہ کی جنگ میں شکست دے چکے ہیں کای ایک لاکھ سپاہی غرناطہ کی حفاظت نہیں کر سکتے؟ اب تک ہم نے غرناطہ کی چار دیواری کی آڑ لی ہے لیکن اب ہم سر پر کفن باندھ کر میدان میں آئیں گے اگر ہم زندہ رہے تو

Created by Faraz AKram(farsun@gmail.com)
www.Nayaab.Net 2006 انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

ہماری آزادی محفوظ رہے گی اور اگر شہید ہوئے تو
بھی ہماری عزت پر دھبہ نہیں آئے گا یہ زمین جس
کے ہر ذرے پر ہمارے اسلاف کی عزت کی
داستانیں نقش ہیں ہماری رسوائی نہیں دیکھے گی یہ
اس سماں جس نے آٹھ سو برس تک ہمارے
بزرگوں کی تلواریں دیکھی ہیں ہمارے پیروں میں
غلامی کی زنجیریں نہیں دیکھے گا۔ قیامت کے دن
ہمارے دامن خون شہادت سے رنگین ہوں گے
لیکن ان پر غلامی اور ذلت کی سیاہی کے داغ نہیں
ہوں گے

ایک بار اثر سردار نے اُٹھ کر کہا۔ آپ پھر اسی طرح جذبات کی رو میں بہہ رہے ہیں۔

آپ کی شجاعت میں کلام نہیں لیکن آپ تلخ حقائق کو نظر انداز کر رہے ہیں کہ الفاظ سے کوئی موچہ سر نہیں ہو سکتا۔

موسیٰ بن ابی غسان نے گرج کر کہا۔، بیٹھ جاؤ تلخ حقائق کو نظر انداز کرنے کا مجرم میں نہیں تم ہو۔

لیکن اس کے بیٹھے ہی ایک عالم اُٹھ کر کھڑا ہو گیا اور بولا ۔موسیٰ! خودکشی مذہب میں جائز نہیں۔ ہم خدا کی رضا کے سامنے لاچار ہو بے بس ہیں۔ تقدیر کا لکھا کوئی نہیں مٹا سکتا۔

موسیٰ کا چہرہ غصے سے تمتما اُٹھا۔ اُس نے

Created by Faraz AKram(farsun@gmail.com)
www.Nayaab.Net 2006 انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

کانپتی ہوئی آواز میں کہا۔ تم ذلت اور غلامی کی زندگی اور شہادت کو خودکشی سمجھتے ہو۔ یہ نئی بات نہیں ۔جب طارق نے اندلس کے ساحل پر سفینہ جلا کر اپنے ساتھیوں کو آگے بڑھنے کا حکم دیا تھا تو تمہارے جیسے دور اندیش اس وقت بھی یہ کہتے تھے کہ یہ خودکشی ہے اور تمہارا یہی خیال تھا کہ یہ اقدام خودکشی ہے ۔ طارق اور ابوالحسن تو ہمارے جیسے معمولی انسان تھے لیکن میدان بدر میں بھی جب سرور کائنات ﷺ کے تین سو تیرہ سرفروش دشمن کی ایک بڑی فوج کے سامنے کھڑے تھے تو منافقین کا ایک گروہ کفارہ کی تعداد سے مرعوب ہو کر یہ کہہ رہا تھا کہ اسلام کا چراغ ابھی کفر کی آندھیوں کا سامنا کرنے کے قابل نہیں ہیں نہیں جانتا کہ تم کس خدا کی رضا کے قائل ہو صرف ایک خدا کو جانتا ہوں۔ اُسی کے حکم کا مانتا ہوں اور اسی کی رضا کے سامنے سر جھکانا جانتا ہوں۔ میرا خدا وہ ہے جس نے محمد ﷺ پر قرآن مجید نازل کیا تھا۔ میرا خدا وہ ہے جس نے نوحؑ کی کشتی کو طوفان سے بچایا تھا۔ میرا خدا وہ ہے جس نے قیصر و کسریٰ کے تاج اُتار کر صحرا نشینان عرب کے قدموں میں ڈال دئے تھے۔ اس

Created by Faraz AKram(farsun@gmail.com)
www.Nayaab.Net 2006 انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

خدا کے محبوب پیغمبرؐ نے مجھے تعلیم دی ہے کہ مومن زندہ رہے تو غازی اور مر جائے تو شہید ہوتا ہے۔ اس خدا کو ماننے والے تلوار کی دھار پر چلتے ہیں غلامی کی زنجیروں کا بوجھ نہیں اُٹھاتے اس خدا کی رضا یہ ہے کہ ہم سر پر کفن باندھ کر میدان مین نکل آئیں اور دنیا کی آخری حدود تک ظلم و استبداد، وحشت اور بربریت کا تعاقب کریں،

اہل غرناطہ! میں تمہاری آنکھوں میں آنسو دیکھ رہا ہوں لیکن غرناطہ کو تمہارے خون کی ضرورت ہے۔ اقوام کی عزت اور آزادی کی تاریخ آنسوؤں سے نہیں خون سے لکھی جاتی ہے۔

تم قوم کے راہنما ہو۔ قوم نے تمہیں اپنے مستقبل کا فیصلہ کرنے کا اختیار دیا ہے۔ اگر تم نے غلطی کی تو تمام قوم کو اس کا خمیازہ بھگتنا پڑے گا۔ قانون فطرت میں انفرادی غلطیوں کیلئے چشم پوشی کی گنجائش ہے لیکن اجتماعی غلطیاں معاف نہیں ہوتیں۔ تم اگو کوڈو بنا چاہتے ہو تو خدا کے لئے قوم کو ڈو بنے کا شورہ نہ دو۔ تمہارے پاس وسائل ہیں۔ تم مصیبت کے وقت غرناطہ چھوڑ کر کہیں اور چلے جاؤ گے لیکن قوم کے لئے ایسے حالات پیدا نہ کرو

Created by Faraz AKram(farsun@gmail.com)
www.Nayaab.Net 2006 انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

جن کے باعث وہ کہیں کی نہ رہے۔

موسیٰ بیٹھ گیا۔ایوان میں سکوت طاری تھا۔حاضرین کچھ دیر ادھر اُدھر دیکھتے رہے بالآخر ابوالقاسم اُٹھا اور اس نے کہا:

بزرگان قوم! غرناطہ کی قسمت کا فیصلہ اب آپ کے ہاتھ میں ہے۔میں نے آپ کے حکم کے مطابق دشمن کے ساتھ صلح کی بات چیت کی تھی لیکن ان شرائط کو منظور کرنا یا رد کرنا آپ کے اختیار میں ہے۔اگر آپ یہ سمجھتے ہیں کہ ان حالات میں ہم جنگ جاری رکھ سکتے ہیں تو میں آپ کے فیصلے کا پر مقدم کروں گا لیکن اگر آپ بددل ہو چکے ہیں تو میں یہ کہوں گا کہ ہمیں صلح کے لئے ان شرائط کو غنیمت سمجھنا چاہئے۔اپنی انفرادی حیثیت سے میں موسیٰ کے خیالات کی تائید کرتا ہوں لیکن ایک وزیر کی حیثیت میں میں آپ کے فیصلے کا منتظر ہوں۔

اس وقت یہاں وہ تمام سردار اور علما جمع ہیں جو غرناطہ کی فوج اور عوام کی نمائندگی کا حق رکھتے ہیں میں صرف اتنا جانتا ہوں کہ اگر آپ جنگ جاری رکھنے کا فیصلہ کریں گے تو ان حوصلہ شکن حالات کے باوجود پھر ایک بار ساری قوم اٹھ کھڑی ہو گی لیکن اگر آپ صلح کے حق میں ہیں تو فوج یا عوام سے

Created by Faraz AKram(farsun@gmail.com)
www.Nayaab.Net 2006 انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

کوئی توقع رکھنا بے سُود ہے۔ میں خدا سے دُعا کرتا
ہوں کہ وہ فیصلہ کرتے وقت تمہاری راہنمائی کرے

ایک بربری سردار نے اُٹھ کر کہا۔ موسیٰ ابی غسان کو معلوم ہے کہ ہم نے انتہائی مایوسی کے باوجود بھی جنگ میں اُس کا ساتھ دیا ہے لیکن اب حالات ایسے ہیں کہ اُن پر پردہ ڈالنا بے سود ہے جنگ جاری رکھنے کے دو نتائج ہی ہو سکتے ہیں۔ مکمل فتح یا مکمل تباہی لیکن صلح کی صورت میں ہمارے لئے مکمل تباہی سے بچنے کا راستہ کھلا رہے گا۔

دوسرے سردار نے اُٹھ کر اُس کی تائید کی۔ اس کے بعد علمائے دین نے یکے بعد دیگے یہ کہنا شروع کر دیا کہ خدا کی یہی مرضی ہم اس کے خلاف نہیں لڑ سکتے۔

غرناطہ کا ایک مفتی جو دین اسلام کے متعلق کئی کتابیں لکھ چکا تھا، اُٹھا اور اُس نے کہا۔ اس میں شک نہیں کہ نصرانی اس وقت ہمارے دشمن ہیں لیکن صلح کے بعد ہمیں ان کے سامنے پُر امن طریقوں سے اسلام کی تبلیغ کا موقع ملے گا اور نفرت کی دیواریں جو اس وقت ہمارے درمیان حائل ہین کود بکود نابود ہو جائیں گی۔ میں وہ ان دیکھ رہا ہوں، مسلمانوں کے دشمن اسلام کے بہترین سپاہی ہوں گے۔

قرطبہ کے ایک مہاجر نے جو گزشتہ چند ماہ سے اپنی ذہانت کے باعث غرناطہ کے جار میں کافی اثر و رسوخ حاصل کر چکا تھا اُٹھ کر ان خیالات کی تائید کی۔

(۳)

تقریروں کا یہ سلسلہ دوپہر تک جاری رہا۔ غرناطہ کے اُمراء اور علماء صلح کے حق میں اپنا فیصلہ دے چکے تھے۔ سب سے آخر میں ابو القاسم نے اُٹھ کر ابو عبداللہ کی طرف دیکھا بد نصیب قوم کا آخری تاجدار سر جھکائے بیٹھا تھا۔ ابو القاسم نے کہا۔

Created by Faraz AKram(farsun@gmail.com)
www.Nayaab.Net 2006 انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

سلطان معظم! قوم کے راہنماؤں کا فیصلہ یہی ہے کہ صلح کی یہ شرائط منظور کر لی جائیں ۔آپ کا کیا حکم ہے۔

ابو عبداللہ نے انتہائی بے بسی کی حالت میں اہل دربار کی طرف دیکھا۔موسیٰ کے سوا سب کے چہروں پر مایوسی ٹپک رہی تھی ۔ابو عبداللہ نے مغموم آواز میں کہا۔ میرخیال تھا کہ قوم کے یہ راہنما موسیٰ کی تقریر کے بعد اپنی رائے بدل ڈالیں گے لیکن معلوم ہوتا تھا کہ تباہی کی اس آگ کا کوئی علاج نہیں جو میں نے اپنے ہاتھوں سے سلگائی تھی ۔ابو عبداللہ کچھ اور کہنا چاہتا تھا لیکن اُس کی آواز بیٹھ گئی اور اُس نے اپنے ہاتھوں میں آنسو بھر آئے۔

ابو القاسم نے موسیٰ کی طرف دیکھا۔اس کی آنکھوں سے وحشت برس رہی تھی ۔ابو القاشم نے کہا۔موسیٰ کچھ اور کہنا چاہتے ہو۔

موسیٰ اس کے جواب میں اُٹھ کھڑا ہو گیا اور ایک ثانیہ توقف کے بعد بولا:

میں تم سے آخری بار کچھ کہنا چاہتا ہوں اس کے بعد تم میری آواز نہیں سنو گے ۔آج سے ہمارے راستے مختلف ہوں گے ۔ میں عزت کی موت کے لئے تمہارا ساتھ دے سکتا ہوں ۔ذلت کی زندگی کے لئے تمہارا ساتھی نہیں بنوں گا ۔تم سمجھتے ہو کہ فرڈی نینڈ کی صلح کی شرائط میں تمہارے لئے امن اور دوستی کا پیغام ہے۔ تم سمجھتے ہو کہ اپنی آزادی دشمن کے حوالے کرنے کے بعد تم چین سے بیٹھ سکو گے لیکن اپنے آپ کو دھوکہ مت دو۔

Created by Faraz AKram(farsun@gmail.com)
www.Nayaab.Net 2006 انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

یہ الفاظ اس کاغذ سے زیادہ بے ثبات ہیں جس پر لکھے گئے ہیں ۔میری روح اس ذلت کے تصور سے لرزتی ہے جو تمہیں فرڈی نینڈ کی غلامی میں نصیب ہو گی ۔ جب وہ غرناطہ پر قابض ہو گا ن فیاضانہ شرائط کے الفاظ کا مفہوم یکسر بدل جائے گا ۔تم سمجھتے ہو کہ تم فرڈی نینڈ کے پہرے میں آرام کی نیند سو سکو گے ۔تم سمجھتے ہو کہ دنیا میں بے خانماں اور ذلیل ہو جانے کے بعد تم دین اسلام کی خدمت کر سکو گے لیکن یاد رکھ! فرڈی نینڈ کی حکومت کے ساتھ غرناطہ میں وحشت و بربریت کا وہ دور آئے گا جو آج تک دنیا کی کسی قوم نے نہیں دیکھا، وہ زبان جو خدا اور رسولؐ کا نام لے گی نوچ ڈالی جائے گی ۔تمہاری مساجد کی بے حرمتی کی جائے گی ۔تمہارے گھروں کو لوٹا جائے گا تمہاری بہو بیٹیوں کو سر بازار رسوا کیا جائے گا ۔تمہیں بنوک شمشیر عیسائی بنایا جائے گا ۔تمہارے لئے یہ کشادہ اور عالیشان محل نہیں تنگ و تاریک قید خانے ہوں گے زمین تمہارے آنسو دیکھے گی اور آسمان تمہاری آہیں سُنے گا ۔ میں یہ نہیں دیکھوں گا میرے لئے آزادی کی موت آسان ہے تمہارے لئے غلامی کی زندگی

Created by Faraz AKram(farsun@gmail.com)
www.Nayaab.Net 2006 انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

مشکل ہوگی۔ میں جاتا ہوں اور اس کے بعد تم مجھے
نہیں دیکھو گے۔

موسیٰ تیزی سے قدم اُٹھاتا ہوا باہر نکل گیا۔ دارالاسود کے دروازے کے باہر ابوعبداللہ کی ماں اور اس کی بیوی کھڑی تھیں۔ اُن کی آنکھوں میں آنسو تھے۔ موسیٰ ایک ثانیہ کے لئے اُن کی طرف دیکھ کر رکا اور پھر اُسی رفتار سے آگے چل دیا۔ تھوڑی دیر بعد اس کے محل کے دروازہ پر لوگوں کا ایک ہجوم کھڑا تھا۔ موسیٰ اپنے خوبصورت گھوڑے پر سوار ہو کر محل سے باہر نکلا۔ وہ سر پاؤں تک لوہے میں غرق تھا۔ لوگ اسے دیکھ کر اِدھر اُدھر ہٹ گئے۔ اور اس نے کسی سے بات کئے بغیر گھوڑے کو ایڑ لگادی شہر کے دروازے سے باہر نکلنے کے بعد اُس کا برق رفتار گھوڑا گرد کے بادلوں میں روپوش ہوگیا۔

آج تک شیر غرناطہ کا انجام کسی کو معلوم نہیں۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ وہ دریائے زدنیل کے کنارے فرڈی نینڈ کے سپاہیوں کے ساتھ لڑتا ہوا شہید ہوگیا اور بعض یہ کہتے ہیں کہ فرڈی نینڈ کی فوج میں گھس کر کئی آدمیوں کو موت کے گھاٹ اُتارنے اور خود بُری طرح زخمی ہونے کے بعد اُس نے دریا میں چھلانگ لگادی۔

ا۔ موسیٰ بن ابی غسان تاریخ کی ان شخصیتوں میں سے ایک تھا جنہیں فوق العادۃ سمجھ کر لوگ اُن کی موت پر یقین نہیں کرتے۔ غرناطہ کے مغلوم مسلمان ایک مدت تک یہ خیال کرتے رہے کہ وہ مراکش پہنچ کر اُن کی مدد کے لئے ایک فوج تیار کر رہا ہے لیکن اسپین کا یک عیسائی مورخ فرے ''انٹونیو آگا پیڈا'' لکھتا ہے کہ ایک شام دریائے زدنیل کے کنارے فرڈی نینڈ کے پندرہ نیزہ بازوں نے ایک مور شہسوار کو للکارا۔ مور شہسوار نے انہیں جواب دینے کی بجائے ان پر حملہ کر دیا اور نیزے کے پہلے ہی وار سے فرڈی نینڈ کے ایک نائٹ

Created by Faraz AKram(farsun@gmail.com)
www.Nayaab.Net 2006 انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

کو مار گرایا۔ اس کے بعد اُس نے یکے بعد دیگرے عسائی دستے کے نصف سے زیادہ سواروں کو موت کے گھاٹ اُتار دیا۔ آخر کار وہ بُری طرح گھائل ہوا لیکن اس کے باوجود بھی وہ گھٹنوں کے بل ہو کر خنجر سے مقابلہ کرتا رہا۔ جب اُس کے ہاتھ پاؤں بالکل جواب دے گئے تو اُس نے دم توڑتے وقت بھی دشمن کی قید کی ذلت کو ارانہ کی اور سخت کوشش کے بعد اپنے آپ کو دریا میں ڈال دیا۔ زخموں کی شدت اور اسلحہ کے بوجھ کے باعث وہ تیر نہ سکا اور اُسے دریا کی موجوں نے اپنی آغوش میں لے لیا۔

عیسائی سوار اس کا گھوڑا پکڑ کر لے گئے اور غرناطہ کے جنگی قیدیوں نے اس بات کی تصدیق کی یہ گھوڑا موسیٰ بن ابی غسان کا ہے۔

(۴)

الحمرا کے راز غرناطہ کے عوام کی نظروں سے دیر تک پوشیدہ نہ رہ سکے۔ شہر کے نوجوان جو موسیٰ کو اپنا نجات دہندہ سمجھتے تھے اُمراء کے خلاف ہو گئے۔ فوج میں اگرچہ ایک گروہ ایسا پیدا ہو چکا تھا جو صلح کے حق میں تھا لیکن اکثریت ایسے لوگوں کی تھی جو جنگ کئے بغیر اپنی شکست تسلیم کرنے کے لئے تیار نہ تھے،

ایک صبح جب لوگ بیدار ہوئے تو غرناطہ کی ہر مسجد کے دروازے پر اس قسم کے اشتہار چسپاں تھے کہ ابو عبداللہ اور اس کے اُمراء دشمن کے ساتھ قوم کی عزت اور آزادی کا سودا کر چکے ہیں لیکن اگلی صبح صلح پسندوں اور شکست خوردہ ذہنیت کے لوگوں نے جگہ جگہ یہ اشتہار چسپاں کر دئے کہ فرڈی نینڈ کی فیاضانہ شرائط کو رد کرنا کفران نعمت ہے۔ یہ انتشار کی ابتدا تھی۔ چند دن میں نوبت یہاں تک پہنچ گئی کہ ہر گلی ہر محلے اور ہر درس گاہ میں امن پسندوں اور جنگ کے حامیوں کا تصادم ہونے لگا۔ مساجد اور درسگاہوں میں متصادم خیالات کے سلطنت کے خلاف سخت مظاہرہ کیا۔ صلح پسندوں کی ایک ٹولی نے اُنہیں سمجھانے کی کوشش کی لیکن عوام کے جوش و خروش

Created by Faraz AKram(farsun@gmail.com)
www.Nayaab.Net 2006 انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

کا یہ عالم تھا کہ وہ اُن پر ٹوٹ پڑے۔ اُنہیں مار بھگانے کے بعد عوام نے شہر میں جلوس نکالا اور چند ایسے اُمراء اور علماء کے گروں کو آگ لگا دی جن پر فرڈی نینڈ کے جاسوس ہونے کا شبہ تھا۔ شہر میں خانہ جنگی کا خطرہ محسوس کرتے ہوئے ابو عبداللہ نے ستر دن کی مدت ختم ہونے سے پہلے ہی شہر کو فرڈیننڈ کے حوالے کر دینے کا فیصلہ کیا۔ چنانچہ ۱۲ ربیع الاوّل ۸۹۷ھ یعنی ۱۴۹۲ء میں غرناطہ کو دشمن کے قبضہ میں دے دیا گیا۔

ابو عبداللہ گھوڑے پر سوار ہو کر الحمرا سے نکلا۔ اس کے پیچھے شہر کے پچاس اُمراء بھی گھوڑوں پر سوار تھے شہر سے باہر فرڈیننڈ ملک ازابیلا اران کی فوج قطاریں باندھ کر کھڑی تھی۔ ابو عبداللہ نصرانی بادشاہ کے قریب پہنچ کر گھوڑے سے اُتر پڑا۔ ضبط کی انتہائی کوشش کے باوجود اُس کی آنکھوں سے آنسو اُبل پڑے۔ فرڈی نینڈ گھوڑی سے اُتر کر اُسے گلے لگا لیا۔

ابو عبداللہ نے اُسے الحمراء کی کنجیاں پیش کرتے ہوئے کہا۔ خدا نے تجھے غرناطہ حکومت عطا کی ہے۔ میری دعا ہے کہ وہ تجھے رحم، عدل اور انصاف کے قابل بنائے۔

ابو عبداللہ ملکہ ازابیلا کی طرف متوجہ ہوا۔ ملکہ الحمراء کی عظمت کے سامنے غرناطہ کے آخری تاجدار کی بے کسی دیکھ کر متاثر ہوئے بغیر نہ رہی۔ ایک لمحہ کے لئے وہ ایک عورت تھی۔ اس کا دل بھر آیا اور وہ آبدیدہ ہو کر اپنے شوہر کی طرف دیکھنے لگی۔ ملکہ کا اشارہ پا کر فرڈی نینڈ ابو عبداللہ کو تسلی دینے کے لئے کچھ کہنا چاہتا تھا لیکن ابو عبد اللہ نے کسی توقف کے بغیر گھوڑے پر سوار ہو کر اس کی باگ موڑ لی۔ تھوڑی دیر بعد وہ اس قافلے کے ساتھ جا ملا جو اس کے مال و متاع کے ساتھ انڈرکس کا رُخ کر رہا تھا۔

Created by Faraz AKram(farsun@gmail.com)
www.Nayaab.Net 2006 انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

اس قافلے میں اُس کی والدہ اور بیوی بھی تھیں۔

فرڈی نینڈ کی افواج فتح کے نقارے بجاتی ہوئی شہر میں داخل ہوئیں، بادشاہ اور ملکہ نے اپنے اپنے مذہبی پیشوا سے درخواست کی کہ وہ اپنے مقدس ہاتھوں سے الحمراء کے بُرج پر نشان صلیب نصب کرے،

غرناطہ کے مردوں، عورتوں اور بچوں کی نگاہیں الحمراء کے بُرج پر لگی ہوئی تھیں ۔یہ شہر جس نے صدیوں تک مجاہدین اسلام کو دُور دراز کی فتوحات سے واپس مسرت کے نعرے لگاتے سُنا تھا اب دشمن کی فتح کے ترانے سُن رہا تھا۔ الحمراء کے بُرج پر ابھی تک پرچم اسلام لہرا رہا تھا۔ اہل غرناطہ اپنے مقدر کے اس ستارے کو دیکھ رہے تھے۔ جو ہمیشہ کے لیئے غروب ہونے والا تھا جب غرناطہ کا ہلال پرچم اُتارا جا رہا تھا اور اپس کی جگہ صلیب کا جھنڈا بلند ہو رہا تھا۔ ایک طرف فرڈین ینڈ کی فوج کے سپاہی خوشی کے ترانے گا رہے تھے، اور دوسری طرف اہل غرناطہ کی جگر دوز چیخیں سُنائی دے رہی تھیں۔ ایکفاتح قوم کی رگوں میں زندگی کا کون دوڑ رہا تھا اور ایک مفتوح قوم کی نبض ڈوب رہی تھیں۔

ابوعبداللہ نے البشارات کی ایک پہاڑی کی چوٹی پر پہنچ کر اپنا گھوڑا روکا۔ اس نے آخری بار غرناطہ کی طرف دیکھا اور پھوٹ پھوٹ کر رونے لگا۔

بہادر ماں نے حقارت آمیز لہجے میں کہا۔ تم جس سلطنت کی حفاظت کے لئے مردوں کی طرح اپنا خون نہ بہا سکے اب اس کی بربادی پر عورتوں کی طرح آنسو بہانے سے کیا فائدہ؟

البشارات کے ایک مدو دعلاقے میں ابوعبداللہ کی حکومت چند دن سے زیادہ نہ رہی۔ وہاں کے حیت پسند مسلمانوں کے دل میں اس کے لئے نفرت کے سوا کچھ

Created by Faraz AKram(farsun@gmail.com)
www.Nayaab.Net 2006 انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

نہ تھا۔ابو عبداللہ نے عیسائی فوج کی مدد سے اُن پر حکومت کرنے کی بجائے مراکش کی طرف ہجرت کی اور وہاں سلطان کی فوج میں ملازم ہو گیا۔

(۵)

موسیٰ بن ابی غسان کے خدشات صحیح ثابت ہوئے۔یہ معاہدہ جسے اہل غرناطہ اپنے لئے امن اور فارغ البالی کا پیغام سمجھتے تھے۔ایک دام فریب تھا اور وہ اس میں پھنس چکے تھے۔تلوار قلم کی تحریر منسوخ کر چکی تھی۔فاتح اپنی خواہش کے مطابق معاہدے کی شرائط کا مفہوم بدل رہا تھا اور مفتوح کا احتجاج بے معنی تھا فاتح قوم کے مذہبی پیشوا یہ فیصلہ دے چکے تھے کہ مسلمانوں کا دین اسپین کے اتحا کی راہ میں رکاوٹ ہے۔مسلمان حکومت کے وفادار نہیں بن سکتے۔اہل غرناطہ مراکش اور اہل اسلام کے دوسرے مسلمانوں کی مدد کا انتظار کر رہے ہیں۔وہ جاسوس ہیں اور ان کی علیحدہ زبان،علیحدہ لباس اور علیحدہ تمدن،عیسائی حکومت کے لئے مستقل خطرہ ہے، حکومت ان کی حفاظت کا صرف اس صورت میں ذمہ لے سکتی ہے جبکہ وہ تبدیل قلب کا ثبوت دیں اور تبدیلی قلب کا ثبوت دینے کے لئے اُن کے راہنماؤں کے رسمی اعلانات کافی نہیں۔اُنہیں امن پسند شہری بننے کے لئے حکومت کا مذہب اختیار کرنا پڑے گا،نہ صرف دنیا میں امن اور آزادی کی زندگی بسر کرنے کے لئے بلکہ آخرت کی نجات کے لئے بھی یہ ضروری ہے کہ وہ اسلام ترک کر کے عیسائیت کے دامن میں پناہ لیں۔

مسلمانوں کے لئے ان کی مساجد کے دروازے بند ہو رہے تھے۔انہیں نماز پڑھنے یا اذان دینے کی اجازت نہ تھی۔سر بازار عربی زبان میں گفتگو کرنا ایک نا قابل معافی جرم تھا۔غرناطہ کی وہ عظیم الشان درس گاہیں جنہوں نے آٹھ صدیوں

Created by Faraz AKram(farsun@gmail.com)
www.Nayaab.Net 2006 انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

تک مغرب کے ممالک کو علم کی روشنی دی تھی اب حکماً بند کی جارہی تھی ۔وہ کتب خانے جہاں علم کی قندیلیں روشن تھیں، آگ کے سپرد کئے جارہے تھے۔غرناطہ سے باہر زرخیز ارضیات اور باغات پر عیسائی قابض ہو چکے تھے۔تجارت پیشہ مسلمان اپنی دکانوں سے محروم کئے جارہے تھے۔لوٹ مار اور قتل و غارت کا طوفان شروع ہو چکا تھا۔غرناطہ کے یہودی تاجر کافی متمول تھے لیکن وہ اپنی دولت بچانے کے لئے لوٹ مار کرنے والوں کو دولت مند مسلمانوں کے گھروں کا پتہ دے رہے تھے۔وہ حکومت کے عمال کے پاس تھوڑی بہت تحائف لے جاتے اور لوٹ مار کے لئے اُن کی توجہ مسلمانوں کی طرف مبذول کراتے۔

یہ صرف ابتدا تھی۔!

ہر نئی صبح غرناطہ کے مسلمانوں کے لئے ایک نئی مصیبت کا پیغام لے کر آتی تھی اور ہر شام آفتاب کی آخری نگاہیں اُن کے چہروں پر مایوسی اور بے بسی میں ایک نیا اضافہ دیکھتی تھیں۔اہلِ غرناطہ زبانِ حال سے یہ کہہ رہے تھے:

اب کیا ہوگا؟

اب ہم کیا کریں؟

اب ہم کیا کر سکتے ہیں؟

Created by Faraz AKram(farsun@gmail.com)

www.Nayaab.Net 2006 انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

قوم کے ترکش کا آخری تیر

(۱)

جبل شیلیر کی ایک وادی سرحدی فوج کے علاوہ تمام ان پہاڑی قبائل کے راہنما جمع تھے جو غرناطہ چھن جانے کے بعد عقاب کی وادی کو اپنا آخری حصار سمجھ چکے تھے۔ بدر بدمغیرہ ایک پتھر پا کھڑا ان کے سامنے تقریر کر رہا تھا:

میرے عزیزو! اور میرے بزرگو! اور میرے ساتھیو! دشمن ہم پر چاروں طرف سے یلغار کر رہا ہے وہ ہمیں مغلوب کرنے کے لئے اپنی تمام قوت بروئے کار لا چکا ہے۔ جن حالات کا ہم سامنا کر رہے ہیں وہ تم سے پوشیدہ نہیں۔ میں ان حالات میں تمہارے ساتھ صرف ایک وعدہ کر سکتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ اگر تم عزت اور آزادی کی زندگی حاصل نہ کر سکے تو بھی عزت کی موت کا دروازہ تمہارے لئے بند نہیں ہوگا۔ اگر تم نے مجھے اپنا راہنما بنایا ہے تو تمہارے لئے میرا پیغام یہ ہے کہ تمہارے مقدر میں آزادی کی زندگی یا عزت موت ہے۔ غلامی کی زندگی یا ذلت کی موت نہیں

یہ قانون فطرت ہے کہ اس دنیا میں جو پیدا ہوتا ہے وہ ایک دن ضرور مرتا ہے۔ اگر دنیا کی زندگی کا انجام موت ہے تو اس سے کیا فرق پڑتا

Created by Faraz AKram(farsun@gmail.com)
www.Nayaab.Net 2006 انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

ہے کہ ہم ایک لمحہ کے لئے زندہ رہے یا ایک صدی تک زندہ رہے ۔ مرنے والے کی قبر سے دنیا صرف یہ پوچھا کرتی ہے کہ تم زندہ رہے تو کس شان سے زندہ رہے اور تم مرے تو کس آن سے مرے ۔ مجھے اس بات پر ناز ہے کہ جب میں اس سرزمین پر اپنے اسلاف کی قبریں دیکھتا ہوں تو مجھے ندامت سے اپنا سر جھکانا نہیں پڑتا ۔ تاریخ شاہد ہے کہ انہوں نے کسی وقت بھی عزت کا دامن چھوڑ کر ذل کی زندگی کا دامن نہیں پکڑا ۔ اُنہوں نے عزت کی موت کے راستے سے بھٹک کر ذلت کی زندگی کے دروازے پر دستک نہیں دی اور اپنے اسلاف کی طرح مجھے بھی یہ گوارا نہیں کہ آنے والی نسلیں میری قبر کو حقارت کی نظر سے دیکھیں ۔ میں قیامت کے دن اس جماعت کے ساتھ اُٹھنا چاہتا ہوں جس نے حق اور انسانیت کے لئے لڑ کر جان دی ۔ مجھے اُن لوگوں کے ساتھ اُٹھنا پسند نہیں جنہوں نے چند دن کی ذلیل زندگی کی خاطر حق و صداقت سے منہ پھیر لیا اور اپنی آنے والی نسلوں کے لئے دائمی غلامی کی لعنت چھوڑ گئے ۔ مومن حق کے لئے جان دیتا ہے ۔ حق سے منہ پھیر کر زندہ

Created by Faraz AKram(farsun@gmail.com)
www.Nayaab.Net 2006 انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

رہنا اپنے لئے باعثِ ننگ و عار سمجھتا ہے ہم تعداد میں بہت تھوڑی ہیں ہمارے ذرائع محدود اور وہ دن یاد کرو جب کہ حق پرستوں کی ایک مٹھی بھر جماعت نے اپنے پیٹ پر پتھر باندھ کر قیصر و کسریٰ کی سطوت کے پرچم سرنگوں کر دئے تھے۔ وہ دن یاد کرو جب طارق بن زیاد نے انڈس کے ساحل پر پہنچ کر اپنا سفینہ جلا دیا تھا۔ اور اپنے جانبازوں کو یہ پیغام دیا تھا کہ مسلمانوں کے پاؤں آگے بڑھنے کے لئے ہیں پیچھے ہٹنے کے لئے نہیں۔

ہماری جنگ وحشت اور بربریت کے خلاف انسانیت کی بغاوت ہے۔ یہ اصول کی جنگ ہے۔ اگر ہم لڑتے ہوئے ختم ہو جائیں تو بھی ہمارا مقصد زندہ رہے گا۔ انسانیت ہر دور میں وحشت کے خلاف آواز بلند کرتی رہے گی۔ ہر زمانے میں حق پرستوں کا کوئی نہ کوئی گروہ اس عظیم الشان مقصد کے لئے شمشیر بکف رہے گا جب تک انسانیت زندہ رہے گی یہ مقصد زندہ رہے گا۔ اور جب تک یہ مقصد زندہ رہے گا ہم زندہ رہیں گے۔

اندلس کے مورخ انسانیت کے علم برداروں کے نافرمان نہیں کریں گے۔ وقت صفحۂ ہستی سے و

Created by Faraz AKram(farsun@gmail.com)
www.Nayaab.Net 2006 انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

تحریر نہیں مٹا سکتا جو شہیدانِ قوم اپنے خون سے لکھا کرتے ہیں۔

غرناطہ کے متعلق جو اطلاعات آرہی ہیں وہ بیحد انماک ہین ۔مسلمانوں کو بنوک شمشیر اسلام ترک کرنے پر مجبور کای جارہا ہے۔ظلم ستم وحشت اور بربریت کے ہاتھ چاروں طرف سے ان کا تعاقت کررہے ہیں ۔بازاروں میں مسلمانوں کی زندگی محفوظ نہیں اور گھروں میں اُن کی بہو بیٹیوں کی عزت محفوظ نہیں ۔اب اس معاہدے کے الفاظ کے معنی بدل چکے ہیں ۔جسے اہل غرناطہ اپنی عزت اور بقا کا ضامن سمجھتے تھے ۔وہ لوگ جنہوں نے ایک صحیح اصول کے لئے تلوار اٹھانے سے انکار کیا تھا۔اب دشمن کے غلط فیصلے تسلیم کرنے پر مجبور ہیں ۔وہ لوگ جنہوں نے اپنی عزت اور آزادی کے لئے خون بہانے سے دریغ کیا تھا اب بے بسی کے آنسوؤں سے اپنی تاریخ کا آخری باب لکھ رہے ہیں ۔ انہوں نے آزادہ کے تاج پر غلامی کی زنجیروں کو ترجیح دی ۔انہوں نے یہ سمجھا تھا کہ وہ غلامی کا نہایت معمولی بوجھ اُٹھا کر زندگی کے ہزاروں انعمات حاسل کرسکیں گے لیکن اب ان پر

Created by Faraz AKram(farsun@gmail.com)
www.Nayaab.Net 2006 انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

زندگی کی نعمتوں کے دروازے بند ہو چکے ہیں اور غلامی کا بوجھ آئے دن زیادہ ہوتا جا رہا ہے۔ اُن کی ہڈیاں اس بوجھ کے نیچے پس رہی ہیں لیکن وہ احتجاج نہیں کر سکتے۔ ان میں سے بعض کا یہ خیال تھا کہ وہ عیسائی بن کر ان آلام و مصائب سے نجات حاصل کر لیں گے لیکن اب وہ یہ محسوس کر رہے ہیں کہ غلام عیسائی اور حکمران میں بہت فرق ہے

میرے دوستو! جب تک میں زندہ ہوں اور جب تک آپ میرے ساتھ ہیں میں یہ وعدہ کرتا ہوں کہ اس وادی میں غرناطہ کی تاریخ نہیں دہرائی جائے گی ہم لڑیں گے۔ ہم آخری دم تک لڑیں گے۔ اندلس کی خاک ہماری بے بسی کے آنسو دیکھنے کی بجائے ہمارے خون سے سیراب ہو گی۔

(۳)

عیسائیوں کو غرناطہ پر قابض ہوئے سات سال گزر چکے تھے۔ جنوب مشرق میں ایک چھوٹے سے پہاڑی علاقے کے سوا باقی اسپین پر ان کا تسلط تھا۔

جب اہل غرناطہ اپنی آزادی کی جنگ لڑ رہے تھے قرطبہ اشبیلیہ، طلیطلہ اور باقی اندلس کے مسلمان یہ سمجھتے تھے۔ کہ وہ غرناطہ کی جنگ کے باعث اپنے عیسائی حکمرانوں کے مظالم کا شکار ہو رہے ہیں۔ ان کا خیال تھا کہ اگر غرناطہ کے مسلمان ہتھیار ڈال دیں تو عیسائی ان پر ظلم نہیں کریں گے۔ اسپین میں امن اور مذہبی

Created by Faraz AKram(farsun@gmail.com)
www.Nayaab.Net 2006 انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

رواداری کا ایک نیا دور شروع ہوگا۔ چنانچہ جب انہیں یہ خبر ملی کہ اہل غرناطہ نے ہتھیار ڈال دیئے ہیں۔تو انہوں نے عیسائیوں کو خوش کرنے کے لیے فتح کے جشن میں حصہ لیا۔اپنے عیسائی حاکموں کے دروازوں پر جمع ہو کر فتح کے نعرے لگائے۔ ان کے مذہبی رہنماوں نے یہ اعلان کیا کہ غرناطہ کی فتح فقط عیسائیوں کی فتح نہیں، ہم سب کی فتح ہے۔انہوں نے بدر اور اس کے مجاہدین کے خلاف ملک کے ساتھ غداری کا الزام لگایا جو اب تک پہاڑوں اور جنگلوں میں آزادی کی جنگ لڑ رہے تھے ۔

لیکن سات سال کے عرصہ میں انہیں معلوم ہو چکا تھا۔کہ ظلم کی چکی میں غرناطہ ایک ایسا سخت پتھر تھا جو اس کے دو پاٹوں کے درمیان حد فاصل کا کام دے رہا تھا اور اس پتھر کے ہٹ جانے کے بعد چکی کے دونوں پاٹ آپس میں مل چکے تھے۔ وحشت اور بربریت ہٹانے کے بعد ہر سمت سے مسلمانوں کا تعاقب کر رہا تھا۔ اندلس کے وہ مسلمان جو فتح کے لیے اہل غرناطہ کا ساتھ نہ دے سکے، اب ذلت، رسوائی اور مظلومیت میں ان کے ساتھ برابر کے حصہ دار تھے۔وحشت کے ہاتھ ہر بستی اور ہر شہر میں انسانیت کا دامن نوچ رہے تھے۔

عیسائی حکومت نے یہ اعلان کیا کہ اسپین کے مسلمانوں کے لیے اب صرف تین راستے ہیں۔ترک اسلام، ترک وطن یا موت۔جن لوگوں نے عیسائی مذہب قبول کیا وہ عیسائیوں کے ساتھ مساوی درجہ حاصل نہ کر سکے۔حکمران ان کے ساتھ نفرت سے پیش آتے تھے۔ان کی نیت پر شبہ کیا جاتا تھا۔ان پر یہ الزامات لگائے جاتے تھے کہ وہ در پردہ نمازیں پڑھتے ہیں۔گھروں میں عربی بولتے ہیں۔پہاڑی باغیوں کی فتح کے لیے دعائیں مانگتے ہیں۔ان الزامات میں ماخوذ ہونے والوں کو

Created by Faraz AKram(farsun@gmail.com)
www.Nayaab.Net 2006 انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

عام طور پر دروں کی سزا دی جاتی تھی ۔ وہ مسلمان جو کلمہ توحید پڑھنے پر مصر تھے ۔ بدترین سزاوں کی مستحق سمجھتے جاتے تھے ۔ انہیں گرم لوہے سے داغا جات ۔ انہیں پہیوں پر کھینچا جاتا اور انہیں مساجد کے دروازوں کے سامنے زندہ جلایا جاتا ۔ ان حالات میں لاکھوں مسلمان مراکش کی طرف ہجرت کر چکے تھے ۔ شمال کے قافلے جنوب کی بندرگاہوں کا رخ کرتے ۔ جو لوگ راستے میں لوٹ مار سے بچ کر ساحل تک پہنچتے انہیں مراکش پہنچنے کے لیے جہاز ورانوں کو بھاری اجرت ادا کرنا پڑتی ۔ اگرچہ معاہد کی شرائط کی رو سے عیسائی حکومت اسپین سے ہجرت کرنے والے مسلمانوں کو اپنے خرچ پر افریقہ کے ساحل تک پہنچانے کی ذمہ دار تھی ۔ اور فرڈی نینڈ بذات خود یہ چاہتا تھا کہ ہجرت کرنے والوں پر سختی نہ کی جائے تاہم حکومت کے افسر معاہدے کی باقی شرائط کی طرح اس شرط کو بھی کوئی اہمیت دینے کے لیے تیار نہ تھے ۔ شمالی افریقہ کے مسلمان حکمرانوں نے اپنے تمام جہاز اسپین کے پناہ گزینوں کو نکالنے کے لیے وقف کر دئے لیکن لاکھوں مسلمانوں کو نکالنے کے لیے ایک مدت درکار تھی ۔

اہل غرناطہ نے عیسائی حکومت کے وحشیانہ مظالم سے تنگ آ کر بغاوت کی لیکن حکومت نے چند ہی دنوں میں ہزاروں مسلمانوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا اور بغاوت فرو کر دی ۔

جنوب مشرق کے پہاڑوں اور جنگلوں میں ابھی تک آزادی کے پرچم لہرا رہے تھے فرڈی نینڈ نے بدر بن مغیرہ کی سرکوبی کے لیے کئی مہمیں روانہ کیں لیکن اسے ہر بار ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا ۔ عقاب کی وادی کے مجاہدین کی تعداد آئے دن کم ہو رہی تھی ۔ اس کے بہت سے ساتھی ہمت ہار کر ہجرت کر رہے تھے لیکن اس کے

Created by Faraz AKram(farsun@gmail.com)
www.Nayaab.Net 2006 انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

عزم واستقلال میں کوئی فرق نہ آیا۔

(۴)

رات کے تیسرے پہر اچانک ربیعہ گہری نیند سے بیدار ہوئی۔ اس کے کمرے میں مشعل جل رہی تھی اور بدرین مغیرہ زرہ بکتر میں ملبوس اس کے سرہانے کھڑا غور سے اس کی طرف دیکھ رہا تھا۔

ربیعہ نے اٹھ کر بیٹھتے ہوئے کہا۔ ''آپ کب آئے؟''

''میں ابھی آیا تھا اور ابھی جا رہا ہوں''

ربیعہ جواب طلب نگاہوں سے اپنے شوہر کی طرف دیکھنے لگی۔ بدرین مغیرہ نے کہا

''ربیعہ! شمال کے محاذ پر خدا نے ہمیں فتح دی ہے ہم نے دشمن کو تیس میل پیچھے ہٹا دیا ہے لیکن یہاں پہنچتے ہی مجھے منصور کی اطلاع ملی ہے کہ دشمن کی ایک بہت بڑی فوج نے مغرب کی طرف سے حملہ کر دیا ہے۔ میں اب وہاں جا رہا ہوں۔ انشاء اللہ اس فتح کے بعد میں کئی راتیں آرام کی نیند سو سکوں گا۔ یوسف کیسا ہے؟''

ربیعہ نے جواب۔ ''یوسف اب ٹھیک ہے پرسوں اس کا بخار اتر گیا تھا اگر کیسی ہے۔؟

''زبیدہ بالکل ٹھیک ہے وہ اب کہانیاں سننے کے شوق میں یوسف کے کمرے میں ہی سو جاتی ہے بشیر کہاں ہے؟''

بدربن مغیرہ نے جواب دیا۔ ''وہ زخمیوں کو یہاں لا رہا ہے۔ امید ہے کہ کل تک پہنچ جائے گا۔ اس دفعہ جنگ میں ہمارے دو سو آدمی زخمی اور پچاس مجاہد شہید ہوئے ہیں لیکن اس کے بدلے دشمن کے تین ہزار سے زیادہ سپاہی موت کے گھاٹ

Created by Faraz AKram(farsun@gmail.com)
www.Nayaab.Net 2006 انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

اتارے جا چکے ہیں۔"

ربیعہ خاموشی سے اپنے شوہر کی طرف دیکھ رہی تھی۔قلعہ سے باہر جمع ہونے والے سپاہیوں کا شور سنائی دے رہا تھا۔اچانک ساتھ والے کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک سات برس کا لڑکا آنکھیں ملتا ہوا نمودار ہوا اور بھاگ کر بدرین مغیرہ کے ساتھ لپٹ گیا۔

بدرین مغیرہ نے اسے اٹھا کر گلے لگا لیا۔اور اس کی پیشانی پر بوسہ دیتے ہوئے کہا۔

"یوسف بیٹا تم جاگ رہے تھے۔"

یوسف نے جواب دیا۔"مجھے زبیدہ نے جگایا ہے۔آپ پھر جا رہے ہیں۔ میں آپ کے ساتھ ضرور جاؤں گا۔"

نہیں بیٹا! تم ابھی بہت چھوٹے ہو۔"

"آپ ہمیشہ یہی کہا کرتے ہیں۔زبیدہ سے پوچھئے میں نے آج کی گڑیا ہوا میں اچھال کر اسے تیر کا نشانہ بنایا تھا۔وہ کہتی تھی اب تم بڑے ہو گئے ہو۔اب تم جہاز پر جا سکتے ہو۔"

"نہیں بیٹا! ابھی تمہارے ننھے ننھے ہاتھ تلوار اور نیزہ اٹھانے کے قابل نہیں۔ تم ابھی تک ننھی سی کمان کے ساتھ کھیلتے ہو۔جب تم بھاری کمان سے تیر چلانے کے قابل ہو جاؤ گے۔میں تمہیں اپنے ساتھ لے جاؤں گا۔ابھی تمہیں اپنی ماں کے ساتھ رہنا چاہیے۔"

"لیکن ابا جان جب تک میں بڑا ہوں گا۔یہ جنگ ختم تو نہیں ہو جائے گی۔"

"کفر اور اسلام کی جنگ کبھی ختم نہیں ہوتی بیٹا! جب تک ایک مسلمان بھی باقی

Created by Faraz AKram(farsun@gmail.com)
www.Nayaab.Net 2006 انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

ہے یہ جنگ جاری رہے گی۔"

زبیدہ جس کی عمر کوئی چھ برس تھی دروازے کے پیچھے کھڑی ان کی باتیں سنتی رہی۔ بالاخر جھجکتی ہوئی کمرے میں داخل ہوئی۔ بدرین مغیرہ نے یوسف کو اتار کر اسے گلے لگالیا۔

زبیدہ نے کہا۔"میرے ابا جان کیوں نہیں آئے؟"

"بیٹی! وہ کل آجائیں گے۔

یوسف بدرین مغیرہ کا بیٹا تھا۔اور زبیدہ بشیر بن حسن کی بیٹی تھی۔ان بچوں کے ساتھ تھوڑی دیر باتیں کرنے کے بعد بدرین مغیرہ انہیں دوسرے کمرے میں چھوڑ آیا اور وہ بادل نخواستہ اپنے اپنے بستر پر لیٹ گئے۔

رخصت کے وقت ربیعہ اور بدر ایک دوسرے کے ساتھ کھڑے تھے۔مجاہد کی بیوی اپنے شوہر کو آنسوؤں اور سسکیوں کے بغیر رخصت کرنے کی عادی ہو چکی تھی۔

بدر نے خدا حافظ کہا لیکن کسی نے برآمدے کی طرف کھلنے والے دروازہ کھٹکھٹاتے ہوئے آواز دی۔"ربیعہ! ربیعہ!!"

ربیعہ نے آواز پہچان کر جواب دیا۔"آؤ انجیلا۔"

انجلا دروازہ کھول کر کمرے میں داخل ہوئی اور سہمی ہوئی نگاہوں سے ان کی طرف دیکھنے لگی۔

بدر نے کہا"انجلا بشر یہاں کل پہنچ جائے گا۔وہ زخمیوں کو یہاں لا رہا ہے۔"

انجلا نے اطمینان کا سانس لیتے ہوئے کہا۔"میں نیچے سپاہیوں کا شور سن کر بیدار ہوئی تھی۔معلوم ہوتا ہے آپ پھر کہیں جا رہے ہیں۔؟"

بدرین مغیرہ نے ربیعہ کی طرف دیکھا اور خدا حافظ کہہ کر تیزی سے قدم اٹھاتا

Created by Faraz AKram(farsun@gmail.com)

www.Nayaab.Net 2006 انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

ہوا باہر نکل گیا۔

تھوڑی دیر بعد ربیعہ اور انجلا دریچے میں کھڑی باہر جھانک رہی تھیں۔ مجاہدین کی فوج قلعے سے نکل کر جنگل میں روپوش ہو چکی تھی۔ لیکن گھوڑوں کی ٹاپ ابھی تک سنائی دے رہی تھی۔ یہ ٹاپ آہستہ آہستہ مدھم ہوتی گئی۔ اور بالآخر فضا میں گم ہو کر رہ گئی۔ ربیعہ اور انجلا اب باہر جھانکنے کی بجائے ایک دوسری کی طرف دیکھ رہی تھیں۔

ساتھ کے کمرے میں ان کے بچے یوسف اور زبیدہ بھی اپنے اپنے بستر سے اٹھ کر دریچے کے ساتھ کھڑے تھے۔ سن شعور سے لے کر اب تک ان کے کانوں نے جس آواز کو دلچسپی کے ساتھ سنا تھا وہ قلعے سے جانے والے اور قلعے کی طرف آنے والے گھوڑوں کی آواز تھی۔

(۴)

قلعے کے چند کمرے زخمیوں سے بھرے ہوئے تھے۔ انجلا اور ربیعہ جو مرہم پٹی کا کام سیکھ چکی تھیں۔ طبیبوں اور جراحوں کا ہاتھ بٹا رہی تھیں۔ گزشتہ چند دن انہوں نے نہایت بے آرامی کی حالت میں گزارے تھے۔ مغربی محاذ سے آنے والے زخمیوں کی تعداد میں آئے دن اضافہ ہو رہا تھا۔ اس قلعے کے علاوہ چند میل کے فاصلہ پر ایک اور قلعہ میں بھی زخمیوں کا علاج کا بندوبست کیا جا چکا تھا۔ اس لیے بشیر بن حسن کو دن میں ایک بار وہاں بھی جانا پڑتا تھا۔ جنگ کے متعلق آئے دن تشویش ناک خبریں آ رہی تھیں۔ مجاہدین دشمن کو کئی بار پیچھے ہٹا چکے تھے۔ لیکن ہر شکست کے بعد دشمن تازہ سپاہ میدان میں لا رہا تھا۔ یہ سرحدی عقاب کی پہلی جنگ تھی۔ جس میں شہیدوں کی تعداد ایک ہزار تک پہنچ چکی تھی۔

Created by Faraz AKram(farsun@gmail.com)

www.Nayaab.Net 2006 انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

ایک دن علی الصباح محاذ جنگ سے آنے والے قاصد نے بشیر بن حسن کو یہ خوش خبری دی کہ مجاہدین (فرڈی ننینڈ کی افواج کو شکست دینے کے بعد ان کا تعاقب کر رہے ہیں۔ قلعے میں فتح کا نقارہ بجایا گیا۔ آس پاس کی بستیوں اور فوجی چوکیوں میں رہنے والے لوگوں کے کان اس نقارے کے مفہوم سے آشنا تھے اور وہ اس کے جواب میں اپنی اپنی جگہ نقارے بجانے لگے۔ آن کی آن میں عقاب کی وادی کے ایک سرے سے لے کر دوسرے سرے تک نقاروں کی گونج سنائی دینے لگی۔ ہر بستی کے بچے بوڑھوں اور عورتوں کی زبان پر اللہ اکبر کا نعرہ تھا۔ وہ لوگ جنہیں آئے دن زخمیوں اور شہیدوں کی تعداد میں اضافے کی خبریں سن کر جنگ کے نتائج کے بارے میں تشویش تھی۔ بارگاہ ایزدی میں تشکر کے آنسو پیش کر رہے تھے۔

قلعے کے اندر بعض زخمی فتح کی خبر سنتے ہی اپنے اپنے کمرے سے باہر نکل آئے۔ اور وہ زخمی جو چلنے کے قابل نہ تھے اٹھ کر بیٹھ گئے۔ مرجھائے ہوئے چہروں پر زندگی کا خون دوڑ رہا تھا۔ سہمی ہوئی نگاہیں فخر اور غرور کے ساتھ آسمان کی طرف اٹھ رہی تھیں۔ قلعے کے پہریدار زخمی مجاہدوں سے بغل گیر ہو رہے تھے۔ ربیعہ اور انجیلا اپنے کم سن بچوں کے ساتھ بالائی منزل کی گیلری میں کھڑی مجاہدین کے پر جوش نعرے سن رہی تھی۔

قلعے کے چند کمرے زخمیوں سے بھرے ہوئے تھے۔ انجیلا اور ربیعہ جو مرہم پٹی کا کام سیکھ چکی تھیں۔ طبیبوں اور جراحوں کا ہاتھ بٹا رہی تھیں۔ گزشتہ چند دن انہوں نے نہایت بے آرامی کی حالت میں گزارے تھے

مغربی محاذ سے آنے والے مجاہدین کی تعداد میں آئے دن اضافہ ہو رہا تھا۔ اس قلعے کے علاوہ ایک اور قلعہ مین بھی زخمیوں کے علاج کا بندوبست کیا جا چکا تھا۔

Created by Faraz AKram(farsun@gmail.com)
www.Nayaab.Net 2006 انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

اس لئے بشیر بن حسن کو دن میں ایک بار وہاں بھی جانا پڑتا تھا، جنگ کے متعلق آئے دن تشویش ناک خبریں آ رہی تھیں۔ مجاہدین دشمن کو کئی بار پیچھے ہٹا چکے تھے۔ لیکن ہر شکست کے بعد دشمن تازہ سپاہ میدان میں لا رہا تھا۔ یہ سرحدی عقاب کی پہلی جنگ تھی۔ جس میں شہیدوں کی تعداد ایک ہزار تک پہنچ چکی تھی۔

ایک دن علی الصباح محاذ جنگ سے آنے والے قاصد نے بشیر بن حسن کو یہ خوش خبری دی کہ مجاہدین فرڈی نینڈ کی افواج کو شکست دینے کے بعد ان کا تعاقب کر رہے ہیں، قلعے میں فتح کا نقارہ بجایا گیا، آس پاس کی بستیوں اور فوجی چوکیوں میں رہنے والے لوگوں کے کان اس نقارے کے مفہوم سے آشنا تھے، اور وہ اس کے جواب میں اپنی، اپنی جگہ نقارے بجانے لگے۔ آن کی آن میں عقاب کی وادی کے ایک سرے سے لے کر دوسرے سرے تک نقاروں کی گونج سنائی دینے لگی۔ ہر بستی کے بچے، بوڑھوں اور عورتوں کی زبان پر اللہ اکبر کا نعرہ تھا۔ وہ لوگ جنہیں آئے دن زخمیوں اور شہیدوں کی تعداد میں اضافے کی خبریں سن کر جنگ کے نتائج کے بارے میں تشویش تھی۔ بارگاہ ایزدی میں تشکر کے آنسو پیش کر رہے تھے۔

قلعے کے اندر بعض زخمی فتح کی خبر سنتے ہی اپنے، اپنے کمروں سے باہر نکل آئے تھے۔ اور زخمی جو چلنے کے قابل نہ تھے۔ مرجھائے ہوئے چہروں پر زندگی کا خون دوڑ رہا تھا۔ سہمی ہوئی نگاہیں فخر و غرور کے ساتھ آسمان کی طرف اٹھ رہی تھیں۔ قلعے کے پہرے دار زخمی مجاہدوں سے بغل گیر ہو رہے تھے۔ ربیعہ اور انجیلا اپنے کم سن بچوں کے ساتھ بالائی منزل کی گیلری میں کھڑی مجاہدین کے پر جوش نعرے سن رہی تھیں۔

تھوڑی دیر کے بعد آس پاس کی بستیوں کے لوگ فتح کی تفصیلات معلوم کر

Created by Faraz AKram(farsun@gmail.com)
www.Nayaab.Net 2006 انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

نے کے لئے اس قلعے کا رخ کر رہے تھے۔شام تک ان لوگوں کا تانتا بندھا رہا، بستیوں کے لوگ دیر تک اپنے محبوب رہنما کا انتظار کرتے رہے۔لیکن جب رات ہوگئی اور بدر بن مغیرہ کی آمد کے بارے میں کوئی اطلاع نہ ملی تو انہوں نے اپنے، اپنے گھر کا رخ کیا۔عشاء کی نماز کے بعد بشیر بن حسن مسجد سے نکل کر مریضوں کے کمرے کا رخ کر رہا تھا، کہ قلعے کے باہر چند گھوڑوں کی ٹاپ سنائی دی۔بشیر رک کر دروازے کے باہر دیکھنے لگا۔پہرے دار نے دروازہ کھولا، اور چار سوار اندر داخل ہوئے، ایک سوار اپنا گھوڑا روک کر پہریدار سے مخاطب ہوا۔بشیر بن حسن کہاں ہے؟

بشیر بن حسن سوار کی آواز پہچان کر آگے بڑھا اور بولا ابو محسن میں یہاں ہوں۔

ابو محسن نے کہا۔میں آپ کو لینے آیا ہوں۔جلدی تیار ہو جائیں، بدر زخمی ہے۔

بشیر نے گھبرا کر سوال کیا۔بدر زخمی ہے۔کہاں ہے وہ؟

یہاں سے کوئی اُٹھ کوس کے فاصلے پر وہ بے ہوش ہو گیا تھا۔اس لئے اسے ہم یہاں نہیں لا سکے، وہ ندی کے پل کے پاس بربریوں کی بستی میں ہے۔

میں ابھی آتا ہوں۔بشیر یہ کہہ کر ادویات کا تھیلا لینے کے لئے بھاگا۔اور اب محسن نے سپاہیوں کو جو اس کے گرد جمع ہو رہے تھے، تازہ دم گھوڑوں پر زینیں ڈالنے کے لئے کہا

(۵)

بدر بن مغیرہ بستی کے سردار کے مکان میں بستر پر پڑا تھا، اسے بستر پر لیٹے، لیٹے تین بار غش آ چکا تھا۔کمرے میں منصور بن احمد کے چند آدمی اس کے بستر کے قریب کھڑے تھے۔ان میں سے دو وہ طبیب بھی تھے جو میدان جنگ سے اس کے

Created by Faraz AKram(farsun@gmail.com)
www.Nayaab.Net 2006 انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

ساتھ آئے تھے۔

وہ لوگ جنہیں کمرے سے باہر روکا گیا تھا رو، رو کر اپنے محبوب رہنما کے لئے دعائیں مانگ رہے تھے۔

بدر بن مغیرہ کے بدن پر سات زخم تھے۔ زخمی ہونے کی حالت میں بھی اس نے کئی کوس تک بھاگتے ہوئے دشمن کا پیچھا کیا تھا، اور اس کا بہت سا خون ضائع ہو چکا تھا۔

لوگ انتہائی بے قراری سے بشیر بن حسن کا انتظار کر رہے تھے۔ بدر بن مغیرہ نے چوتھی بار ہوش میں آکر پانی مانگا۔ منصور نے اسے اپنے ہاتھ کا سہارا دے کر پانی پلایا۔ پانی کے چند گھونٹ پینے کے بعد بدر نے نحیف آواز میں کہا مجھے قران سناؤ

ایک خوش الحان شخص نے قران کریم کی تلاوت شروع کی، مجاہد نے سرور میں آکر آنکھیں بند کر لیں۔ طبیب نے آگے بڑھ کر نبض پر ہاتھ رکھنے کی کوشش کی۔ لیکن بدر بن مغیرہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اب میں بے ہوش نہیں ہوں، یہ آواز مجھے جگایا کرتی ہے سلایا نہیں کرتی۔

دور سے گھوڑوں کی ٹاپ سنائی دی، اور تھوڑی دیر بعد بشیر بن حسن تیزی سے قدم اٹھاتا ہوا کمرے میں داخل ہوا۔ لوگ ادھر، ادھر ہٹ گئے۔ بشیر کو دیکھ کر بدر کے مرجھائے ہوئے چہرے پر اچانک بشاشت آگئی۔ بشیر نے آگے بڑھ کر اس کی نبض پر ہاتھ رکھ دیا۔

بدر نے ایک ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ اپنے طبیب کا خیر مقدم کیا، اور کچھ دیر دروازے کی طرف دیکھنے کے بعد اس کی متلاشی نگائیں بشیر کے چہرے پر مرکوز ہو گیں۔

Created by Faraz AKram(farsun@gmail.com)

www.Nayaab.Net 2006 انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

بشیر نے اس کا مطلب سمجھتے ہوئے کہا، وہ ابو محسن کے ساتھ آ رہی ہیں۔ تھوڑی دیر تک پہنچ جائیں گی۔

بدر نے آنکھیں بند کر لیں۔ بشیر نے منصور اور دو طبیبوں کے علاوہ سب کو کمرے سے باہر چلے جانے کے لئے کہا۔ جب وہ باہر نکل گئے تو اس نے طبیبوں کی طرف متوجہ ہو کر کہا۔ یہ پھر بے ہوش ہو رہے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے تم نے خون بند کرنے میں تاخیر سے کام لیا۔

ایک طبیب نے جواب دیا انہوں نے زخم کھانے کے بعد بھی دشمن کا دور تک پیچھا کیا تھا

بشیر نے اپنا تھیلا کھولا، ایک شیشی نکالی اور دوا پیالی مین ڈالنے کے بعد منصور کی طرف دیکھا۔ منصور نے اپنے ہاتھوں سے بدر کے سر کو سہارا دیا

بدر نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھولیں۔ بشیر نے دوا کی پیالی اس کے منہ کو لگاتے ہوئے کہا، پی لیجیے۔

بدر نے دوائی پینے کے بعد آنکھیں بند کر لیں، منصور نے آہستہ سے اس کا سر تکیے پر رکھ دیا۔ بدر کے اشارے پر ایک طبیب نے شمعدان اٹھا کر بدر کے بستر کے قریب رکھ دیا، بشیر نے غور سے بدر کا چہرہ دیکھنے کے بعد کہا

یہ کسی زہر آلود ہتھیار سے زخمی ہوئے ہیں۔ میں تمام زخم دیکھنا چاہتا ہوں۔

بشیر بن حسن کے ساتھی یکے بعد دیگرے زخموں کی پٹیاں کھول رہے تھے، اور وہ ہر زخم پر تازہ پھاہے رکھنے اور نئی پٹیاں باندھنے میں مصروف تھا۔ ابھی وہ اس کام سے فارغ نہیں ہوا تھا کہ بستی کے باہر گھوڑوں کی ٹاپ سنائی دی۔ بشیر نے منصور کی طرف دیکھا اور کہا شاید، ابو محسن، ربیعہ اور اینجلا کے ساتھ پہنچ گیا ہے، تم باہر جاؤ اور

Created by Faraz AKram(farsun@gmail.com)

www.Nayaab.Net 2006 انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

انہیں دوسرے کمرے میں ٹھہرنے کے لئے کہو۔میں تھوڑی دیر میں انہیں بلالوں گا

منصور باہر نکل گیا۔

(۶)

مکان کے دوسرے کمرے میں ربیعہ اور انجلا کھڑی تھیں۔بستی کی عورتیں اور لڑکیاں ان کے گرد کھڑی تھیں۔سب کی آنکھوں میں آنسو اور لبوں پر دعائیں تھیں۔

تھوڑی دیر بعد ساتھ والے کمرے کا دروازہ کھلا، اور بشیر نے اندر جھانکتے ہوئے ربیعہ اور انجلا کو ہاتھ سے اشارہ کیا۔اور وہ دوسرے کمرے میں چلی گئیں۔

بشیر نے دوبارہ دروازہ بند کر دیا۔بدر بن مغیرہ کے کمرے میں اب بشیر، ربیعہ اور انجلا کے سوا کوئی نہ تھا۔یہ تینوں بستر کے گرد کھڑے تھے۔

بشیر نے بدر کی نبض پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔میں نے زخموں پر پٹی باندھنے کے لئے انہیں خود بے ہوش کیا تھا۔اب میں انہیں ہوش میں لانے کی دوا پلا چکا ہوں۔اس کا اثر ہو رہا ہے۔

ربیعہ خاموشی سے اپنے شوہر کی طرف دیکھ رہی تھی۔وہ حس جس کا تعلق صرف دل سے ہے۔اسے تقدیر کے فیصلے سے آگاہ کر چکی تھی۔امیدوں کا سہارا لینے کے باوجود اس کا دل بیٹھا جا رہا تھا۔

بدر نے چند بار کراہنے کے بعد آنکھیں کھولیں۔اور ربیعہ اور انجلا کی طرف دیکھنے کے بعد کہا۔یوسف اور زبیدہ نہیں آئے۔

ربیعہ نے کہا میں نے انہیں اس وقت لانا مناسب نہیں سمجھا۔خدا آپ کو صحت دے وہ صبح کو پہنچ جائیں گے۔

بشیر نے اپنے تھیلے سے ایک اور دوا کی شیشی نکالیا ور دوا پیالی میں ڈال دی۔

Created by Faraz AKram(farsun@gmail.com)

www.Nayaab.Net 2006 انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

بدر نے نحیف آواز میں کہا۔بشیر اب اس کی ضرورت نہیں۔میری منزل آ چکی ہے۔

بشیر نے کہا آپ انشا اللہ ٹھیک ہو جائیں گے، لیجیے۔

میں جانتا ہوں میرا طبیب بہت ضدی ہے۔یہ کہتے ہوئے بدر نے لیٹے ہوئے اپنا منہ کھول دیا۔بشیر نے اسے دوا پلانے کے بعد انجلا کو ہاتھ سے اشارہ کیا، اور یہ دونوں دوسرے کمرے میں چلے گئے۔

ربیعہ بدر بن مغیرہ کے اشارے پر اس کے قریب بیٹھ گئی۔بدر نے اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر کہا۔ربیعہ میں نے تمہیں آگ کی چتا کے سامنے مسکراتے ہوئے دیکھا تھا۔لیکن آج تم مغموم ہو۔میں نے کوئی ایسی بات نہیں کی جو تمہارے شوہر کے شایان شان نہ تھی۔

میں نے پیٹھ پر کوئی زخم نہیں کھایا۔قیامت کے دن تمہیں میرے لئے شرمسار نہیں ہونا پڑے گا۔

ربیعہ کے ہونٹوں سے درد میں ڈوبی ہوئی آواز نکلی۔میرے آقا یوں نہ کہیے، مجھے آپ پر فخر ہے۔ان الفاظ کے ساتھ وہ آنسو جنہیں وہ دیر سے روکنے کی کوشش کر رہی تھی، بہہ نکلے،

بدر نے کہا تمہارے مستقبل کے بارے میں میں نے چند باتیں منصور کو سمجھا دی ہیں۔وہ تمہیں مراکش پہنچا دے گا۔دشمن اس شکست کے بعد دیر تک آرام سے نہیں بیٹھے گا۔وہ سردیاں گزر جانے کے بعد شاید اپنی پوری قوت کے ساتھ حملہ کر دے۔اس صورت میں ممکن ہے مجاہدین کو پیچھے ہٹ کر جنگ چیاول لڑنی پڑے۔ایسی جنگ مین عورتوں اور بچوں کی حفاظت کا مسئلہ بہت نازک ہوتا ہے۔اس لئے میں نے منصور سے کہا ہے کہ وہ تمام عورتوں اور بچوں کو مراکش پہنچا دے۔

Created by Faraz AKram(farsun@gmail.com)

www.Nayaab.Net 2006 انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

ربیعہ نے کہا نہیں میں ہجرت نہیں کرونگی۔ مجھے یقین ہے خدا آپ کو شفا دے گا۔ لیکن اگر خدا کو یہ منظور نہیں، تو مجھے اس زمین کے کانٹے جن پر آپ کا خون گرا ہے، مراکش کے پھولوں سے زیادہ عزیز ہونگے۔

بدر نے کراہتے ہوئے تھوڑی دیر کے لئے آنکھیں بند کرلیں، اور پھر ربیعہ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ ربیعہ میں نے ایک مقصد کے لئے اپنے ساتھیوں سے قربانی کا مطالبہ کیا تھا، لیکن مجھے اس بات کا احساس ہے کہ میرے ساتھیوں کے سامنے سب سے بڑا مسئلہ میری بیوی اور میرے بیٹے کی حفاظت کرنا ہوگا۔ وہ پہاڑوں اور جنگلوں میں لڑنے کی بجائے میرے گھر کے دروازے کے سامنے جانیں دیں گے۔ تمہارے منع کرنے پر بھی وہ یہ ہی کریں گے۔ لیکن تمہارے متعلق وہ مطمئن ہوکر وہ یک سوئی سے اس مقصد کے لئے جنگ جاری رکھیں گے۔ جس کے لئے میں نے تلوار اٹھائی تھی۔ تم اگر چاہو تو مراکش پہنچ کر بھی ان کے لئے بہت کچھ کرسکو گی۔ یہاں سے عورتوں اور بچوں کو نکالنے کے لئے بہت سے جہاز بھجوانے کی ضرورت ہے۔ اس کے علاوہ تم اہل مراکش کو مہاجر عورتوں اور بچوں کی مدد کے لئے آمادہ کرسکو گی۔ مجھے یقین ہے کہ مراکش کے امرا اور سلاطین تمہاری آواز پر لبیک کہیں گے۔ ربیعہ تم اگر ان لوگوں کی مدد کے لئے کوئی فوج نہ بھجوا سکو، تو بھی تمہاری طرف سے یہ کافی ہے کہ تم میرے ان رفیقوں کے یتیم بچوں اور بیواؤں کو اپنے ساتھ کسی محفوظ مقام پر لے جاؤ۔ جو گزشتہ جنگوں میں شہید ہو چکے ہین۔ تم ان کی پرورش کرو۔ ان یتیم بچوں کو اس قابل بناؤ کہ وہ بڑے ہوکر جہاد میں حصہ لے سکیں، ممکن ہے کہ ان میں سے ہی کوئی طارق یا عبدالرحمٰن نکل آئے۔

ربیعہ نے کہا میں آپ کے حکم کی تعمیل کرونگی،

Created by Faraz AKram(farsun@gmail.com)

www.Nayaab.Net 2006 انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

یہ میری خواہش ہے حکم نہیں

آپ کی خواہش پوری ہوگی

یوسف کو اس قابل بنانا کہ وہ اسلاف کا نام روشن کر سکے

ربیعہ نے آبدیدہ ہو کر کہا۔ یوسف آپ کے نام کو دھبہ نہیں لگائے گا

بدر نے سوال کیا لیکن کیا؟

یوسف کو ابھی چند برس آپ کے (اپنے باپ) سائے کی ضرورت ہے۔ مجھے یقین ہے خدا اسے آپ کے سایے سے محروم نہیں کرے گا آپ زندہ رہیں گے قوم کو آپ کی ضرورت ہے۔ ربیعہ اب پھوٹ، پھوٹ کر رو رہی تھی

بشیر بن حسن اور اینجلا کمرے میں داخل ہوئے، ربیعہ اپنے آنسو پونچھتی ہوئی کھڑی ہوگئی، اور بولی مجھے معاف کیجیے۔ بدر نے ایک مغموم مسکراہٹ کے ساتھ آنکھیں بند کرلیں۔

صبح تک بدر بن مغیرہ کو کئی بار غش آیا۔ گردونواح کی بستیوں کے ہزاروں لوگ اس مکان کو گھیرا ڈالے ہوئے تھے۔ سپاہیوں کے قافلوں کے ساتھ یوسف اور زبیدہ بھی پہنچ گئے۔

طلوع آفتاب سے تھوڑی دیر پہلے بدر بن مغیرہ نے اپنے تیمارداروں پر آخری نگاہ ڈالنے کے بعد آنکھیں بند کرلیں، اور نحیف آواز میں کہا منصور میں اپنا ادھورا کام تمہیں سونپتا ہوں۔ تم اس وقت تک دشمن کی ساری توجہ اپنی طرف مبذول رکھو۔ جب تک کہ باقی ملک کے مسلمان مراکش نہیں پہنچ جاتے۔ اگر تم نے ہتھیار ڈال دیے تو دشمن چاروں طرف سے مطمئن ہو کر اپنی ساری قوت مسلمانوں کو تہہ تیغ کرنے میں صرف کردے گا۔ بشیر مراکش میں یہاں کے یتیم بچوں اور بیواؤں کے لئے

Created by Faraz AKram(farsun@gmail.com)

www.Nayaab.Net 2006 انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

جائے پناہ تلاش کرنے کا کام میں تمہیں سونپتا ہوں۔تمہاری یہاں بھی ضرورت ہوگی لیکن یہ کام بہت ضروری ہے۔ابو محسن مجھے یقین ہے کہ تمہاری رفاقت میں منصور یہ محسوس نہیں کرے گا کہ وہ اکیلا ہے۔میرا وقت آچکا ہے۔میری منزل مجھے دکھائی دے رہی ہے۔اناللہ وانا الیہ راجعون۔

آخری چند الفاظ بار، بار دہرانے کے بعد بدر بن مغیرہ دیر تک بار، بار کلمہ شہادت پڑھتا رہا، اس کی آواز نحیف ہوتی گئی۔یہاں تک کہ اس کے ہونٹ ہل رہے تھے۔لیکن آواز نہ تھی۔تیماردار یہ سمجھ رہے تھے۔کہ وہ سو رہا ہے۔طبیبوں کا خیال تھا، کہ وہ بے ہوش ہو چکا ہے۔

بشیر بن حسن نے آخری بار اس کی نبض پر ہاتھ رکھا، پھر اس کی آنکھیں کھول کر دیکھیں اور اناللہ وانا الیہ راجعون کہہ کر سر جھکا دیا۔

دہ ماہ بعد چند کشتیاں جن پر عورتیں اور بچے سوار تھے، اندلس کے ساحل سے مراکش کا رخ کر رہی تھیں۔ایک کشتی میں بشیر بن حسن کے ساتھ ربیعہ، انجیلا، یوسف اور زبیدہ سوار تھے۔

افق مشرق سے آفتاب نمودار ہو رہا تھا۔یہ وہی آفتاب تھا جس نے اندلس کے ساحل پر غازیان اسلام کا پہلا سفینہ دیکھا تھا۔یہ وہی آفتاب تھا جس نے قریباً آٹھ سو برس تک حیرت واستعجاب سے اسلامیان اندلس کے عروج کی شاندار منازل دیکھی تھیں۔یہ وہی آسمان تھا جس کے وسیع سینے پر طارق اور عبد الرحمن کے جانشینوں کی سطوت واقبال کی داستانیں نقش تھیں۔یہ وہی سمندر تھا جس کی لہریں مجاہدوں کے سمند شوق کے لئے تازیانے کا کام دیا کرتی تھی۔لیکن آج یہ آسمان، یہ سمندر اور یہ سورج اس قوم کی بیٹیوں اور بچوں کی نگاہوں میں بے بسی کے آنسو دیکھ

Created by Faraz AKram(farsun@gmail.com)
www.Nayaab.Net 2006 انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

رہے تھے۔جس کے شہیدوں نے اپنے خون کے چھینٹوں سے اندلس کی خاک کے ذروں کو دل فریبی اور رعنائی عطا کی تھی۔انقلابات زمانہ کے یہ خاموش تماشائی وقت کا دامن تھام کر یہ پوچھ رہے تھے، کیا یہ وہی قوم ہے جس کا خون الحمرا کے سرخ پتھروں میں جھلکتا ہے؟

ربیعہ کشتی کے ایک کونے میں کھڑی اندلس کے ساحل کی آخری جھلک دیکھ رہی تھی۔اس کی آنکھوں کے سامنے آنسوؤں کے پردے حائل ہو رہے تھے۔

یوسف نے آگے بڑھ کر کہا، امی: زبیدہ کہتی ہے، خالو جان ہمیں مراکش چھوڑ کر واپس آجائیں گے۔

ہاں بیٹا ربیعہ نے اس کی طرف دیکھے بغیر جواب دیا۔

یوسف تھوڑی دیر سوچنے کے بعد پھر بولا۔امی جان میں بھی ان کے ساتھ واپس آجاؤں گا۔

ربیعہ نے اپنے بیٹے کے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔نہیں بیٹا ابھی تم بہت چھوٹے ہو۔جب تم بڑے ہو جاؤ گے، میں تمہیں منع نہیں کروں گی۔

امی میں بہت جلدی بڑا ہو جاؤں گا، میں جہاز ران بنوں گا۔آپ کہتی تھیں مراکش میں سب مسلمان ہیں۔میں ان سب کو جہازوں پر سوار کر کے اندلس لے جاؤں گا۔اور ہم دشمن کو اپنے ملک سے نکال دیں گے۔امی آپ کہتی ہیں کہ جب طارق یہاں آیا تھا تو اس کے ساتھ زیادہ مسلمان نہیں تھے،

پھر بھی انہیں فتح ہوئی، جب ایک مسلمان دس کافروں سے لڑ سکتا ہے تو غرناطہ سے ہزاروں مسلمان یہ ملک چھوڑ کر کیوں چلے گئے ہیں۔

آپ کہتی ہیں کہ قرطبہ اور اشبیلیہ اور دوسرے شہروں سے بھی لاکھوں مسلمان

Created by Faraz AKram(farsun@gmail.com)
www.Nayaab.Net 2006 انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

مراکش چلے گئے ہیں، وہ اکھٹے ہو کر لڑے کیوں نہیں۔

بیٹا طارق کے ساتھیوں کے پاس ایمان تھا، لیکن ان لوگوں کا ایمان کمزور ہے ۔وہ موت کو ایک کھیل سمجھتے تھے اور یہ موت سے ڈرتے ہیں ۔اس زمانے میں ایک ادنیٰ مسلمان بھی غداری نہیں کرتا تھا، اور اب بڑے، برے لوگ غدار ہیں۔

ربیعہ سے چند قدم دور زبیدہ انجیلا سے کہہ رہی تھی ۔امی یوسف کہتا ہے کہ میں جہاز کا کپتان بنوں گا، اور مراکش سے ایک بہت بڑی فوج لے کر اندلس جاؤں گا۔

ہاں بیٹی یوسف درست کہتا ہے ۔تو امی جان میں بھی اس کے ساتھ جاؤں گی ۔

تم اس کے ساتھ جا کر کیا کرو گی بیٹی؟

میں زخمیوں کی مرہم پٹی کیا کروں گی ۔امی جان میں تیر چلانا بھی سیکھ لوں گی۔

اچھا بیٹی:

کشتی کے دوسرے کونے پر اسی بیڑے کا مراکشی کپتان بشیر بن حسن سے باتیں کر رہا تھا۔ بدر بن مغیرہ کی آخری فتح اور شہادت کے متعلق چند سوالات پوچھنے کے بعد کپتان نے سوال کیا۔ آپ یہ جنگ کب تک جاری رکھیں گے؟

بشیر بن حسن نے جواب دیا۔ جب تک ہماری رگون میں خون دوڑتا رہے گا۔ ہمارے دلوں میں شہادت کی تمنا باقی رہے گی،

کپتان نے کہا میں آپ کے جذبات کی قدر کرتا ہوں، ،لیکن کیا آپ یہ نہیں سوچتے کہ آپ کی جنگ اندلس میں رہے سہے مسلمانون کی مشکلات میں اضافہ کر رہی ہیں۔

Created by Faraz AKram(farsun@gmail.com)

www.Nayaab.Net 2006 انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

نہیں بلکہ ہم یہ سوچتے ہیں، کہ جب ہماری تلواریں نیام میں چلی جائیں گی تو ظلم کے ہاتھ ان پر زیادہ سختی سے اٹھیں گے۔

لیکن آپ کے مٹھی بھر مجاہدین کی جنگ کا انجام کیا ہوگا؟

مجاہدین کی جنگ کے دو ہی انجام ہو سکتے ہیں۔ فتح یا شہادت

میرے خیال میں آپ کے لئے فتح کی نسبت شہادت کے امکانات زیادہ ہیں

۔

تو بھی ہم خسارے میں نہ رہیں گے، اندلس میں مسلمانوں کی تاریخ کا جو باب ہمارے خون سے لکھا جائے گا، وہ اس باب سے مختلف ہوگا جو اہل غرناطہ اپنی بے کسی کے آنسوؤں سے لکھا جائے گا، آنے والی نسلیں اسے پڑھ کر شرم سے اپنی گردنیں نہیں جھکائیں گے۔ ہمارے مقدر میں ذلت و رسوائی کی زندگی نہیں ہوگی۔

کپتان نے کہا، اگر قدرت کو ہماری بہتری مقصود ہوتی تو غرناطہ میں موسیٰ جیسے جلیل القدر مجاہد کو ناکامی کا منہ دیکھنا پڑتا۔ اور اس کے بعد مجاہدین کی رہی سہی جماعت بدر بن مغیرہ کی قیادت سے محروم نہ ہوتی۔

بشیر نے برہم ہو کر کہا، کون کہتا ہے موسیٰ اپنے مقصد میں ناکام رہا۔ اہل غرناطہ کی شکست موسیٰ کی شکست نہ تھی۔

یہ ان غداروں اور ملت فروشوں کی شکست تھی۔ جنہوں نے عزت کی موت پر ذلت اور غلامی کی زندگی کو ترجیح دی۔ یہ ابو عبداللہ کی شکست تھی۔ یہ ان امرا اور علماء کی شکست تھی، جنہوں نے اس دنیا میں چند دن زندہ رہنے کے لئے دائمی ذلت اور رسوائی قبول کر لی ہے۔ موسیٰ ایک مومن تھا وہ مومن کی زندگی جیا اور مومن کی موت مرا۔ اگر آپ یہ سمجھتے ہیں کہ قدرت کو ہماری بہتری مقصود نہیں، تو بھی آپ غلطی پر

Created by Faraz AKram(farsun@gmail.com)

www.Nayaab.Net 2006 انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

ہیں، قدرت نے اندلس کے مسلمانوں کی ایک قلیل تعداد پر صدیوں تک انعامات کی بارش کی ہے، ہم نے دنیا کی بڑی سے بڑی طاقتوں کو شکست دی۔ کیا یہ قدرت کا انعام نہیں؟ کہ عقاب کی وادی میں مٹھی بھر مجاہدین برسوں سے وحشت اور بربریت کا سیلاب روکے ہوئے ہیں۔ کیا یہ قدرت کا انعام نہیں کہ اس نے ایک ایسی قوم کو جس کا اجتماعی اخلاق اور کردار فنا ہو چکا تھا

ایک بار پھر صراط مستقیم پر گامزن ہونے کا موقع دینے کے لئے بدر اور موسیٰ جیسے رہنما عطا کیے۔ قوم اگر ایسے لوگوں کے ساتھ غداری کرتی ہے، تو اس میں قدرت کا کیا قصور؟ قوم میں آج بھی وہ لوگ موجود ہیں۔ جو ہمت ہارنا اور مایوس ہونا نہیں جانتے، یہ لوگ اندلس میں قوم کا آخری مورچہ سنبھالے ہوئے ہیں۔ یہ لوگ صرف اندلس کے مسلمانوں کو ہی نہیں بلکہ ساری دنیا کے مسلمانوں کو یہ پیغام دے رہے ہیں۔ کہ آؤ کفر اور اسلام کی جنگ میں ہمارے ساتھ شامل ہو جاؤ۔ ان لوگوں کی آواز آخری دم تک مراکش، مصر، ترکستان اور دوسرے ممالک کے مسلمانوں کو جھنجھوڑتی رہے گی۔ یہ لوگ اس امید پر لڑتے رہیں گے کہ کسی دن ان کے بھائی غفلت سے بیدار ہو جائیں گے۔ کسی دن کوئی مجاہد ان کی مدد کے لئے پہنچے گا، اور اگر عالم اسلام کو ہوش نہ آیا تو تب بھی اندلس میں مسلمانوں کی مکمل تباہی کی ذمہ داری ان مجاہدین پر عائد نہ ہوگی۔ جو اپنے خون سے تاریخ عالم کے صفحات پر یہ لکھ جائیں گے، کہ جب ساری دنیا کے مسلمان سو رہے تھے، اندلس کے ایک گوشے میں یہ چند سرفروش حرم کی پاسبانی کر رہے تھے۔

کپتان نے تھوڑی دیر سوچنے کے بعد کہا۔ کیا میں آپ کی جماعت میں شریک ہو سکتا ہوں؟

Created by Faraz AKram(farsun@gmail.com)

www.Nayaab.Net 2006 انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

بشیر بن حسن نے جواب دیا۔ آپ کو میری اجازت کی ضرورت نہیں۔ اپنے دل سے مشورہ کیجیے۔

میں اپنے دل سے مشورہ کر چکا ہوں۔

(۸)

مجاہدین اپنے نئے رہنما منصور بن احمد کی قیادت میں کئی برس لڑتے رہے عقاب کی وادی مدت تک ان کے خون سے لالہ زار ہوتی رہی۔ بارہا ان کی تلواریں وحشت اور بربریت کے سیلاب کے سامنے سد سکندری ثابت ہوئیں، کبھی، کبھی اس سیلاب کی شدت کے سامنے انہیں پیچھے ہٹنا پڑا، اور کبھی سیلاب کی لہریں عزم و ہمت کی ان چٹانوں سے ٹکرا کر پیچھے ہٹ جاتیں۔ لیکن عالم اسلام سویا رہا، مراکش کا مسلمان اپنے ریگ زاروں میں خوش تھا۔ مصر کا مسلمان نیل کے ساحل پر سو رہا تھا۔ ترک قسطنطنیہ کی دیواروں کے سائے میں اونگھ رہے تھے۔ عرب اپنے نخلستانوں میں مست تھے۔ اور ہندوستان کے مسلمان تاجدار اپنے عشرت کدے تعمیر کرنے میں مصروف تھے۔

یہ لوگ برسوں تک شمشیر بکف رہے، لیکن مراکش سے کوئی یوسف بن تاشفین، مصر سے کوئی صلاح الدین ایوبی، ترکستان سے کوئی ملک شاہ، عرب سے کوئی محمد بن قاسم، اور افغانستان سے کوئی محمود غزنوی ان کی مدد کے لئے نہ پہنچا۔ اندلس کی خاک شہیدوں کے خون سے سیراب ہوتی رہی۔ اور جبل الطارق کی چٹانیں جنوب اور مشرق سے آنے والے سفینوں کا انتظار کرتی رہیں، جب تک منصور اور ان کے ساتھی برسر پیکار رہے۔ باقی اندلس کے مسلمانوں کے لئے ہجرت کے راستے تھوڑے بہت کھلے رہے۔ مجاہدین کی تعداد رفتہ رفتہ کم ہوتی گئی۔ تاہم

Created by Faraz AKram(farsun@gmail.com)
www.Nayaab.Net 2006 انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

انہوں نے تین نسلوں تک جنگ جاری رکھی ۔ یہ جنگ اس وقت ختم ہوئی جب مجاہدوں کی رگوں سے خون کا آخرہ قطرہ بہہ چکا تھا۔تلوار نے اس وقت اپنی بے بسی کا اعتراف کیا، جب اسے اٹھانے والے ہاتھ کٹ چکے تھے۔اس کے بعد بربریت کا طوفان اپنی تازہ قوتوں اور نئے ارادوں کے ساتھ اٹھا، اندلس میں باقی مسلمانوں کے لئے آگ، خون، آنسوں اور آہوں کے سوا کچھ نہ تھا۔

اندلس کے مسلمانوں پر کیا گزری؟ ان میں سے کتنے لاکھ تھے، جنہیں ملک بدر کرنے سے پہلے ان کے نابالغ بچے ان سے چھین لیے گئے، کتنے ہزار تھے جنہیں آگ میں زندہ جلایا گیا، کتنے تھے جنہیں بدترین اذیتیں دے کر موت کے گھاٹ اتارا گیا۔ان عورتوں کی تعداد کیا تھی جنہیں درے مار، مار کر ہلاک کیا گیا؟

تاریخ ہمیں ان تمام سوالات کا جواب دیتی ہے، لیکن ہمیں ان المناک واقعات کی تفصیل جاننے کے لئے تاریخ کی ورق گردانی کی ضرورت نہیں ۔ہم حال کے آئینے مین ماضی کا عکس دیکھ سکتے ہیں ۔اندلس میں آٹھ سو برس کی حکومت کے بعد آج ایک مسلمان بھی دکھائی نہیں دیتا۔قرطبہ، غرناطہ اور اشبیلہ کی مساجد آج بھی وہاں موجود ہیں ۔لیکن وہاں اذان دینے والی زبانیں ہمیشہ کے لئے خاموش ہو چکی ہیں ۔

غرناطہ کے اکابر کی غلطی چند افراد تک محدود نہ رہی ۔ یہ ایک قوم کا اجتماعی گناہ ثابت ہوئی ۔اور آج الحمرا کی دیواریں زبان حال سے یہ کہہ رہی ہیں کہ قدرت کسی قوم کے اجتماعی گناہ کو معاف نہیں کرتی۔

ختم شد ☆☆☆

Created by Faraz AKram(farsun@gmail.com)

www.Nayaab.Net 2006 انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال